الکلام المبین
فی
آیات رحمۃ للعالمین

فہرست ابواب فصول کتاب مستطاب الکلام المبین فی آیت رحمۃ للعلمین جو شامل ہے اوپر ایک مقدمہ اور نو باب اور ۲۷ فصلون اور ۱۲ فائدون اور ۷ قسمون اور ایک حدیث اور ۳ حکایتون اور ۲۵۲ معجزون اور ایک خاتمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
الکلام المبین
فی
آیات رحمۃ للعالمین
در مطبع نامی واقع لکھنؤ مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵

الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعلمین نذیرا وارسلہ رحمۃ للعلمین بشیرا وانزل الیہ ایات بینات فعلیہ افضل الصلوات واشرف التسلیمات وعلی الہ الکرماء البررۃ وصحبہ الرحماء الخیرۃ بعد حمد وصلوۃ کے بندۂ نیاز مند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد عفر اللہ الاحد بخدمت برادران مومنین کے گزارش کرتا ہے کہ مطلع ہونا معجزات جناب سید السادات ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر اشرف علوم ہے اور موجب ثواب عظیم اسواسطے کہ اصل اصول حسنات کا ایمان ہے اور بنا ایمان کی اوپر ادراک معجزات کے ہے اور حضرت رب علیم جلشانہ کے انعام عظیمہ مین سے اس خاکسار پر ایک یہ ہے کہ اوسنے ایک تقریر کمال دلچسپ واسطے بیان معجزات جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل آیہ کریمہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین کے میرے دل مین القا کی اور اکثر احباب اہل علم نے اوس تقریر کو پسند کیا بغرض نفع رسانی برادران مومنین اور تائید دین متین کے اوس تقریر کو ایک مقدمے اور دو باب مین تحریر کرتا ہون تاکہ نفع عام ہو اور حاضرین اور غائبین اوسکے ادراک سے مستفید ہون اور باین جہت کہ ۱۲۶۶ ہجری مین یہ رسالہ تمام ہوا اور بیان معجزات جناب رحمۃ للعلمین کا اسمین بکلام واضح ہے نام اسکا الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین رکھا اللھم اجعلہ خالصا لوجھک الکریم وتقبل منی انک انت السمیع العلیم

ہر وقت تکلیف نہو اور دیباچہ مین بخیال فوت ہونے غرض مصنف مرحوم کے بے الف کے رہنے دیا نہ الف سے رسم خط

مقدمہ قال اللہ تعالیٰ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد مگر رحمت واسطے سب عالمون کے یعنی اللہ جل جلالہ نے وجود باجود جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمت سب عالمون کے لیے بنایا ہی اور پیغمبری آپکی جملہ عوالم کے واسطے رحمت ہی اور سر اسمین یہ ہی کہ مقصود خلق عالم سے معرفت الٰہی اور عبادت ہی اور معتد بہ طریقہ معرفت اور عبادت کا وہ ہی جو اللہ جل جلالہ نے طبیعت اور استعداد انسان مین رکھا ہی چنانچہ آیہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور اکثر آیات اس بات پر دلیل ہین اور ظہور معرفت الٰہی اور عبادت کا نبی آدم مین ہدایت انبیاے کرام علیہم السلام ہوتا ہی پس اگر انبیا مبعوث نہون تو خلق راہ معرفت وعبادت سے واقف نہو پس سب عالمون کا وجود خالی از فائدہ وبیکار ہو جاوے اور بسبب ہدایت انبیاے کرام کے لوگ طریقہ معرفت وعبادت پر مستقیم ہوتے ہین اور جملہ عوالم اس سبب سے اپنے مقصود سے مرتبط ہو جاتے ہین اور اشرف انبیا جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کمال معرفت اور طریقہ اشرف واعلیٰ عبادت کا بہت زیادہ بنسبت جمیع انبیاے کرام کے آپکے ذریعے سے خلق کو حاصل ہوا ظاہر ہی کہ جسقدر شیوع توحید اور عبادت رب وحدہ لا شریک لہ کا آپکے سبب سے ہوا کسی پیغمبر سابق کے سبب سے نہین ہوا اور جتنے اولیاء اللہ اہل معرفت کاملہ آپکی امت مین ہوے کسی امت مین نہین ہوے پس جو امر کہ مقصود اصلی خلق عالم سے تھا وہ بوساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مین آیا اور قاعدہ کلیہ ہی کہ اَلشَّیْءُ اِذَا خَلَا عَنْ مَقْصُوْدِہٖ لَغَا یعنی جب شی اپنے مقصود سے خالی ہو لغو اور نکمی ہو جاتی ہی اور قابل مٹا دینے کے پس اگر وجود باجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہوتا سب عالم قابل ابطال واہلاک ہو جاتا آپکی ذات بابرکات اور آپکی پیغمبری کے سبب سے سب عوالم قائم رہے اور اسی سبب سے بعد مبعوث ہونے آپکے

۱۲ اشارہ ہے کہ اگرچہ یہ حدیث کسی کتاب حدیث مین دیکھی نہین گئی مگر مضمون اسکا صحیح ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

ؔ؎ لولاک لما خلقت الافلاک [illegible] اسی بات کی طرف [illegible] مضمون حدیث مشہور [illegible] ۱۲ منہ رحمہ اللہ [illegible]

طریقہ عام عذابون کا جو اور انبیاے کرام کی امتون پر بسبب اونکی نافرمانی کے ہوتے تھے موقوف ہو گیا انبیاے سابقین کے عہد مین اصل مقصود عالم علیٰ وجہ الکمال وجود مین نہین آیا تھا الیٹن جب لوگون سے کوتاہی قدر موجود مین ہوتی تھی معذب بعذابات عامہ شدیدہ ہوتے تھے چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے عہد مین کہ طغیان بنی آدم حد سے گذر گیا تھا استیصال کا طوفان آیا اور قیامت صغریٰ قائم ہوئی اور بسبب آپکی رسالت کے اصل مقصود خلق عالم کا بوجہ کمال موجود ہوا اور اوسنے استمرار کہ قیامت تک آپکی امت مین طریقہ معرفت اور عبادت کا قائم رہیگا اور عالم اپنے مقصود سے خالی نہوگا لہذا قابل مٹانے اور ہلاک اور بلاے عام کے نہین اور قیامت تبھی قائم ہوگی جب پردہ زمین پر کوئی آپکی امت کا آدمی نہین رہیگا پس رسالت آپکی باعث بقا اور امن و امان سب عالمونکا ہے اور نہ صرف نوع انسان بلکہ سب اقسام عالم کے آپکی رسالت سے نفع یاب ہین اور آپکی رسالت علیٰ وجہ الکمال سب عالمونسے متعلق ہے اور اسی سبب اللہ جل جلالہ نے آپکو جملہ اقسام عالم مین معجزات عنایت فرماے چنانچہ تفصیل اوسکی بیان ہوتی ہے جاننا چاہیے کہ عالم دو قسم ہے عالم معانی اور عالم اعیان عالم معانی عبارت ہے اون چیزون سے کہ دوسری چیزون مین ہوکے پائی جاتی ہین بذات خود قائم نہین اور انھین عرض بھی کہتے ہین جیسے کلام اور علم اور رنگ اور بو اور عالم عیان عبارت ہے اون چیزون سے جو بذات خود قائم ہین اور انھین جوہر بھی کہتے ہین جیسے زمین آسمان آدمی درخت پھر عالم اعیان دو قسم ہے عالم ذوی العقول یعنی وہ لوگ جو عقل رکھتے ہین جیسے انسان اور جن اور عالم غیر ذوی العقول یعنی وہ جو عقل نہین رکھتے جیسے جمادات و حیوانات عالم ذوی العقول تین قسم ہے عالم ملائکہ اور عالم انسان اور عالم جنات اور عالم غیر ذوی العقول یا علوی ہے یعنے آسمان اور ستارے یا سفلی یعنی وہ اجسام جو آسمان سے تلے ہین اور عالم سفلی دو قسم ہے عالم بسائط اور عالم مرکبات عالم بسائط عبارت ہے عناصر اربعہ یعنی آب و آتش باد و خاک سے اور عالم مرکبات تین قسم ہے جمادات و نباتات و حیوانات اور انھین موالید ثلثہ کہتے ہین پس اقسام تفصیلی عالم کے ۹ ہوے اور ہر قسم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات ظاہر

ہوے ہین چنانچہ بیان اونکا مطابق کتب معتبرہ حدیث کے ۹ بابون مین کیا جاتا ہی

باب اول بیان معجزات عالم معانی مین

پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ عالم معانی سب قسم کے اعراض کو شامل ہی مگر مقصود اس باب مین بیان کرنا اونخصین معجزات کا ہی جو کلام و اخبار مین واقع ہوے ہین اسواسطے کہ اور قسم کے اعراض سے جو معجزات متعلق ہین اونکو علاقہ اون اجسام سے ہی جو محل اون اعراض کے ہین پس ذکر اون معجزات کا اوس جسم کے باب مین مناسب تر ہی اور عالم کلام و اخبارات مین باین کثرت معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوے ہین کہ بیان اونکا واسطے اظہار معجزات عالم معانی کے وافی و کافی ہی اور اشرف معجزات کہ قرآن مجید ہی یہی اسی عالم سے ہی کہ ہزارہا معجزات کے برابر ہی اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول بیان معجزات قرآن شریف مین فصل دوم اون اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائین فصل سوم ایسی خبرون کے بیان مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واقعات حالی الغیر دیکھے بیان فرمایا

فصل اول بیان معجزات قرآن مجید مین

معجزہ قرآن مجید و فرقان حمید کہ اشرف و اظہر معجزات ہی کئی طریقہ سے اوسکا اعجاز ہی منجملہ اون طرق کے دو طریقو نکا اس مقام پر ذکر ہوتا ہی سو ایک اعجاز کلام اللہ کا براہ بلاغت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُمّی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسی فصیح و بلیغ تھے کہ قصائد طویلہ کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور خطب عظیمہ کا بے تامل انشا کرنا اونکا روزمرہ تھا اور اوس مجمع فصحاے عرب مین آپ نے اونکا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا جواب کوئی شخص اون مین سے مثل سورہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے نہ لاسکا حال آنکہ کلام الٰہی انھین الفاظ و حروف سے مرکب ہی جن سے اونکا کلام مرکب تھا اور عربی ہی زبان ہی اور یہ کوئی زبان نہین ہے جس سے وہ لوگ واقف نہون اور اوس زمانہ سے آجتک حال آنکہ معاندان اسلام مین صدہا فصحا و بلغا گذرے ہین اور اکثر اون مین سے اہتمام عظیم واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

رکھتے ہین کوئی مثل اقصر سورہ کے نہ بنا سکا پس یہ معجزہ آپکا اب تک باقی ہی اور قیامت تک
باقی رہیگا اور ظاہر ہی کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور مین نہین آیا **ف** حضرت قاضی عیاض
نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفے مین لکھا ہی کہ کلام اللہ مین باعتبار بلاغت کے سات
ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہین اور اسپر ایک لطیف توجیہ ذکر کی ہی یعنی یہ کہ محققین علما نے لکھا ہی کہ کلام اللہ
مین سے جسقدر کلام کہ برابر سورۂ انا اعطینا کے ہی معجزہ ہی اور سورۂ انا اعطینا مین دس کلمے ہین
اور سارے کلام اللہ مین کچھہ اوپر ستر ہزار کلمے ہین سو جب ستر ہزار کو دس پر قسمت کرین تو ہزار
سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور دوسرا اعجاز
کلام اللہ کا بسبب اشتمال کے خبر آیندہ پر ہی کہ مطابق اوسکے واقع ہوا اور اس معجزے کو اہل کتاب
پیشین گوئی کہتے ہین اور اسے اونھون نے عمدہ معجزات انبیا مین شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت
پیشین گوئیون پر بھی مشتمل ہے اس مقام پر ۱۲ پیشین گوئیان بیان کی جاتی ہین

معجزہ ۱ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ
يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا
قَرِيْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا تحقیق اللہ راضی ہوا
مسلمانون سے جب بیعت کرتے تھے تجھہ سے تلے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو اونکے دلون مین ہی
اور اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اونھین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی کہ لینگے اونکو
اور ہی اللہ زبردست حکمت والا سال ششم مین ہجرت سے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بقصد
عمرہ کے مع چودہ سو یا پندرہ سو آدمیون کے طرف مکے کے تشریف لیگئے تھے کفار قریش آپکو عمرہ کرنے سے
مانع ہوے آپنے حضرت عثمان رض کو کفار مکے کے پاس برسالت بھیجا پھر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت
عثمان رض کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ ایک درخت کے تلے ہو بیٹھے اور آپنے لوگون سے بیعت
قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جبتک بدن مین جان ہی
کافرون سے لڑینگے اور مونھہ نہ موڑینگے سو یہ عہد اور استقامت اور استقلال اور

جان نثاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالے کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالے نے
یہ آیتین واسطے اظہار رضامندی اپنی کے اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائین اور وعدہ کیا
کہ عنقریب انعام مین اس بیعت کے ہمنے تمھین ایک فتح قریب عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین پاؤگے
سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حدیبیہ سے پھرتے ہی خیبر پر آپ نے فوج کشی کی اور وہ آپ پر فتح ہوا
ساتون قلعے وہان کے ہاتھ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتھ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ
اسقدر ہاتھ آئے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہوگئے اور خود جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات اپنی ذات سے خاص کر لیے کہ اوسمین سے خرچ ایک سال کی
قوت کا اپنے عیال کے واسطے رکھ لیتے تھے اور فقراے بنی ہاشم پر بھی اوسمین سے خرچ کرتے تھے
ف بعد نازل ہونے اس آیت کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین شہرہ اس بات کا ہوا تھا
کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر فتح ہو جائیگا یہود جو مدینہ مین تھے یہ بات سنکر بہت
جلے اور اونمین سے جسکا کسی صحابی پر قرض تھا اوسنے تقاضاے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ
ابوشحم یہودی کے عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی پر پانچ درم قرض آتے تھے اوسنے باین مرتبہ تقاضا
کیا کہ ہر وقت اونکے ساتھ رہتا عبد اللہ نے کہا مجھے تو اتنی مہلت دے کہ خداتعالی نے فتح
خیبر کا وعدہ کیا ہے وہان سے جو مجھے غنیمت ہاتھ لگے گی اوسمین سے تیرا قرض بھی ادا کرونگا اوسنے کہا
کہ تخیر خیبر کی لڑائی کو اور جگہ کی لڑائی پر قیاس مت کرو وہان دس ہزار مرد جنگی ہین عبد اللہ نے
کہا کہ اے دشمن خدا تو ہمین ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے حال آنکہ تو ہماری امان مین ہے پھر نوبت اس
جھگڑے کی تا مجلس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہنچی عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے مقولہ یہودیکا
بیان کیا آپنے اوس سے کچھ نکہا لیکن مینے دیکھا کہ آپ نے لبہاے مبارک کو متحرک کیا اور کچھ آہستہ

۱۲ اول مین قلعہ فتح شد سطیح بکسر سین مهملہ و طاے مهملہ و یاے مثناة تحتانیہ و حاے مهملہ بروزن امیر سُلالم بضم سین مهملہ و کسر لام ثانیہ ۱۲ عہ حدرد بفتح حاے مهملہ و سکون دال مهملہ و فتح راے مهملہ و دال مهملہ در آخر بروزن جعفر ۱۲

عہ [illegible]

کہا پھر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم یہ میرا حق نہین دیتا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ اسکا
حق دے دو میرے پاس دو کپڑے تھے ایک کپڑا بیچنے تین درم کو بیچا اور دو درم اوسکو پوچھا کے پانچون
درم اوس یہودی کے ادا کیے اور سلمہ ابن اسلم نے مجھے کپڑا دیا وہ پہنکر مین غزوۂ خیبر کو گیا وہان اللہ تعالے
نے مجھے غنیمت مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک عورت کہ ابوشحم یہودی سے قرابت
رکھتی تھی مجھے بندیون مین ملی مین نے اوسے مدینے مین لا کر بہت مال کو بیچا
معجزہ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا
بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ
لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ یعنی بیشک سچا کیا اللہ نے
اپنے رسول کا خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈا کر
اور کترا کر بیخطرہ سو جان لیا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس ٹھہرا لی ہے پہلے اس سے ایک فتح نزدیک
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ساتھ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف
لیگئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا خواب آپ نے اصحاب سے بیان کیا اون لوگون نے کہ اس
مشتاق زیارت کعبہ معظمہ کے تھے مکے کے چلنے کی تیاری کرلی اور آپ بھی تیار ہوکے روانہ ہوے
جب قریب مکہ معظمہ کے پونچے کفار قریش مانع آئے اور آپ نے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت
رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزۂ سابقہ مین ہوچکا اور آخرکار اوسی مقام مین فیما بین آپکے
اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ اس سال مین عمرہ نکرین سال آیندہ مین
آکر کرین صحابہ اس بات سے بہت ملول ہوے تھے بوقت معاودت حدیبیہ سے سورۂ فتح نازل
ہوئی اوسمین اللہ تعالے نے واسطے تسلی مسلمانون کے یہ آیت بھی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر
کا خواب بیشک سچا ہے اوسمین کچھ اسی سال کی تعیین نتھی سال آیندہ انشاء اللہ تعالی بیشک تم مکے
مین داخل ہوگے اور بفراغ خاطر سب ارکان عمرے کے بجا لاؤگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا
اور سال آیندہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مع اصحاب مکہ معظمہ مین تشریف لاے اور

اور عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سے وہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزہ سابقہ مین ہو چکا اور
ارشاد ہوا کہ مکے مین داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جاے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا
معجزہ ۵ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے وَاُخْرٰی لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا
قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ اور وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے
تم سے اور غنیمتونکا کہ تمھارے قابو کی نہین خدا تعالی اونپر محیط ہے اور خدا تعالے ہر چیز پر قادر
ہے یعنی سوا غنائم خیبر کے مسلمانون کو اور ایسی غنیمتین ملین گی کہ ملنا اونکا حیطۂ قدرت مسلمانونسے
خارج ہے محض عنایت ایزدی سے وہ غنیمتین مسلمانونکو ملین گی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانون کو بیشمار
غنائم ہاتھ لگین مثل غنائم بادشاہان فارس اور روم کے کہ مقابلہ اونکے مسلمانونکو کچھ ہستی تھی
معجزہ ۶ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ
عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی
الْكٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ
یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اے ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاوے گا تم مین سے
اپنے دین سے تو اللہ لاویگا ایسی قوم کو کہ دوست رکھتا ہے اونھین خدا اور وہ خدا کو دوست
رکھتے ہین تواضع کرنے والے ساتھ مسلمانون کے اور دبانے والے کافرون کے جہاد کرتے ہین
اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت سے ملامت کرنے والے کی یہ فضل خدا تعالی کا ہے دیتا ہے
جسے چاہتا ہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار انتہی اس آیت سے مقصود تسلی مسلمانون کی ہے
اور اخبار اس امر کا منظور ہے کہ اگر کچھ لوگ مرتد ہو جاوینگے تو اونکے سبب سے تمھارے دین مین
کچھ خلل نہ آویگا اللہ تعالی اونکے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف
مسطورۃ الذکر کے متصف ہین دفع فرمادے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ عظیمہ مرتدین کہ
قریب وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا اور بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب
وغیرہ نے دعوی نبوت کیا تھا بسعی یمین خالد بن الولید رضی اللہ عنہم و صحابہ اخیار دفع ہوا

معجزہ ۹ منجملہ پیشین گوئیوں قرآن شریف کے یہ آیت ہے الٓمّٓ ۝ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى
الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۝ مغلوب ہوئے رومی نزدیک
زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جاینگے چند سال بیچ نو برس کے اندر بیان
اسکا یہ ہے کہ فیمابین بادشاہ فارس کے کہ مجوسی تھا اور بادشاہ روم کے کہ نصرانی تھا لڑائی واقع
ہوئی اور رومی لوگ کچھ مغلوب ہو گئے تھوڑا سا ملک اونکا متصل ملک فارس کے تھا بادشاہ
فارس کے ہاتھ آگیا اس بات کو سنکے کفار مکہ بہت خوش ہوئے اور یہ کہنا شروع کیا کہ روم اہل کتاب
ہین اور فارسی بے کتاب جس طرح فارسی رومیوں پر غالب ہوئے ہین اسی طرح ہم بھی جب اہل اسلام
سے جنگ مقابل ہونگے غالب آوینگے مسلمانوں کو اس بات کا رنج ہوا تب اللہ جل جلالہ نے
یہ آیت مسلمانوں کی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ چند سال بیچ نو برس کے اندر
پھر اہل روم اہل فارس پر غالب ہو جاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس دن کہ اہل اسلام
غزوہ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوئے اوسی دن رومیوں نے فارسیوں پر فتح پائی اور اللہ
تعالیٰ نے اوسی دن بوساطت حضرت جبرئیل علیہ السلام کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
خبر پہنچائی اور مضمون يَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ کا صادق آیا

معجزہ ۱۰ منجملہ پیشین گوئیوں قرآن شریف کے یہ آیت ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ
الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ کہو اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں سے اگر ہے تمہارے لیے دار آخرت اللہ کے نزدیک خاص علاوہ اور لوگوں کے
تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور نہ تمنا کرینگے موت کی بسبب اون کاموں کے جو آگے بھیج
چکے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو اتفاق اللہ تعالی نے اس آیت مین خبر دی کہ یہود تمنا
موت کی نکرینگے اور مطابق اسکے واقع ہوا یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑھی
اور تمنی موت ایک امر سہل تھا واسطے الزام مخالف کے لفظ تمناے موت زبان پر لانا کافی تھا

اور حال یہ تھا کہ کوئی اونمین سے متمنی موت نہوا پس مطابق پیشین گوئی الٰہی کے واقع ہوا
معجزہ ۹ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا
يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنی وعدہ کیا اللہ نے
اون لوگون سے جو ایمان لائے تم مین سے اور کیے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا اونہین
زمین مین جیسے خلافت دی تھی اون لوگون کو جو اون سے پہلے تھے اور جما دیگا واسطے اونکے
دین اونکا جو اون کے لیے پسند کیا اور بدل دیگا اونہین بعد خوف کے امن کہ عبادت کرینگے میری
اور شریک نکرینگے مجھسے [illegible] اور جو کافر ہوا بعد اسکے پس وہ لوگ نافرمان ہین [illegible] آیت مین
اللہ جل جلالہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہے خلافت راشدہ کا کہ
[illegible] سلطنت [illegible] ساتھ کمال [illegible] کے مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت
صدیق [illegible] کے [illegible] خلافت راشدہ [illegible] فرمائی
معجزہ ۱۰ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وہ اللہ ہے جسنے بھیجا اپنے
پیغمبر کو [illegible] تاکہ غالب کرے اوسکو [illegible] سب دینون پر اور
بس ہے اللہ گواہ اس آیت مین اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینون پر غالب ہوگا
سو مطابق اسکے واقع ہوا اوس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر مجوس فارس تھے بعد اونکے
عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام اون دونون پر غالب ہوگئے سلطنت
فارس کی تو بالکل نیست و نابود ہوگئی کچھ نام و نشان اوس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت
بھی بالکل مغلوب ہوگئی اکثر ملک اوسکا اہل اسلام کے ہاتھ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اہل ادیان بھی اہل اسلام سے مغلوب ہوے
معجزہ ۱۱ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنی

کہ جماعت اہل مکہ کی ہزیمت کھاوے گی اور پشت پھیرین گے وہ لوگ اس آیت مین اللہ تعالے نے
خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ مین شکست فاحش واقع ہو گی
اور بھاگ جاوینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا روز بدر کے مسلمانون کی جماعت قلیل سے تین سو
تیرہ آدمی تھے لشکر کفار قریش کو کہ ساتھ سے نوسو ساتھ کمال کروفر کے تھے شکست فاحش ہوئی
معجزہ ۱۱ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ
إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا
حَسَنًا وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا کہہ اے پیغمبر اون اعراب سے
جو ساتھ سے رہ گئے یعنے سفر حدیبیہ مین ایسا اتفاق ہو گا کہ تم بلاے جاوگے واسطے لڑائی
بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اونسے لڑائی ہو گی یا وہ مسلمان ہو جاوینگے سو اگر اطاعت
کروگے دیگا اللہ تمہین اجر نیک اور اگر مونھہ پھیروگے جیسا مونھہ پھیرا تھا تمنے پہلے تو عذاب
کریگا تمہین اللہ عذاب دردناک اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانون کو بعد صلح
حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنے کا اتفاق ہو گا کہ وہ بہت قوت والے اور بہت دہشت والے ہونگے
یہانتک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ مین ساتھ سے رہگئے تھے اونکو پھر حاکم اسلام واسطے لڑائی کے بلاویگا
سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضے اللہ عنہما کے وقت مین لڑائیان بہت
پر زور اشخاص سے واقع ہوئین جیسے لشکر مسیلمہ وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ
روم سے اور اون دونون صاحبون نے اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بلایا
معجزہ ۱۲ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ
مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ یعنی اے رسول پہنچا دے جو کچھ اوترا ہے طرف تیرے تیرے رب سے
اور اگر نہ پہونچاویگا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے رب کا یعنی اگر پہونچانے سے کوئی ذرا سی بات
بھی منجملہ احکام الٰہی کے رہ جاوے گی تو یہ ثابت ہو گا کہ گویا تمنے کچھہ کام نکیا اور ایک بات بھی

نہ پونہچائی اور اللہ تمھین محفوظ رکھیگا سب آدمیون سے کہ کوئی تمھین قتل نکر سکیگا بیشک اللہ نہین
ہدایت کرتا ہی قوم کافرین کو یعنی اونکو تمھارے قتل پر قدرت نہ دیگا انتہی اس آیت مین اللہ جل جلالہ
نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپ کے محفوظ رکھنے کا اور خبر دی کہ آپکو
کوئی قتل نکر سکیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپ کے قتل پر قادر نہو حالانکہ لاکھون
آدمی آپ کے دشمن تھے اور بہتیرون نے آپ کے قتل کا قصد کیا صحیحین مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بجانب نجد تشریف لیگئے تھے
آپکے ساتھ تھے پھرتے ہوئے ایک دن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین پہونچے جہان بہت سے درخت خاردار
تھے ٹھہرے اور لوگ جابجا درختون کے سایہ کے تلے متفرق ہو گئے آپ ایک سمرہ کے درخت
کے تلے اوترے اور اپنی تلوار اوس درخت سے لٹکا دی ہم لوگ تھوڑا سا سو گئے تھے کہ آپ نے ہمکو
بلایا ہمنے جاکے دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا تھا اور آپ نے فرمایا کہ مین سوتا تھا سو
اسنے میری تلوار نکال لی اور مین جاگا اور مینے دیکھا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتھ مین تھی اور اس نے مجھسے
کہا کہ اب تمکو کون بچالیگا مجھسے مین نے کہا کہ اللہ اور آپ نے اوسپر کچھ عتاب نکیا انتہی اور روایت
کی گئی ہی کہ جب آپ نے فرمایا کہ اللہ تب تلوار اوسکے ہاتھ سے گر پڑی اور آپ نے لے لی اور اوس سے
کہا کہ اب تجھے کون بچاویگا مجھسے اوسنے کہا کہ آپ مجھے بخش دیجیے اور وہ مسلمان ہو گیا اور اپنی
قوم سے جاکر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون کہ سارے آدمیون سے بہتر ہی **ف** اس جنس
کے بہت سے قصے واقع ہوئے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے محض اپنی عصمت سے آپکو محفوظ رکھا چنانکہ
بینندگان کتب احادیث و سیر پر پوشیدہ نہین ہی **ف** صحیح ترمذی مین حضرت عائشہ رض سے روایت
ہی کہ آپ کی عادت تھی کہ واسطے محافظت اپنی کے سونے کے وقت پہرہ رکھا کرتے تھے یہانتک کہ جب یہ آیت
نازل ہوئی واللّٰہ یعصمک من الناس تب آپ نے خیمہ مین سے سر مبارک نکال کے پہرے والون سے فرمایا کہ
اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمین پہرے کی کچھ حاجت نہین
معجزہ ۱۳ منجملہ پیشین گوئیہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہی لن یضروکم الا اذی وان

یہ بات مخفی نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جملہ وقائع آئندہ کی خبر دی اور اکثر کی
تعیین بعد وقوع کے منکشف ہوئی اور احصا آپکی پیشینگوئیون کا دشوار ہے اس فصل مین کسیقدر
پیشینگوئیون کا بیان منظور ہے اور یہ فصل سات قسمون پر منقسم ہے قسم اول اخبار متعلقہ بخلفائے اربعہ
رضی اللہ عنہم قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت قسم سوم اخبار متعلقہ باہل بیت
قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین
قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت قسم ہفتم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ

قسم اول اخبار متعلقہ بخلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم

حدیث ۵ ابن حبان نے سفینہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی ایک پتھر آپ نے بنائے مسجد مین رکھا پھر حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے پاس رکھو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہا کہ تم اپنا پتھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رکھو پھر حضرت عثمان رض سے کہا کہ تم اپنا پتھر حضرت
عمر کے پتھر کے پاس رکھو پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ خلیفہ ہونگے بعد میرے انتہی اور اس
پیشینگوئی کو حاکم نے مستدرک مین روایت کر کے صحیح کہا ہے اور بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ مین اس
حدیث کی تصحیح کی ہے اور مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت بعد آپ کے اسی ترتیب سے ہوئی
یعنی حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پھر حضرت عمر رض پھر حضرت عثمان رض مطابق مضمون اس حدیث کے
حدیث ۶ بھی اشارہ طرف خلافت خلفا کے ترتیب وار واقع ہوا ہے چنانچہ حاکم نے حضرت انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ مجھے بنی المصطلق نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین بھیجا اور کہا کہ ہمارے لیے آپ سے پوچھو کہ بعد آپ کے ہم صدقات کس کے پاس لاوین
سو مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر آپ سے پوچھا آپ نے ارشاد کیا کہ
پاس ابوبکر کے ... پھر مین نے آ کر ان لوگون کو اس ارشاد سے مطلع کیا پھر انھون نے مجھے بھیجا
اور کہا کہ یہ پوچھ آؤ کہ اگر ابی بکر صدیق پر کچھ حادثہ ہو تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین مین نے

۵۷ سفینہ غلام مشہور خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ
بنی المصطلق بصاد مہملہ مفتوحہ ... کذا فی ... ۱۲ منہ رحمہ اللہ

جا کر پوچھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر رضہ کے پاس پھر اون لوگون نے مجھسے کہا کہ اب جا سکے یہ پوچھ آؤ کہ اگر عمر رضہ پر بھی کچھ حادثہ آوے تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین مین نے جا کے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عثمان رضہ کے پاس مین نے آکر اون لوگون کو بتا دیا اونھون نے کہا پھر جا کر پوچھیو کہ اگر عثمان رضہ پر بھی کچھ حادثہ آوے تو کس کے پاس لاوین مین نے جا کر پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر عثمان رضہ پر کچھ حادثہ آوے تو خرابی ہے تمھین ہمیشہ ہمیشہ خرابی انتہی اور صحیحین مین بروایت ابو ہریرہ رضہ و ابن عمر رضہ وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ مین ایک کنوے پر ہون اور اوسپر ایک ڈول ہے سو مین نے اوسمین سے جسقدر خدا نے چاہا پانی نکالا پھر اوس ڈول کو ابو بکر رضہ نے لیا اور اوس کنوے مین سے ایک ڈول یا دو ڈول بآہستگی نکالے پھر وہ ڈول بہت بڑا ڈول ہو گیا اور اوسکو عمر بن الخطاب رضہ نے لیا سو مین نے کوئی آدمی جوان قوی اوسکے مانند پانی نکالتے نہین دیکھا یہانتک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور گرد کنوے کے مجتمع ہو گئے اور ابو داؤد اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا کہ ابو بکر رضہ معلق کیے گئے ہین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمر رضہ ساتھ ابو بکر رضہ کے اور عثمان رضہ ساتھ عمر رضہ کے جابر کہتے ہین کہ پھر جب ہم آپ کی خدمت سے اوٹھے تھے آپس مین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہین اور اونمین سے ایک کا دوسرے کے ساتھ معلق ہونا اسکا یہ مطلب ہے کہ یہ لوگ والی ہونگے اس امر کے جسکے لیے اللہ تعالی نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا انتہی اور حاکم نے سفینہ رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کے پوچھتے کہ کسی نے تم مین سے خواب دیکھا ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ مین نے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اوتری پس ایک پلے مین آپ رکھے گئے اور دوسرے مین ابو بکر رضہ سو آپکا پلہ بھاری رہا پھر ابو بکر رضہ کے ساتھ عمر رضہ کو دوسرے پلے مین رکھا سو ابو بکر رضہ کا پلہ بھاری رہا پھر عثمان رضہ کو

دوسرے پلے مین رکھا سو عمر رض تول مین بھاری رہے پھر ترازو اوٹھ گئی سو یہ بات سنکے چہرہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ خلافت تیس برس رہیگی بعد اسکے بادشاہی ہوگی
اس حدیث کے مضمون کو ترمذی اور ابوداؤد نے ابو بکرہ رض سے بھی روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے
سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین نے خواب مین دیکھا
گویا ایک ڈول آسمان پر سے لٹکایا گیا سو آئے ابو بکر رض اور اوس ڈول کو اوسکی رسیون سے تھاما
اور تھوڑا سا پانی پیا پھر آئے عمر رض اور اونھون نے بھی اوس ڈول کو رسیون سے تھام کے
پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہو گئے پھر آئے عثمان رض اور اونھون نے بھی ڈول کو رسیون سے تھام کے
پیا یہانتک کہ خوب سیراب ہو گئے بعد اوسکے علی رض آئے اور ڈول کو رسیون سے تھاما سو رسیان
کھل گئین اور کچھ اوس مین سے پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر آپڑا انتہی اور بہت سی
اور احادیث مین بھی اسی جنس کا مضمون وارد ہے اس مقام پر اسی قدر پر اکتفا کی گئی
معجزہ ١٥ بخاری نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جبل احد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر رض اور عمر اور عثمان رض تھے سو وہ پہاڑ تھرتھرایا اور
آپ کو ہلایا سو آپ نے اوسکے لات ماری اور فرمایا ٹھہر اے احد تجھپر تو ایک نبی ہے اور ایک
صدیق اور دو شہید انتہی نبی آپ نے آپ کو فرمایا اور صدیق حضرت ابو بکر رض کو اور دو شہید حضرت عمر رض اور
حضرت عثمان رض کو سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمر رض شہید ہوئے ابو لولو مجوسی نے انھین شہید
کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے بلوائیون نے اونھین شہید کیا
معجزہ ١٦ بخاری اور مسلم نے ابی موسی اشعری سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا
کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ مین مدینے کے باغون مین سے تھا
سو ایک شخص دروازے پر آیا اور دروازہ کھلوایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد کیا
کہ کھولدو اور اس آنے والے کو بہشت کی بشارت دو مین نے دروازہ کھولا ابو بکر رض تھے
اونکو مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق بشارت دی وہ حمد الہی

بجا لائے پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوایا حضرت نے ارشاد کیا کہ کھولدو اور بہشت کی اس آنے
والے کو بشارت دو مین نے دروازہ کھولا عمر رض تھے اونھین مینے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق بشارت
دی وہ بھی حمد الٰہی بجا لائے پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے تھمکے صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد کیا کہ کھولدو
اور اس شخص کو بشارت دو بہشت کی اوپر ایک بلوے کے جو اوسے پونہچیگا مینے دروازہ کھولا
عثمان رض تھے اونکو مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی وہ حمد الٰہی بجا لائے
پھر اونھون نے کہا خدا کی مدد چاہیے انتہی اس حدیث مین آپ نے حضرت عثمان رض پر بلوی ہونیکی خبر دی سو
مطابق اوسکے واقع ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمان رض مین اہل مصر و عراق اونپر بلوا لائے اور اونھین شہید کیا
معجزہ ۱۷ صحیح مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
جبل حرا پر تھے آپ اور حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض اور حضرت علی رض اور حضرت
طلحہ رض اور حضرت زبیر رض سو وہ پتھر ہلا سو آنحضرت نے فرمایا ٹھہر جا نہین تجھپر مگر نبی یا صدیق یا شہید انتہی
اس حدیث مین آپ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
اور طلحہ رض اور زبیر کے شہید ہونے کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور یہ سب صاحب شہید ہوے
معجزہ ۱۸ صحیحین مین ہے کہ شقیق نے حضرت حذیفہ رض سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض نے مجھسے
پوچھا کہ تمھین کچھ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اوس فتنے مین معلوم ہے جو سمندر کیطرح
موجین ماریگا تو بیان کرو مینے کہا کہ تمہین اوس فتنے سے کیا سروکار ہے تمھارے اور اوسکے درمیان
مین ایک دروازہ بند ہے پھر حضرت عمر رض نے پوچھا کہ وہ دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا مینے کہا کہ ٹوٹیگا
کھلیگا نہین حضرت عمر رض نے کہا پھر کبھی بند نہوگا شقیق کہتے ہین کہ ہمنے حذیفہ رض سے پوچھا کہ حضرت عمر رض جانتے تھے
کہ دروازہ کون ہے حذیفہ رض نے کہا ہان ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلی رات ہے شقیق کہتے ہین کہ ہم
بسبب ہیبت کے حذیفہ رض سے پوچھ نہ سکے کہ دروازہ کون ہے ہمنے مسروق سے کہا کہ حذیفہ رض سے

پوچھو کہ دروازہ کون ہی اونھون نے پوچھا حذیفہؓ نے کہا کہ حضرت عمر رضہ دروازہ تھے انتہی اس
حدیث سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خبر دینا باین امر ثابت ہوا کہ حضرت عمر رضہ جبتک جیتے
رہین گے کوئی فتنہ امت مین واقع نہوگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ تا حیات حضرت عمر رضہ اور خلافت
اونکے روز بروز ترقی اسلام کی ہوتی رہی اور باہم اہل اسلام کے کوئی فتنہ واقع نہوا ف ایکدن
حضرت عمر رضہ حضرت ابوذر رضہ سے ملاقی ہوے اور اونکا ہاتھ پکڑکر مروڑا حضرت ابوذر رضہ نے کہا
چھوڑ میرا ہاتھ ای قفل فتنے کے سو حضرت عمر رضہ نے کہا کہ ای ابوذر رضہ یہ کیا کہتے ہو ابوذر رضہ نے کہا کہ ایکدن
ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین تھے اور تم آے سو تم لوگون کی پشت پر بیٹھ گئے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبتک یہ شخص تم مین رہیگا کوئی فتنہ تم کو نہ پونہچے گا

معجزہ ۱۹ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عایشہ رضہ سے
روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضہ سے فرمایا کہ اے عثمان رضہ
بیشک اللہ تمھین ایک قمیص پہناے گا پھر اگر منافقین چاہین کہ وہ قمیص تم اوتار دو تو تم مت اوتاریو
یہانتک کہ مجھسے ملاقات کرو انتہی اس حدیث مین قمیص کنایہ ہی خلافت سے اور حضرت عثمان رضہ
کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے تمھین خلافت دیگا پھر اگر کچھ بے دین لوگ تمسے خلع خلافت چاہین
تم مت مانیو اور تا دم مرگ خلع خلافت نکیجیو سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت عثمان رضہ خلیفہ ہوے
اور بلوائیون نے اونسے خلع خلافت چاہا سو اونھون نے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے قبول نکیا اور کہہ دیا کہ مجھسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد لیا ہے
مین اوسپر صابر ہون چنانچہ ترمذی نے یہ مقولہ اونکا ابو سہلہ سے بسند صحیح روایت کیا ہی

معجزہ ۲۰ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان رضہ کیطرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ اوسمین بے گناہ مارے جائینگے انتہی
سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ بلواے اہل مصر اور عراق مین حضرت عثمان رضہ بے گناہ شہید ہوئے

معجزہ ۲۱ صحیح مین سہل بن سعد رضہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خیبر کے دن فرمایا کہ مین کل نشان ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھہ پر خداوند تعالیٰ فتح دیگا وہ اللہ
اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اوسے دوست رکھتے ہین جب صبح ہوئی
لوگ باُمید عطاے نشان حضور مین حاضر ہوے آپ نے پوچھا کہ علی رض ابن ابیطالب کہان ہین لوگون
نے عرض کیا کہ اونکی آنکھین دکھتی ہین آپ نے فرمایا کہ اونھین بلا بھیجو لوگ اونھین لے آئے آپ نے
آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا پس وہ اچھی ہوگئین گویا کہ آنکھین دکھتی ہی نہ تھین پھر
اونھین نشان عطا فرمایا انتہی اس حدیث مین آپ نے خبر دی تھی کہ کل ہم جسے نشان دینگے اوسکے ہاتھہ پر قلعہ
فتح ہو جائیگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا اور حضرت علی رض کی شجاعت اور صفدری سے خیبر مفتوح ہوا
معجزہ ۲۲ بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم ہنستے ہوے دیکھا آپ نے حضرت علی رض سے پوچھا کہ تم
زبیر رض کو دوست رکھتے ہو اونھون نے کہا کہ مین کیسے دوست نہ رکھون وہ میری پھوپھی کے بیٹے ہین
اور میرے دین پر ہین پھر حضرت زبیر رض سے پوچھا کہ تم علی رض کو دوست رکھتے ہو اونھون نے
کہا کہ مین کیونکر دوست نہ رکھون وہ میرے ماموں کے بیٹے ہین اور میرے دین پر ہین آپ نے زبیر رض
سے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہوگا کہ تم علی رض سے قتال کروگے اور تم ظالم ہوگے سو جب جنگ جمل
واقع ہوئی حضرت علی رض حضرت زبیر رض کے مقابلے مین آئے اور اون سے قسم دلا کر پوچھا کہ تمنے سنا ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے حضرت
زبیر رض نے کہا کہ واقعی مینے سنا ہے لیکن مین بھول گیا تھا بعد اوسکے حضرت زبیر رض وہان سے پھر گئے
اور ابن جرموز نے جا کر اونھین وادی السباع مین سوتے ہوے شہید کیا انتہی جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ درمیان حضرت علی رض اور حضرت زبیر رض کے قتال واقع
ہوگا مطابق اوسکے واقع ہوا **ف** ظلم کہتے ہین بیجا کام کرنے کو حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ
برحق تھے اونکے ساتھہ مقابلہ کرنا اگرچہ بسبب دھوکھے اور بطور خطا کے ہو بیشک بیجا ہے
معجزہ ۲۳ امام احمد نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تیرا حال مثل حضرت عیسیٰ کے ہے کہ اونھین یہود نے دشمن رکھا یہانتک کہ اونکی ماںکو تہمت لگائی اور نصاریٰ نے اونھین دوست رکھا یہانتک کہ اونکو اوس مرتبہ کو پہونچایا جو اونکا نہ تھا یعنی تمھاری شان مین بھی افراط و تفریط ہوگی کچھ لوگ تمھارے دشمن ہوجاینگے اور تمھارا رتبہ اتنا گھٹاینگے کہ تمھین برا کہینگے اور تمپر تہمتین جھوٹھی لگاینگے اور کچھ لوگ تمھارے دوست بنکر تمھین اتنا بڑھاوینگے کہ بہت زیادہ مرتبہ تمھارے لیے ثابت کرینگے یہانتک کہ خدا کہینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حال مین ایسا ہی اختلاف ہوا نواصب اور خوارج اونھین برا کہتے ہین اور جھوٹھی تہمتین مثل شرکت در قذف حضرت عائشہ و قتل حضرت عثمان رضی اللہ عنہما لگاتے ہین اور غلاۃ روافض اونھین خدا کہتے ہین

معجزہ ۲۴ امام احمد رح نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض سے فرمایا کہ کچھ جانتے ہو کہ اگلی امتونمین سب سے زیادہ شقی کون تھا اور اس امت مین سب سے زیادہ شقی کون ہے اونھون نے عرض کیا کہ مجھے نہین معلوم آپ نے فرمایا کہ بدبخت ترین اگلی امتونکا وہ مرد سرخ رنگ تھا قوم ثمود مین سے یعنے قدار[1] بن سالف جسنے ناقۃ اللہ کی کونچین کاٹین اور بدبخت ترین اس امت کا وہ شخص ہے کہ تمھارے سر پر تلوار ماریگا یہانتک کہ دھاڑی تمھاری خون سے رنگین ہوجائیگی اور اوس تلوار سے شہید ہوگے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ قاتل حضرت علی رض کا اونکے سر پر تلوار ماریگا اوس سے دھاڑی اونکی خون سے رنگین ہوجائیگی اور اوسی سے شہید ہونگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ عبد الرحمن بن ملجم خارجی نے صبح کے وقت آپکی پیشانی پر تلوار ماری کہ خون اوسکا بہکر آپ کی دھاڑی پر آیا اور اوسی سے آپ شہید ہوے **ف** حضرت علی رض کو اخبار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک مفصل اپنی شہادت کا حال معلوم تھا کہ اوس رات جسکی صبح مین ابن ملجم نے آپکو زخمی کیا کئی بار حضرت علی رض نے نکل کے آسمان کو دیکھا اور یہ کہتے تھے کہ واللہ مینے جھوٹھی بات کہی اور نہ مجھ سے جھوٹھی بات کہی گئی یہ تو وہی رات ہے جسکا مجھ سے وعدہ تھا اور سحر کے وقت بطین آپ کے سامنے چلانے لگین

[1] قدار بضم قاف و دال مہملہ و الف و در آخر را مہملہ بن سالف بسین مہملہ و الف و کسر لام و در آخر فا کذا فی القاموس ۱۲ منہ رحمہ اللہ

لوگون نے اونھین ہانکا آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دو انھین کہ یہ نوحہ گر ہین پھر موذن نے آکر نماز کے لیے کہا
آپ نماز کے لیے نکلے مسجد کو تشریف لے چلے تب ابن ملجم نے آپ کی پیشانی پر تلوار ماری اور ایکبار کسی
شخص نے حضرت علی رض سے کہ وہ منبر کوفہ پر تھے اس آیت کے معنی پوچھے رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا حضرت
علی رض نے فرمایا کہ یہ آیت میری شان مین اور میرے چچا حمزہ رض اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ رض بن حارث
کی شان مین نازل ہوئی ہے سو عبیدہ رض نے کام پورا کیا کہ شہید ہوے بدر کے دن اور حمزہ رض
شہید ہوے احد کے دن اور مین منتظر ہون شقی ترین اس امت کا کہ میری داڑھی کو میرے خون
سر سے رنگین کریگا ایسا ہی مجھ سے میرے حبیب ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد کیا ہے
اور ایکبار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ابن ملجم سواری مانگنے آیا آپ نے اوسے
سواری دیدی پھر فرمایا کہ واللہ یہ میرا قاتل ہے لوگون نے کہا کہ آپ اسے قتل کیون
نہین کر ڈالتے آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے کون قتل کریگا کذا فی الصواعق

قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت

معجزہ ۲۵ امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد رضی اللہ عنہم نے سفینہ سے روایت
کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت تیس برس ہوگی پھر ہو جائیگی کٹکھنی
بادشاہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ خلافت خلفاے راشدین یعنے چہار یار باصفا کی کہ کمال
دینداری و شوکت تھی تیس برس کے عرصے مین تمام ہوگئی چنانچہ خود سفینہ راوی اس حدیث
کے کہتے ہین کہ ابو بکر رض دو سال خلیفہ رہے اور عمر رض دس برس اور عثمان رض بارہ برس اور
علی رض چھ برس اور یہ حساب اونھون نے بحذف کسور کیا ہے ورنہ چھ مہینے بعد خلافت حضرت علی رض کے

بچ رہے تھے کہ اونھین حضرت امام حسن رضے اللہ عنہ نے پورا کیا بعد اسکے کٹکھنی بادشاہی ہوئی
یعنے انتظام دینداری و رعایت عدل جیسا کہ خلفاے راشدین کے عہد مین تھا باقی نرہا

معجزہ ۲۶ امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہے گی نبوت تم مین جبتک خدا چاہے گا پھر اوٹھا
لے گا اوسے اللہ تعالے پھر ہوگی خلافت اوپر طریقے نبوت کے جبتک خدا چاہے گا پھر اوٹھا لیگا
اوسے اللہ تعالے پھر ہوگی بادشاہی جبر والی جبتک خدا چاہے گا پھر اوسے اوٹھا لیگا اللہ تعالے
پھر ہوگی خلافت اوپر طریقے نبوت کے پھر آپ نے سکوت فرمایا حبیبؓ کہ راوی اس حدیث کے ہین
کہتے ہین کہ جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوے تب مینے یہ حدیث اونھین لکھ بھیجی اور مین نے لکھا
کہ مجھے امید ہے کہ بعد بادشاہی کٹکھنی جبری کے خلیفہ راشد تم ہوے سو وہ یہ حدیث سنکے بہت
خوش ہوے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی مطابق
اوسکے واقع ہوا یعنے بعد ارتفاع نبوت کے کہ عبارت وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے خلافت
خلفاے اربعہ کی بر طریقۂ نبوت ہوئی بعد اونکے بادشاہی جبر والی ہوئی بعد چند بادشاہون
جبر والی کے پھر خلافت بر طریقۂ نبوت ہوئی حضرت عمر بن عبد العزیز رضے اللہ عنہ
کی چنانچہ خود حبیب راوی حدیث نے انطباق اس پیشین گوئی کا بیان کر دیا ہے

معجزہ ۲۷ صحیح مسلم مین ثوبانؓ رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے زمین کو سمیٹ کر مشارق اور مغارب مین کے مجھے دکھا دیے سو جہانتک
مین نے دیکھا وہانتک عنقریب بادشاہی میری امت کی پہونچے گی انتہی سو مطابق خبر آپ کے
واقع ہوا اور بہت ہی زمانۂ قریب مین یعنے عہد خلفاے راشدین رضے اللہ عنہم اجمعین
مین اتنا عرض و طول آپکی امت کی بادشاہی کا ہوا کہ روے زمین پر کسی بادشاہ کی اتنی سلطنت نتھی

[illegible]

ہمیشہ رہے اور بعد وفات آپ کے شام مین جا رہے اور ۳۵ھ ہجری مین شہر حمص مین وفات پائی لذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ

چنانچہ حضرت عثمان رضہ کے عہد مین عرض سلطنت اسلام کا قسطنطینیہ سے عدن تک اور طول اندلس سے بلخ و کابل تک پونہچا اور بعد اسکے سعی مجاہدین سے سلطنت ہند و سندہ وغیرہ بھی داخل ملک اسلام ہوئی اور تب طول ملک اسلام ہند اور بنگالہ سے کہ منتہاے مشرق ہی بحر طنجہ تک کہ منتہاے آبادی غربی زمین ہے پہونچا اور آپ کی پیشین گوئی سے بخوب وجہ ظہور کیا

معجزہ ۲۸ صحیح مسلم مین جابر بن سمرہ رضہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح کریگی ایک جماعت مسلمانون کی خزانہ کسرے بادشاہ فارس کا جو سفید کوشک مین ہے انتہی مطابق اسکے حضرت عمر رضہ کے عہد مین واقع ہوا کہ شہر مداین جو دار الخلافت خاندان کسرے کا تھا حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یزدجرد جو اوس زمانے مین بادشاہ خاندان کسرے مین تھا شہر چھوڑ کے بھاگ گیا اور کوشک ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف مین آیا

معجزہ ۲۹ صحیح مسلم مین ابوذر رضہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی کہ تم فتح کرلوگے زمین مصر کو جہان نام قیراط کا لیا جاتا ہی پس وہان کے لوگون سے نیکی کیجیو اسواسطے کہ انھین امان ہی اور اون سے قرابت ہی اور جب دیکھو تم دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے تو وہان سے نکل اے اباذر ابوذر کہتے ہین کہ مینے عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ اوسکے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھا پس مین وہان سے نکلا انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کی کہ ابوذر دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور ملک مصر حضرت عمر رضہ کے عہد مین فتح ہوا اور ابوذر نے دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے بھی دیکھا

ف حضرت ماریہ قبطیہؓ حرم آپ کی جنکے بطن سے ابراہیم فرزند آپ کے پیدا ہوے تھے قوم قبط سے
تھین جو لوگ اصل باشندہ مصر کے تھے اور مقوقس بادشاہ اسکندریہ و مصر نے آپکو بھیجی تھین پس
بطفیل اونکے مصر کے لوگون کو امان ہوئی اور حضرت ہاجرہؑ مان حضرت اسماعیل کی بھی مصر کی تھین
اور عرب حضرت اسماعیلؑ کی اولاد ہین پس عرب کے اہل مصر ننہالی رشتہ دار ہوے **ف** قیراط
پانچ جو برابر سونے کے ہوتا ہے مصر مین اوسکا بہت رواج تھا **ف** یہ جو آپ نے فرمایا کہ جب دو
آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہہ پر لڑتے ہوے دیکھو تو وہان سے نکل آئیو ظاہر اسکی یہ وجہ ہے کہ مصر سے
فتنہ برپا ہونیوالا تھا حضرت عثمانؓ پر وہان کے آدمی بلوا کرکے چڑھ آئے تھے سو ایک اینٹ کی جگہہ جھگڑنا علامت کمال
خصومت و جنگجوئی و فتنہ انگیزی کی ہے اسواسطے آپنے فرمایا کہ جب ایسا حال دیکھو تو فتنہ انگیزی وہانسے قریب ہوگی وہانسے نکل جاؤ

معجزہ ۳۰ صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عدیؓ بن حاتم
سے خطاب کرکے فرمایا کہ اگر عمر تیری بڑی ہوگی تو تو دیکھے گا کہ اکیلی شتر سوار عورت حیرہ سے
چلیگی یہانتک کہ طواف کریگی کعبے کا نہ ڈرتی ہوگی کسی سے سواے اللہ کے اور اگر زندگی تیری
زیادہ ہوگی تو کھولے جاوینگے کسرے کے خزانے اور اگر عمر تیری زیادہ ہوگی تو دیکھے گا کہ آدمی
اپنی مٹھی بھر سونا اور چاندی خیرات کے لیے نکالیگا اور تلاش کریگا ایسے شخص کو کہ اوسے قبول
کرے اور نہ پاویگا انتہی اس حدیث مین تین باتون کی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی ایک ملک عرب مین امن طریق کی کہ اکیلی عورت سفر دور دراز کریگی حیرہ کہ ایک شہر ہے
متصل کوفے کے وہان سے مکے تک بقصد حج باطمینان تمام جاویگی اور کوئی اوسکا معترض حال
نہوگا اور دوسری فتح ملک ایران اور تقسیم وہان کے خزاین کی اہل اسلام پر اور تیسری کثرت
غنا کی باین رتبہ کہ کوئی مفلس صدقہ لینیوالا تلاش سے نہ ملیگا عدی بن حاتم نے کہا بعد [illegible]
حدیث مذکور کے کہ مینے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے کو باطمینان
تمام جاتی تھی اور مین تھا اوس لشکر مین جسنے فتح کیا خزانہ کسرے کا اور جو جیئے گا وہ تیسری بات بھی
دیکھیگا **ف** بعضے علما نے لکھا ہے کہ وہ تیسری بات بھی ہوچکی حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کی

موافقت ہین اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی کے زمانے مین واقع ہوگی کذا فی ترجمۃ الشیخ

معجزہ ۳۱ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا کہ کیسا حال ہوگا کہ تمھارے ہاتھو نمین دونون کنگن کسرے کے پہنائے جاوینگے پھر جب حضرت عمر کے عہد مین دونون کنگن کسرے کے حضرت عمر کے پاس آئے اونھون نے سراقہ کے ہاتھونمین پہنائے اور کہا کہ شکر ہے اوس خدا کو جسنے یہ کنگن کسرے کے ہاتھون سے چھینے اور سراقہ کے ہاتھونمین پہنائے ف وہ کنگن کسرے کے بہت قیمتی تھے سونے کے سو حضرت عمر نے واسطے تصدیق خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھونمین ڈال دیئے تھے کہ اون کے کندھون تک پہنچے ہمیشہ سراقہ اوسے پہنے نہین رہے پس یہ شبہ لازم نہین آتا کہ سونے کا پہننا مردون کو جائز نہین ہے ہان سراقہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنگن سونے کے کیون پہنائے

معجزہ ۳۲ صحیحین مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ مکے مین ایام حجۃ الوداع مین بیمار ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اونکی عیادت کو تشریف لیگئے وہ بسبب غلبہ مرض کے یہ جانتے تھے کہ مین اس مرض سے مرجاونگا سو اونھون نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری وارث ایک بیٹی ہی ہوگی مین اپنے مال کے دو حصے کے لیے خدا کی وصیت کرجاؤن آپ نے فرمایا کہ نہین پھر اونھون نے عرض کیا کہ نصف مال کے لیے آپ نے فرمایا کہ نہین پھر اونھون نے واسطے تہائی کے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ ہان تہائی بہت ہی پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ توقع ہے کہ تم جیتے رہو یہانتک کہ تم سے بہت لوگون کو نفع ہو اور بہت لوگ مضرت اوٹھاوین انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص اوس بیماری سے شفا پاوینگے اور اتنا جیینگے کہ بہت سے شخصونکا بھلا اور بہت سے شخصونکا برا اون کے

[illegible]

ہاتھ سے ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سعد بن ابی وقاص بعد صحت کے اوس بیماری سے قریبا
پچاس برس کے اور جیے اور مسلمانونکو انسے نفع عظیم ہوا اور کافران مجوس کو اونسے ضرر عظیم پہونچا
کہ عہد حضرت عمرؓ مین ملک فارس اونہین کے ہاتھ پر فتح ہوا اور بڑی لڑائی تھی وسیہ[۱] کی جسمین
تیس ہزار آدمی اہل اسلام کی جانب اور ڈیڑھ لاکھ مجوس تھے اور رستم بن فرخ زاد کو یزدجرد
بادشاہ مجوس نے اپنے لشکر پر سپہ سالار کیا تھا اونہین یعنے حضرت سعد کی حسن تدبیر سے فتح
ہوئی اور رستم مارا گیا اور شہر مداین جو تختگاہ سلاطین نوشیروانی تھا اونہین کے جہاد سے قبضہ
اہل اسلام مین آیا اور وہ خزانہ سفید محل کا کہ خاندان نوشیروانی مین قدیم سے چلا آتا تھا اور
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نسبت اوسکے خبر دی تھی کہ اہل اسلام اوسے باہم تقسیم کرینگے
حضرت سعد کے ہی سبب سے اہل اسلام کے تصرف مین آیا اور اونہین تقسیم ہوا خیال کرنا چاہیے کہ
کیا بڑا نفع اہل اسلام کو بسبب حضرت سعد کے پہونچا کہ سلطنت عظمی قبضہ اہل اسلام مین آئی
اور کرورون روپیے کا مال نقد و جنس اہل اسلام کے ہاتھ لگا اور کیا بڑا ضرر کافران مجوس کو
حضرت سعد کے ہاتھ سے ہوا کہ ہزارہا آدمی تہ تیغ ہوے اور صدہا لونڈی غلام بنائے گئے اور ملک و مال اونکا
سب چھن گیا پس بخوبی وجہ مطابق خبر جناب اصدق الصادقین صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوا

معجزہ ۳۴ بخاری[۲] مین عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین غزوہ تبوک[۳] مین حاضر ہوے اور آپ ایک چمڑے کے خیمے مین تھے سو آپ نے ارشاد
فرمایا کہ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے شمار کرلو پہلی موت میری بعد[۴] اوسکے فتح ہونا بیت المقدس کا پھر
وبا کہ تم مین ہوگی مانند قعاص[۵] بکریون کے پھر بہت ہونا مال کا یہانتک کہ ایک آدمی کو سو دینار دینگے
تسپر بھی ناخوش رہیگا پھر ایک فتنہ کہ باقی نرہیگا کوئی گھر عرب سے مگر اوسمین داخل ہوجاسیگا

۳۴ وصار معظم ... در آخر ایک بیماری ہوتی ہے بکریون مین کہ اوس سے بکری فوراً مرجاتی ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[۱] اور مدینہ سے ... ۱۲ منہ رحمہ اللہ ... بعض تواریخ مین ...
[۲] علم کا نام ۱۲ ... ۱۲ منہ
[۳] دیکھو ... تبوک ... مقام ... درمیان شام ...
[۴] رحمہ اللہ ... مشکوٰۃ ... نسبت ... ۱۲ منہ
[۵] مشکوٰۃ مین بخاری ... صحیحین ... ۱۲ منہ رحمہ اللہ ... [illegible]

پھر ایک صلح کہ ہوگی درمیان تمھارے اور نصاریٰ کے پھر وہ بدعہدی کرینگے اور تمھارے مقابلے کو
آوینگے تلے اسّی نشان کے ہر نشان کے تلے بارہ ہزار انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے بیان علامات قیامت مین کئی باتونکا وقوع بیان فرمایا ایک فتح ہونا بیت المقدس کا
بعد وفات آپکے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمر رض کے ایام خلافت مین بیت المقدس فتح
ہوا حضرت ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امیر الامرا افواج شام کے بعہد حضرت عمر رض تھے قلعہ بیت المقدس
کو محاصرہ کیا قلعے مین ایک قسیس تھا اوسنے حضرت ابو عبیدہ کی صورت دیکھکے کہا کہ یہ قلعہ
تمھارے ہاتھ پر فتح نہوگا اس قلعے کے فتح کرنے والیکا نام اور حلیہ ہمارے ہان لکھا ہوا ہی نام اوسکا
عمر ہی حضرت ابو عبیدہ نے حضرت امیر المومنین عمر رض کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمر رض
خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے اوس قسیس نے آپکی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ یہی شخص
ہین جنکے ہاتھ پر قلعے کا فتح ہونا لکھا ہی اور فوراً قلعے کو خالی کرا دیا سو اس فتح بیت المقدس مین
دو دلیلین نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئین ایک مطابق پیشین گوئی کے ہونا
دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کا
حال مفصل کتب سابقہ مین تحریر ہی دوسرے بعد فتح بیت المقدس کے ایک وباے عظیم کا ہونا
کہ مطابق اوسکے بھی واقع ہوا عمواس مین جہان لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کا متصل بیت المقدس کے
تھا سنہ ۱۸ ہجری مین ایسی وباے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن مین ستر ہزار آدمی مر گئے حضرت
ابو عبیدہ نے اوسی وبا مین وفات پائی تیسرے کثرت مال کی سو یہ امر بھی زمانۂ خلفاے راشدین
بالخصوص زمانۂ حضرت عثمان رض مین واقع ہو چکے تھے ایک فتنۂ عظیم کہ سب گھر زمین عرب کے داخل
ہو جاوے گا مراد اس سے فتنۂ قتل حضرت عثمان رض ہی کہ ایک بلاے عظیم اہل اسلام مین واقع ہوئی
اور بہت سے مقاتلات اوسکے سبب سے اہل اسلام مین واقع ہوے حقیقت مین کم کوئی شخص

اوس فتنے کے آشوب سے بچا پانچوین واقع ہونا ایک صلح کا درمیان نصاری کے اور اہل اسلام کے اور بعد اسکے بدعہدی کرنا نصاری کا اہل اسلام سے اور انکی کمپو لیکر چڑھنا اہل اسلام پر سو یہ قریب زمانہ قیامت کے ہوگا اور حضرت امام مہدی اوس لشکر پر فتح پا کے نصاری کا استیصال کرینگے

معجزہ ۳۴ صحیح بخاری مین ام حرام سے روایت ہے کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سوے اور ہنستے ہوے جاگے مین نے پوچھا آپکے ہنسنے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ مین نے دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار دریا مین جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر ہوتے ہین سو جو لشکر کہ اول دریا مین جہاد کریگا اونکو بہشت واجب ہوئی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجیے کہ مین اون غازیون مین شریک ہون آپ نے فرمایا کہ تو اونھین مین داخل ہے پھر آپ سو رہے پھر ہنستے ہوے جاگے مینے پوچھا کہ آپکے ہنسنے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ جو لشکر کہ اول شہر بادشاہ روم یعنے قسطنطنیہ سے لڑیگا اوسکے گناہ معاف ہونگے مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی اون غازیون مین ہون آپ نے فرمایا کہ تو اونمین نہین تو پہلی قسم کے غازیون مین ہے اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتون کی خبر دی ایک اپنی امت کے جہاد کرنے کی دریاے شور مین دوسری ام حرام کے شریک ہونے کی ساتھ اون غازیون کے جو دریاے شور مین اول جہاد کرین گے تیسری جہاد کی قسطنطنیہ پر جو شہر دارالسلطنت روم کا تھا سو تینون باتین واقع ہوئین اول جہاد دریاے شور مین حضرت عثمان کے عہد مین بہتمام حضرت معاویہ کے واقع ہوا اور ام حرام ساتھ شوہر اپنے عبادہ بن صامت کے اسی جہاد مین شریک تھین اور جہاز پر سوار ہوئین بلکہ اسی سفر مین جہاز سے اوترکے گھوڑے پر سے گرکے شہید ہوئین اور قسطنطنیہ کو بھی آپ کی امت نے جہاد کرکے فتح کیا چنانچہ اب دارالسلطنت روم کا وہی شہر ہے اور اوسے استنبول کہتے ہین

قسم سوم اخبار متعلقہ باہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم

معجزہ ۲۲ صحیح میں حضرت عائیشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس ایک دن حضرت فاطمہ رضہ آئیں آپ نے اونکو مرحبا کہکے پاس بٹھا کے اون سے کچھ
کان میں باتیں کہیں وہ بہت ساروئین پھر آپ نے اونکو غمگین دیکھکے دوسری بار کچھ کان میں باتیں
کہیں وہ ہنسنے لگیں جب آپ اوٹھ گئے تب میں نے اون سے اون سرگوشیوں کا حال پوچھا اونھوں نے
کہا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھید ظاہر نکرونگی پھر بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے میں نے پوچھا اونھوں نے کہا کہ ہان اب میں بتا دیتی ہون پہلی بار آپ نے فرمایا تھا کہ ہر سال
جبریل مجھ سے قرآن شریف کا دورا ایکبار کرتے تھے اب کی سال اونھوں نے دو بار کیا مجھے
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری اجل قریب ہے تب میں روئی پھر دوسری بار آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے
اہل بیت میں سے تو میرے پاس پہونچیگی تب میں ہنسی انتہی مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت بی بی
فاطمہ رضی اللہ عنہا نسبت سب اہل بیت کے پہلے آپ سے ملحق ہوئین اور بعد چھ
مہینے کے وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اونھوں نے وفات پائی

معجزہ ۲۳ صحیح بخاری میں ابو بکرہ رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے حضرت امام حسن رضہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ
اسکے سبب سے دو بڑے گروہ مسلمانوں میں صلح کروا دیگا انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ جب
بعد شہادت حضرت علی رضہ کے حضرت امام حسن رضہ کے ہاتھ پہ لوگوں نے بیعت کی اور آپ خلیفہ
ہوئے اور بڑا لشکر جو قریب چالیس ہزار آدمی تھے لیکے امیر معاویہ پر چڑھ گئے اور اودھر سے وہ بھی
بڑا لشکر لیکے آئے حضرت امام حسن رض نے بمقتضائے سیادت ذاتی اور علم و حلم جبلی کے یہ خیال
کر کے بصورت جنگ طرفین سے ہزارہا مسلمان مارے جائینگے صلح کرلی اور باعث امن و امان
اہل اسلام کا ہوئے اور یہ مصالحہ ۵ جمادی الاولے سنہ ۴۱ ہجری میں ہوا اور
اس سال کا نام سب نے عام الجماعۃ رکھا اسواسطے کہ سب امت ایک خلیفہ پر جمع ہو گئی

حدیث بیہقی نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نے رات بہت برا خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ بیان کر میں نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا
ایک ٹکڑا آپکے جسد مبارک کا کٹ کے میری گود میں رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا
فاطمہ کے بیٹا پیدا ہوگا وہ تمہاری گود میں رہے گا سو حضرت امام حسین رض پیدا ہوئے اور میری
گود میں رہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور میں ایک دن آپکی
خدمت میں حاضر ہوئی اور امام حسین رض کو آپکی گود میں دیا پھر اور طرف دیکھنے لگی ایکبارگی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپکی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے کہا کہ یا نبی اللہ
میرے ماں باپ آپکے قربان کیا ہے جو آپ روتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی
کہ میری امت اس میرے بیٹے کو قتل کریگی میں نے کہا اسے کہا ہاں اور مجھے ایک مٹی سرخ لا دیا
انتہی اس حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اشقیاے امت امام حسین رض کو
شہید کرینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت امام حسین رض کو کربلا میں اشقیاے عراق نے
شہید کیا ف اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواقعہ کربلا و شہادت امام حسین رض بطرق صحیحہ
معتبرہ وارد ہیں جیسے کہ جناب شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نے رسالہ سر الشہادتین میں اسکی خبر کو مشہور بلکہ متواتر
لکھا ہے اور تفصیل تمام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی اور حضرت علی رض
اور اور اصحاب اور اہلبیت کو یہ خبر معلوم تھی چنانچہ ابونعیم نے یحیی حضرمی سے روایت کی ہے
کہ میں سفر صفین میں جناب امیر المومنین علی رض کے ساتھ تھا جب حضرت قصبہ نینوی کے مقابل
پہنچے حضرت امام حسین رض کو پکارکے آپ نے فرمایا کہ صبر کرنا اے ابا عبد اللہ کنارۂ فرات پر میں نے

پوچھا کہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ حسین رض
کنارہ فرات پر قتل ہون گے اور مجھے ایک مٹھی وہان کی مٹی دکھا دی اور بھی ابو نعیم نے اصبغ
بن نباتہ سے روایت کی ہو کہ حضرت علی رض نے موضع قبر امام حسین رض پر پہونچکے فرمایا کہ یہان انکے اونٹ
بیٹھے ہون گے اور یہان اونکے اسباب کی جگہہ ہوگی اور یہان انکے خون بہنے کا مکان ہوگا ایک
جماعت ہوگی آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ اس میدان مین ماری جائیگی اونپر آسمان و زمین روویگا

معجزہ ۳۸ ابن عساکر نے محمد بن عمرو بن حسن رض سے روایت کی ہو کہ ہم کربلا مین حضرت
امام حسین رض کے ساتھ تھے سو اونھون نے شمر کو دیکھ کے فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اوسکے رسول نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ ایک کتا کہ امیرے اہلبیت کے خون مین
مونھ ڈالتا ہے اور شمر ابرص تھا یعنے اوسکے بدن پر سفید داغ تھے انتہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس حدیث مین جو خبر دی تھی مطابق اوسکے واقع ہوا چنانچہ خود حضرت امام شہید نے اوسکی تطبیق کو بیان فرمایا

معجزہ ۳۹ بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس رض سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کو خطاب کر کے فرمایا کہ کوئی تم مین سے سرخ اونٹ والی نکلے گی یہانتک
کہ بھونکینگے اوسے کتے حواب کے مارے جائینگے گرد اوسکے بہت لوگ نجات پاوے گی بعد
اوسکے کہ قریب بقتل ہوجائے گی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
خبر دی واقعہ جمل کی کہ وہ ایک لڑائی بسبب اتفاق فیما بین حضرت عائشہ رض اور حضرت علی رض
کے واقع ہوئی تھی اور حضرت عائشہ رض کی سواری مین شتر سرخ تھا اسی سبب سے یہ واقعہ واقعہ
جمل کہلاتا ہے اور اس بات کی خبر دی کہ مرور حضرت عائشہ رض کا اس سفر مین آب حواب پر ہوگا
اور اونپر وہان کے کتے بھونکینگے اور اوس لڑائی مین گرد اونکے بہت سے لوگ مارے جائینگے
سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد شہادت حضرت عثمان رض جب قاتلین عثمان رض لشکر حضرت علی رض

مین داخل ہوگئے اور اوںھون نے حضرت طلحہؓ و زبیرؓ اور اصحابؓ کو جو حضرت عثمانؓ کو بجبر یاد کرتے تھے
ڈرایا وہ لوگ مدینے سے نکلکے طرف مکّے کے حضرت عایشہ رضہ کے پاس کہ بقصد حج وہان وارد تھین
آے اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمان رضہ مظلوم مارے گئے اور اونکے قاتلین نے بہت سر شور ش
اوٹھایا ہے حضرت علی رضہ بسبب غلبے اونکے تدارک اونکا نہین کر سکتے ہین سو تم ام المومنین ہو
اگر کا سب کچھ خوف کھاتا ہے مان کے دامن مین آچھپتا ہے اس بات مین کچھ اصلاح امت کی تدبیر
کیجیے پس لائق یہ ہوئی کہ کوفہ اور بصرہ محل اجتماع لشکر اسلام ہے وہان چلکے حضرت علی رضہ
کو بھی بلا کے اپنے ساتھہ کر لینگے بسبب تقویت لشکر اسلام کے انتقام قاتلین عثمان رضہ کا بخوبی
ممکن ہوگا چنانچہ حضرت عایشہ رضہ نے مکّے سے بجانب ملک عراق کے کوچ کیا راہ مین جب
آب حواب پر پہنچین اور وہان کے کتے بھونکے حضرت عایشہ رضہ نے پوچھا اس پانی کا کیا
نام ہے لوگون نے بیان کیا کہ حواب حضرت عایشہ رضہ کو یہ حدیث یاد آئی اور اونھون نے کہا
کہ مجھے پھیرے چلو مگر لشکر کے لوگون نے اونکے ساتھہ موافقت نہ کی اور مردان نے قریب اسّی آدمی
دہاقین گرد و نواح کے حاضر کیے کہ اونھون نے گواہی دی کہ اس پانی کا نام حواب نہین ہے
تب لشکر نے حضرت عایشہ رضہ کے آگے کوچ کیا اور بصرے مین پہنچے اور ادھر حضرت علی رضہ
کو لوگون نے یہ خبر پہنچائی کہ طلحہؓ و زبیرؓ باغی ہوگئے اور حضرت عایشہ رضہ کو ساتھہ لیکے بقصد قتال
تمھارے بجانب بصرہ گئے حضرت علی رضہ نے مدینے سے کوچ کیا اور براہ کوفہ لشکر لیکر بصرے پر
آے اور وہان پہونچ کے قعقاعؓ کو پاس حضرت عایشہ رضہ کے واسطے دریافت حال کے بھیجا
حضرت عایشہ رضہ نے اون سے فرمایا کہ مجکو دفع فتنہ اور صلح درمیان سب مسلمانون کے منظور ہے
اور حضرت طلحہ رضہ و زبیر رضہ نے بھی یہی بات کہی کہ مقصود دفع شر قاتلان عثمان رضہ ہے اونکا تدارک کیا جاوے
اور قعقاع نے کہا کہ یہ بات تبھی ہوسکتی ہے کہ سب مسلمان متفق الکلمہ ہوجاوین اور یہ فتنہ او
بلوا کم ہوجاوے تم ذرا تامل کرو اونھون نے کہا کہ بہت خوب پھر قعقاع نے یہ بات حضرت
علی رضہ سے بیان کی وہ بہت خوش ہوے اور تین دن تک توقف ہوا کسی کو صلح ہوجانے مین

۱؎ قعقاع بقافین مفتوحہ و سکون عین مہملہ و قاف و الف و عین مہملہ نام مرد کا [illegible]

شکایت تھا آخرکار تیسرے دن یہ بات ٹھہری کہ کل صبح کو حضرت علی رضؓ اور طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ مین ملاقات
ہوا اور اوس صحبت مین قاتلان عثمان رضؓ حاضر نہون یہ وضع صلح کی اون اشقیا پر ناگوار ہوئی اور
سمجھے کہ ہماری بیخ کنی کی فکر ہے حیران اور سراسیمہ ہوکر عبداللہ بن سبا سے کہ مغوی اونکا تھا صلاح
پوچھی اوسنے صلاح دی کہ رات کو اوٹھکر لڑائی شروع کردو اور حضرت علی رضؓ سے کہدو کہ اوس جانب سے
غدر واقع ہوا چنانچہ ایسا ہی کیا اور طلحہ رضؓ اور زبیر رضؓ کے لشکر مین شہرا ہوا کہ حضرت علی رضؓ نے غدر کیا
اور جنگ عظیم واقع ہوئی حضرت عائشہ رضؓ سرخ اونٹ پر ہودج مین سوار تھین گرد اونکے اونٹ کے
ہزار لوگ مجتمع ہوجاتے تھے اور اوسپر حملہ ہوتا تھا چنانچہ بہت لوگ گرد اوس اونٹ کے مارے گئے
آخرکار لشکریان حضرت امیرؓ نے اوس اونٹ کی کونچین کاٹین اور محمد بن ابی بکر بھائی حضرت عائشہ رضؓ کے
کہ لشکر حضرت علیؓ مین تھے حضرت عائشہ رضؓ کو وہان سے لے گئے بالجملہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے جن امور کی اس حدیث مین خبر دی تھی وہ سب مطابق بیان آپکے وقوع مین آئے

معجزہ ۴۷ صحیحین مین حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ازواج مطہرات کو خطاب فرماکے فرمایا کہ تم مین سب سے پہلے مجھے وہ ملے گی جسکے ہاتھ سب سے زیادہ
لنبے ہین حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہین کہ ازواج مطہرات سمجھین کہ لنبائی ہاتھ کی ناپ مین مراد ہے لگین
ایک لکڑی سے ہاتھ ناپنے حالآنکہ مراد لنبائی ہاتھ کی باعتبار ہاتھ کے کام اور صدقے کے تھی
سو اس وصف مین زینب سب سے زیادہ تھین اوتھین کی سب سے پہلے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے وفات ہوئی **ف** محاورہ ہے کہ سخی کو دست فراخ دست کشادہ کہتے ہین اوسی محاورے کے
موافق آپنے تعبیر کی تھی کہ زیادہ تر صدقہ کرنے والے کو اَطْوَلُکُنَّ یَدًا فرمایا تھا ازواج مطہرات پہلے
حقیقی معنے سمجھی تھین یعنے جسکے سب سے زیادہ لنبے ہاتھ ہون پھر معلوم ہوا کہ مراد معنی مجازی ہین
یعنے زیادہ خیرات کرنے والی کہ حضرت زینب مین یہ وصف سب سے زیادہ تھا سو وہ سب سے پہلے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لاحق ہوئین اور مطابق خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واقع ہوا

معجزہ ۴۸ ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ام الفضل ماں اونکی جناب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوکے گذرین آپ نے اون سے فرمایا کہ تمھارے اس حمل سے بیٹا پیدا ہوگا سو جب لڑکا پیدا ہو تو میرے پاس لے آئیو ام الفضل کہتی ہین کہ جب لڑکا پیدا ہوا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئی آپ نے داھنے کان مین لڑکے کے اذان کہی اور بائین کانمین اقامت کہی اور لعاب دہن مبارک اوسے چکھایا اور نام اوسکا عبد اللہ رکھا اور کہا لیجا ؤ خلیفون کے باپ کو بیٹے یہ بات اگر حضرت عباس سے کہی اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جا کر اسبات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ واقعی یہ باپ خلیفونکا ہے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اولاد حضرت عبد اللہ بن عباس مین سلاطین ہونگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور خلفاے بنی عباس اونکی اولاد مین ہوے اول اونمین سے ابو العباس سفاح تھا اور پانسو برس سے زیادہ اون مین خلافت رہی

قسم چہارم وہ اخبار جنکو کچھ علاقہ غزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے

معجزہ ۴۲ مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے اہل بدر کے حال مین بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین جاے قتل ایک ایک کافر کی جو بدر مین مارے گئے ایکدن پہلے دکھا دی تھی اور فرمایا تھا کہ کل اسجگہہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ تعالے اور اسجگہہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ تعالے پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ قسم اوس ذات کی جسنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دین حق کے ساتھہ بھیجا کسی نے اونمین سے اوس جگہہ سے تجاوز نکیا جہان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکا مقتل بتایا تھا انتہی تحقیق اس پیشین گوئی کا راوی یعنے حضرت عمر رضؓ کے بیان سے واضح ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جن کافرون کے قتل کی خبر دی تھی اور جاے قتل اون کی نشان دی تھی سب مقتول ہوے اور وہین جگہہ مقتول ہوے جہان جہان آپ نے فرمایا تھا

معجزہ ۴۳ بیہقی نے عروہؓ اور سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن خلف سے کہا تھا کہ مین تجھے قتل کرونگا سو ابی بن خلف آپکے ہاتھہ سے زخمی ہوا

فاعل از باب تفعیل
در اصطلاح مفعول
بمعنی ... لازم
در ...
وفات یافت
کذا فی التقریب
رحمہ اللہ
معجزہ
ابن خلف ...
ابو ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اور اوسی زخم سے مرگیا انتہی ف اُبَیّ بن خلف کافران قریش مین سے بڑا شدید العناد ساتھہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تھا جب آپکو مکّے مین ملتا تو کہتا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہی اوسے
مین دانہ گھاس دیتا ہون اسلیے کہ اوسپر سوار ہوکر تمھین قتل کرونگا سو آپ فرماتے کہ مین ہی تجھے
قتل کرونگا انشاء اللہ تعالے سو روز جنگ اُحُد مین وہ آپکی طرف آیا یہ کہتا ہوا کہ کہان ہین محمد
صلے اللہ علیہ وسلم آج میرے ہاتھہ سے وہ نہ بچین گے اصحاب نے چاہا کہ اوسے روکین اور آپ تک
پہونچنے ندین آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل پہونچا تب آپ نے اوسکے حلق پر ایک جگہہ زرہ سے
خالی دیکھکر ایک نیزہ مار دیا ایک زخم پوست خراش لگا کہ اوسمین سے خون بھی نہ نکلا مگر وہ گھوڑے
سے گر پڑا اور پھر بھاگ کے قریش مین جا ملا لوگون نے کہا کہ تجھے کچھہ اندیشے کی بات نہین ہی اوسنے
کہا کہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ کا زخم ہی اگر وہ میرے اوپر تھوک دیتے تو بھی مین نہ بچتا
چنانچہ وہ اوسی زخم سے راہ مین مکّے کو پھرتے ہوے واصل جہنم ہوا ف بیہقی نے ابن عمر رضہ سے
روایت کی ہی کہ اُبَیّ بن خلف بطن رابغ مین مرا تھا سو ایکبار تھوڑی رات گئے مین بطن رابغ
مین چلا جاتا تھا ایکبارگی ایک آگ مشتعل ہوئی مین اوسکے متصل گیا مین نے دیکھا کہ ایک
آدمی زنجیرون مین بندھا ہوا اوس آگ مین سے نکلنا چاہتا ہی اور چلاتا ہی کہ مین پیاسا ہون
اور ایک شخص کہتا ہی کہ اسے پانی مت دیجیو یہ مقتول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اُبَیّ بن خلف

معجزہ ۴۴ بخاری نے سلیمان رضہ بن صُرد سے روایت کی ہی کہ جب غزوۂ خندق مین
لشکر کفار کا بھاگ گیا اور محاصرہ مدینے سے اوٹھ کے چلا گیا تب جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم اونپر چڑھ جائین گے وہ ہم پر چڑھ نہ سکین گے ہم ہی اونپر لشکر کشی
کرین گے انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوۂ خندق کے کفار قریش مدینہ
منورہ پر لشکر کشی نکرسکے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم غزوۂ فتح مین اونپر لشکر لیگئے اور مکّے کو فتح کیا

معجزہ ۴۵ مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق مین عمار بن یاسر رض خندق کھودتے تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے سر پر ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ افسوس ابن سمیہ تجھے ایک گروہ باغیونکا قتل کریگا انتہی سمیہ نام حضرت عمار کی ماں کا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کے یہ خبر فرمائی کہ تمھین باغی لوگ شہید کرینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین مین حضرت علی رض کے ساتھ تھے اور معاویہ کے لشکر نے اونھین شہید کیا

معجزہ ۴۶ ابن سعد نے طبقات مین حضرت عثمان بن طلحہ رض سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ ہم ایام جاہلیت مین کعبے کو دوشنبے اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہونے کو آئے مین نے آپکے ساتھ درشت کلامی کی اور آپکو برا کہا آپنے حلم کیا اور فرمایا کہ ای عثمان ایکدن تو اس کنجی کو میرے ہاتھ مین دیکھیگا کہ مین جسے چاہون اوسے دیدون مینے کہا کہ تب قریش مر جائینگے اور ذلیل ہو جائینگے آپنے کہا کہ نہین اوسدن قریش کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پھر آپ کعبے مین داخل ہوے اور میرے دل مین آپکی اوس بات سے ایسا اثر کیا کہ مین سمجھا کہ یہ بات ضرور ہونے والی ہے پھر جس روز فتح مکہ آپنے مجھسے کنجی مانگی مینے لا دی سو آپنے لی پھر جب آپنے مجھے دی فرمایا کہ لو یہ تمھارے پاس ہمیشہ رہیگی پھر جب مین پیٹھ پھیری آپنے مجھے پکارا مین پھر حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ بات جو مینے کہی تھی کہ ایکدن یہ کنجی ہمارے ہاتھ ہوگی سو ہوئی یا نہین مینے کہا کہ بیشک ہوئی اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی اس حدیث مین دو پیشین گوئیونکا ذکر ہوا ایک یہ کہ قبل ہجرت آپنے عثمان رض سے یہ بات کہی تھی کہ یہ کنجی ایکدن میرے ہاتھ مین ہوگی سو مطابق اوسکے بروز فتح مکہ واقع ہوا اور دوسری یہ کہ آپنے جب کنجی عثمان کو بروز فتح مکہ پھیر دی آپنے فرمایا

کہ یہ کنجی ہمیشہ تمہارے خاندان مین رہے گی سو آجتک اونھین کے خاندان مین کنجی خانۂ کعبہ کی ہے

معجزہ ۴۷ بخاری مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ حنین مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ نے ہمراہیون مین سے ایک شخص کو کہ دعوی اسلام کرتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخی ہے پھر اوس شخص نے لڑائی کے وقت کفار سے خوب مقاتلہ کیا اور بہت زخمی ہوا پھر ایک شخص نے آکے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسے آپ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص دوزخی ہے اللہ کی راہ مین اوسنے خوب قتال کیا اور بہت زخمی ہوا آپ نے فرمایا کہ بیشک وہ دوزخی ہے اور بعضے لوگون کو شک ہونے لگا پھر اوس شخص نے تکلیف زخمون پر بے صبری کرکے اپنے ترکش سے تیر نکال کے اپنے تئین ہلاک کیا پس دوڑتے گئے کچھ لوگ مسلمانون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالے نے آپ کی حدیث کو سچا کیا فلانے شخص نے اپنے تئین آپ مار ڈالا آپ نے فرمایا کہ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کے دوزخی ہونیکی خبر دی تھی اور مطابق اوسکے واقع ہوا کہ اوسنے اپنے آپکو قتل کیا اور بسبب قتل نفس کے مقتضا قاتل النفس فی النار سب لوگون کو یقین ہوا کہ وہ دوزخی ہے **ف** اوس شخص کا نام قزمان تھا اور وہ منافق تھا

معجزہ ۴۸ ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حنین مین ایک سوار نے آپکی خدمت مین آکر عرض کیا کہ مین فلانے پہاڑ پر چڑھا تھا سو مین نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اپنے اونٹ ہمراہ اور اپنے مواشی لیکے حنین مین آموجود ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ وہ سب مسلمانون کی غنیمت ہوگی کل انشاء اللہ تعالی انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین مین قبل لڑائی کے خبر دی کہ کل لڑائی فتح ہوگی اور سارے مواشی دشمنون کے مسلمانون کو غنیمت مین ملینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ دوسرے دن لڑائی فتح ہوئی سب مواشی اور چارپایہ دشمنونکے کہ بکثرت تھے غنیمت مین اہل اسلام کے ہاتھ لگے

[illegible]

معجزہ ۴۹ بیہقی اور ابن اسحٰق نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضہ کو اُکیدر حاکم دُومۃ الجندل پر بھیجا ارشاد کیا کہ وہ گاے کے شکار کے لیے نکلا ہوگا اب تم اوسے پکڑ لوگے سو ویسا ہی ہوا ف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک مین حضرت خالد بن ولید رضہ کو ساتھ چار سو بیس سوار کے اُکیدر بن عبد الملک حاکم دُومۃ الجندل پر کہ نصرانی تھا بھیجا سو حضرت خالد بن ولید رضہ چاندنی رات مین اوسکے قلعے کے متصل پہونچے اوسکو نیل گاے کے شکار کا بڑا شوق تھا سو قبل پہونچنے حضرت خالد بن ولید رضہ کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے بالاخانے پر چاندنی رات مین لیٹا تھا چند نیل گاون نے آکر اوسکے قلعے کی دیوار سے اپنا بدن رگڑنا شروع کیا اوسنے کھڑکھڑاہٹ سنکر فصیل قلعے سے دیکھا کہ چار نیل گائین اوسکے قلعے کے تلے ہین واسطے شکار کے قلعے سے باہر نکلا حسّان اوسکا بھائی اوسکے ساتھ تھا یکبارگی حضرت خالد بن ولید رضہ مع سوارون کے جا پہونچے وہ گرفتار ہو گیا اور اوسکا بھائی لشکر مارا گیا حضرت خالد بن ولید رضہ اوسے پکڑ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لاے اور آپ نے اوس سے جزیہ مقرر کرکے اوسے چھوڑ دیا سو جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی حضرت خالد بن الولید رضہ کو کہ تم اوسے نیل گاے کے شکار مین پکڑ لوگے مطابق اوسکے واقع ہوا

معجزہ ۵۰ صحیحین مین ابو حُمَید ساعدی رضہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ آج رات کو ہوا بہت ہی سخت چلے گی سو اوسمین کوئی نہ اوٹھے اور جسکے پاس اونٹ ہو اوسے مضبوط باندھے سو رات کو آندھی بہت ہی شدید چلی ایک شخص اوٹھا اوسکو آندھی اوڑا لے گئی یہانتک کہ دونون پہاڑ دان طی مین جا ڈالا ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل آنے آندھی کے خبر دی تھی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

مشتاد و دو رہ آخر ہمزہ نام قبیلہ کہ حاتم طائی از ان قبیلہ بود و مسکن آن قبیلہ دو کوہ بود ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین

معجزہ ۱۵۱ صحیحین میں ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے اور ایک
روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے
انتہی اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ فارس کی اولاد میں کچھ ایسے بڑے
دیندار اور بڑے صاحب علم پیدا ہونگے سو مطابق اوسکے واقع ہوا حضرت امام ابو حنیفہ رح کہ اولاد
ہرمز بن نوشیروان بادشاہ فارس سے ہیں اتنے بڑے عالم دیندار ہوئے کہ اونکے سبب سے نفع عظیم امت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو باعتبار دین کے ہوا اور قیامت تک اونکا فیض باقی رہیگا اور
اگرچہ اس حدیث کے عموم میں اور بھی علماء کاملین اہل فارس میں سے ہیں چنانچہ محمد بن اسمٰعیل بخاری صاحب صحیح بخاری

معجزہ ۱۵۲ حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
عنقریب ایسا ہوگا کہ لوگ سفر دور دراز کرینگے اور نہ پاوینگے کوئی عالم زیادہ علم والا
مدینے کے عالم سے انتہی مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک رض پیدا ہوئے چنانچہ حضرت سفیان
ابن عیینہ نے انطباق اس حدیث کا اون پر بیان کیا ہے اور واقع میں ایسا ہی حال تھا امام مالک
رحمہ اللہ کا کہ جسقدر فیض علم حدیث اون کے زمانے میں اون سے ہوا دوسرے شخص سے
نہیں ہوا کثرت لوگ مشقت سفر اختیار کرکے اون کی خدمت میں آکر مستفید ہوئے

معجزہ ۱۵۳ ابو داود نے ابن مسعود سے اور بیہقی نے حضرت علی رض اور حضرت ابن عباس رض
سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش میں ایک بڑا عالم
ہوگا کہ زمین کو علم سے مالامال کردیگا انتہی سو مطابق اس خبر کے امام شافعی رح کہ قریشی تھے
اولاد مطلب بن عبد مناف میں سے پیدا ہوئے چنانچہ امام احمد نے تطبیق اس حدیث کی
امام شافعی پر بیان کی ہے اور کہا ہے کہ طباق زمین میں کسی عالم قریشی کا مثل امام شافعی رح
کے علم نہیں ہوا اس حدیث کو اگرچہ صغانی نے موضوع کہا ہے مگر نزدیک محققین کے

موضوع نہین ہے چنانچہ عراقی نے تصریح کی ہے البتہ بسند ضعیف منقول ہے لیکن کثرت طرق سے تقویت ہوگئی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور امام شافعیؒ پر منطبق کرنا دلیل کامل اوپر ثبوت اس حدیث کے ہے اور حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے طرق کو ایک کتاب مین جمع کیا ہے اور اوس کتاب کا نام رکھا لذۃ العیش فے طرق حدیث الایمۃ من قریش

قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت

معجزہ ۵۴ صحیحین مین ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذو الخویصرہ آیا اور وہ ایک شخص بنی تمیم مین سے تھا پس اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عدل کرو آپنے ارشاد کیا کہ خرابی ہو تجھے اور کون عدل کریگا اگر مین عدل نکرونگا نا امید اور زیانکار ہے تو اگر مین عدل نکرون حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اذن دیجیے کہ مین اسکی گردن مارون آپنے کہا چھوڑ دو اسے بیشک اسکے کچھ لوگ ساتھی ہونگے کہ اسطرح پر نماز پڑھینگے اور روزہ رکھینگے تم اپنے نماز روزے کو اون کے نماز روزے کے سامنے حقیر سمجھوگے اور کلام اللہ پڑھینگے لیکن اون کے گلون سے اوپر نجائیگا یعنے مقبول نہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسا باہر نکل جائینگے جسطرح تیر شکار مین سے خشک اور صاف نکل جاتا ہے کچھ اوسمین اوپر سے نیچے تک اثر خون کا نہین ہوتا نشانی اونکی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اوسکا ایک بازو مثل پستان عورت کے ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خروج کرینگے وہ لوگ اوپر بہترین فرقہ کے آدمیون مین سے حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہین کہ مین قسم کھا کے کہتا ہون کہ مینے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی اور قسم کھا کے کہتا ہون کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے اون کے ساتھ قتال کیا اور مین اوس لڑائی مین حضرت علیؓ کے ساتھ تھا سو حضرت علیؓ نے اوس

[illegible] ابو سعید [illegible] ۱۲ منہ [illegible] ۱۲ منہ [illegible]

آدمی کو ڈھونڈھوایا لوگ لے آئے مینے دیکھا اوسی صفت کا جیسا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خوارج کی خبر دی کہ قوم ذوالخویصرہ مین سے ہون گے اور اونمین سے ایک شخص ہوگا کہ اوسکا ایک بازو نرم مثل پستان عورت کے ہوگا اور وہ لوگ افضل خلائق پر خروج کرین گے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت علی رض کے زمانے مین حضرت علی رض پر خوارج نے خروج کیا اور وہ لوگ قوم ذوالخویصرہ مین سے تھے اور اونکا سردار ذوالثدیہ تھا یعنے وہی شخص جو ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے رکھتا تھا حضرت علے رض نے اون سب کو قتل کیا اور راوی حدیث جنھون نے یہ پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اوس لڑائی مین موجود تھے چنانچہ اونھون نے خود تصدیق اس پیشین گوئی کی بیان کی

معجزہ ۵۵ دارقطنی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ بعد میرے ایک قوم آوے گی اونکا یہ لقب ہوگا کہ اونھین رافضی کہین گے اور تو اونھین پاوے تو قتل کیجیو کہ وہ لوگ مشرک ہین حضرت علی رض کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونکی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھے بڑھاوین گے ایسے اوصاف کے جو تجھ مین نہین اور طعنہ کرین گے سلف پر انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حدوث فرقہ روافض کی خبر دی سو مطابق اسکے واقع ہوا زمانہ حضرت علی رض مین باغواے عبد اللہ بن سبا یہودی فرقہ روافض پیدا ہوا اور خالص اتباع یہودی مذکور کے حضرت علی رض کو خدا کہنے لگے اسی لیے آپ نے اونھین مشرک فرمایا اور یہ وصف اونکا کہ حضرت علی رض کی مدح مین اتنا افراط کرتے ہین کہ پیغمبرون کے برابر بلکہ اکثر پیغمبرون سے افضل جانتے ہین اور اصحاب کبار اور سب بزرگان سلف پر طعن کرتے ہین سارے فرقے مین ظاہر ہے ف اس حدیث کو دارقطنی نے بروایت حضرت علی رض کی سندون سے روایت کیا ہے اور ایک طریق مین اوسکے یہ بات بھی ہے کہ وہ لوگ دعوی اہلبیت کی محبت کا کرین گے اور حقیقت مین ایسے نہون گے اور پہچان اونکی یہ ہے کہ وہ حضرت ابو بکر و عمر رضے اللہ عنہما کو برا کہین گے

اور کبھی دار قطنی نے یہ حدیث کئی سند سے حضرت فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی ہمارے پاس بہت سندین ہین کذا فی الطوعق

معجزہ ۵۶ امام احمد اور ابو داود نے ابن عمر رض سے اور طبرانی نے معجم اوسط مین انس رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین یعنے کچھ لوگ اس امت مین قدریہ ہو جاوینگے وہ بمنزلہ مجوس کے ہونگے انتہی قدریہ اون لوگون کو کہتے ہین جو بندے کو قادر مختار اور خالق اپنے افعال کا جانتے ہین اور تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور بندون کے افعال مین خدا تعالے کو بے دخل محض جانتے ہین سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کے پیدا ہونے کی خبر دی اور مطابق اوسکے واقع ہوا معتزلہ اور روافض سب قدریہ ہین کہ بندے کو خالق اپنے افعال کا سمجھتے ہین اور قدر یعنے تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور اس فرقے کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے مجوس فرمایا کہ جسطرح مجوس دو خالق کے قائل ہین ایک یزدان خالق خیر دوسرا اہرمن خالق شر اسیطرح یہ لوگ خدا تعالے کو خالق جواہر کا اور بندون کو خالق اپنے افعال کا اعتقاد کرتے ہین **ف** قدریہ کی مذمت مین بہت حدیثین وارد ہین امام احمد اور ابو داود نے ابن عمر رض سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین جب وہ بیمار ہون اونکی عیادت نکرو اور جب مر جاوین اونکے جنازے پر مت جاؤ اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین خسف و مسخ ہوگا اور یہ اون لوگون مین ہوگا جو منکر قدر کے ہونگے **ف** روافض بھی منکر قدر کے ہین اور اون مین مسخ اور خسف واقع ہوے مسخ کی چند حکایتین شواہد النبوۃ مین مذکور ہین ایک یہ ہے **حکایت** امام مستغفری نے کتاب دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفے کا تھا کہ وہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو

بھلا کہا کرتا تھا ہم ہر چند اوسے منع کرتے تھے باز نہین آتا تھا جب ہم نزدیک مین کے پہونچے ایک جگہہ اوترکے سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم سبنے اوٹھکے وضو کیا اور اوس کو کوئی جگاتا اوٹھکے کہنے لگا کہ افسوس مین تمسے جدا ہوکے اسی منزل مین رہجاونگا ابھی مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے فرماتے ہین کہ اے فاسق تو اس منزل مین مسخ ہو جاویگا ہمنے کہا کہ وضو کر اوسنے پاون اپنے سمیٹے ہمنے دیکھا کہ اونگلیوں سے اوسکی مسخ ہونا شروع ہوا اور دونون پاون اوسکے بندر کے سے ہوگئے پھر گھٹنون تک پھر کمر تک پھر سینے تک پھر سر اور موںھ تک مسخ پہونچا اور وہ بالکل بندر ہوگیا ہمنے اوسے پکڑکے اونٹ پر باندھ لیا اور وہان سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل مین پہونچے وہان چند بندر جمع تھے اوس نے جب اونھین دیکھا رسی توڑا کر اون مین جاملا دوسری **حکایت** یہ ہے کہ امام مستغفری نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص کوفہ کا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہم سفر ہوا ہمنے ہر چند اوسے نصیحت کی اوسنے نہ مانا ہمنے اوس سے کہا کہ ہم سے تو علیحدہ ہوجا وہ علیحدہ ہوگیا جب ہم اوس سفر سے پھرے اوسکے غلام کو ہمنے دیکھا ہمنے اوس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہدینا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اوسنے کہا کہ اوسکی ایک عجیب حالت ہوگئی ہے دونون ہاتھ اوسکے مثل خوک کے ہوگئے ہین ہم اوسکے پاس گئے اوس سے کہا کہ ہمارے ساتھ گھر کو چل اوسنے کہا مجھے عجیب مصیبت پہونچی ہے اور اپنے ہاتھ دونون آستین سے نکال کے دکھائے کہ مثل خوک کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ مین ایک جگہہ بہت خوک مجتمع تھے اوس نے اپنے تئین مرکب سے گرادیا اور بالکل خوک کی صورت ہوکے خوکون مین جاملا اور **خسف** کی روایت ہے کہ محب طبری نے ریاض النضرۃ مین روایت کی ہے کہ ایک قوم رافضیان حلب مین سے پاس امیر مدینۂ منورہ کے آئی اور بہت سا مال اور اچھے عمدہ تحفے لائی اور یہ درخواست کی کہ ایک دروازہ حجرۂ شریفہ مین کھلوا دے تا کہ

حکایت خسف بعض روافض

وہ جسد اطہر حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق کو وہان سے نکال لیجاوین امیر مدینہ نے
کہ بدمذہب تھا بسبب محبت دنیا کے اس بات کو قبول کر لیا اور دربان حرم شریف کو
بلا کے کہدیا کہ جب یہ لوگ آوین دروازہ حرم شریف کا کھول دیجیو اور جو کچھ کرین اونکا
منع مت کیجیو دربان مذکور کہتا ہی کہ جب لوگ نماز عشا کی پڑھ کے مسجد شریف سے چلے
گئے اور دروازے حرم شریف کے بند ہو گئے چالیس آدمی پھاوڑے اور کدال لیے ہوے
مشعل ساتھ آئے اور باب السلام پہ کھڑے ہوے اور کیواڑ کھٹکھٹاے مینے موافق
حکم امیر کے دروازہ کھول دیا اور ایک گوشہ مسجد مین بیٹھ کے رونا شروع کیا کہ الٰہی کیا
قیامت قائم ہوگی سبحان اللہ ہنوز متصل منبر شریف کے نہین پہونچے تھے کہ سب کو ساتھ
تمام اسباب اور آلات کے پاس اوس ستون کے جو قریب محراب عثمانی کے ہے زمین نگل گئی
امیر مدینہ منتظر تھا کہ بعد فراغت کے اپنے کام سے وہ لوگ میرے پاس آوینگے جب دیر ہوئی
تب امیر نے مجھے بلا کر حال پوچھا مینے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا امیر کہنے لگا تو دیوانہ ہو گیا ہی
سمجھ کے کہہ کیا کہتا ہی مینے کہا کہ امیر خود چل کے دیکھ لیوے کہ اتبک اثر خسف اور اون کے بعض کپڑے نمودین
طبری نے نسبت اس حکایت کیطرف ثقات کے کی ہے جو بصدق و دیانت مشہور تھے انتہی

معجزہ ۵ امام احمد اور ابو داود اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہی میری امت تہتر فرقے ہو جاوے گی وہ سب
دوزخی ہون گے مگر ایک فرقہ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون
لوگ ہون گے جو نجات پاوین گے فرمایا کہ جو لوگ میرے طریقے پر اور میرے اصحاب کے
طریقے پر ہون گے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ
آپ کی امت مین تہتر فرقے ہو جاوین گے اور وہ سب دوزخی ہون گے مگر ایک فرقہ
جو آپ کے طریقے پر اور آپ کے اصحاب کے طریقے پر ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ بعد زمانہ
خلفاے راشدین کے اختلاف امت مین باعتبار عقائد کے بکثرت شروع ہوا اور رفتہ رفتہ

؎ در مشکوٰۃ روایت ترمذی از عبداللہ بن عمرو رض و در روایت احمد و ابی داود از معاویہ ست و در بن روایت بجاے ما انا علیہ و اصحابی در ست الجماعۃ واقع ست و معنی ما ... ۴ در روایت ... ما انا علیہ و اصحابی الجماعۃ ... نعیم الریاض حاکم ... ابن ... ۱۲ منہ

اور خوارج اور معتزلہ اور جبریہ وغیرہ پیدا ہوے اور اختلافات بڑھتے بڑھتے نوبت تہتر فرقونکی
پہونچی اونمین سے اہل سنت وجماعت کہ اونکا طریقے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب
کے ہین جنتی ہین اور باقی دوزخی اور تفصیل تہتر فرقون کی اون کتابون مین جو واسطے
تفصیل مذاہب کے تصنیف ہوئی ہین مذکور ہے اس مقام پر اوسکا بیان کرنا کچھ ضرور نہین

قسم ہفتم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ

معجزہ ۵۸ صحیحین مین ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے ملک حجاز مین ایک آگ نکلے گی کہ روشن کر دے گی اونٹونکی
گردنون کو شہر بصریٰ مین یعنے ایسی روشن ہوگی کہ ملک حجاز سے روشنی اوسکی شہر بصریٰ تک
کہ ملک شام مین ہے پہونچے گی اونٹ اوس شہر کے اوسکی روشنی مین راہ چلین گے اونٹ کی چال مین
گردن اوسکی ہلتی ہے اور خوب نمود ہوتی ہے لہذا اس بات کو کہ اوسکی روشنی مین اونٹ راہ
چلین گے اسطرح تعبیر فرمایا کہ گردنین اونٹون کی اوس سے روشن ہونگی سو مطابق اسکے واقع
ہوا اواخر عہد خلفاے عباسیہ مین کہ تیسری تاریخ جمادی الآخرہ سنہ ۶۵۴ ہجری مین روز جمعہ
کے بعد عشا وہ آگ ملک حجاز مین متصل مدینۂ طیبہ کے نکلی مانند بڑے شہر کے جسمین قلعہ اور
برج اور کنگرہ ہون طول اوسکا بقدر چار فرسنگ کے تھا یعنے بارہ میل اور عرض بقدر چار
میل اور ارتفاع بقدر ڈیڑھ قامت آدمی کے اور مانند دریا کے موجین مارتی تھی
اور مانند سیلاب کے چلتی تھی اور مانند رعد کے آواز کرتی تھی اور یہ بات اوسمین عجیب تھی
کہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور پہاڑون کو رانگ کیطرح گلا دیتی تھی اور درختون پر اوس سے
کچھ اثر نہین پہونچتا تھا اور اوسکی روشنی نے عالم کو ایسا روشن کیا تھا کہ مدینے کے لوگ
رات کو اوسکی روشنی مین دن کے مانند کام کرتے تھے اور نور اس آگ کا مکے مین اور شہر بصریٰ
اور تیما مین معائنہ کیا گیا قسطلانی نے کہ اوسی زمانے مین تھے اس آگ کے بیان مین ایک
کتاب علیحدہ تصنیف کی ہے اور سب عجائب و غرائب حالات اسکے لکھے ہین اور لکھا ہے کہ

ستائیسوین رجب اوسی سال ۶۵۴ ہجری مین وہ آگ فرو ہوئی اور سید سمہودی نے کتاب
خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفےٰ مین اور شیخ عبدالحق دہلوی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب
مین اور بھی ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین حالات اسکے بیان کیے ہین بالجملہ یہ پیشین گوئی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی اس وضوح سے ظہور مین آئی کہ معاندین کو مجال انکار نہین رہا مندرج ہونا اس
پیشین گوئی کا صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہ کتابونمین کہ صدہا سال قبل وقوع اسکے تصنیف ہوئی
ہین اور پھر مطابق بعینہ وقوع مین آنا اول دلیل اوپر تحقق پیشین گوئی کے ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰے
اَصْدَقِ الصَّادِقِیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

معجزہ ۵۹ ابوداؤد نے ابوبکرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بڑا شہر ہوگا مسلمانونکا نزدیک نہر دجلہ کے اور دجلے پر پل ہوگا
اور وہ شہر بہت آباد ہوگا اور آخر زمانے مین ترک جنکے چہرے چوڑے ہین اور آنکھین
چھوٹی اوس شہر پر چڑھ آوینگے اور نہر کے کنارے ٹھہرینگے سو شہر کے لوگ تین فرقے
ہوجاوینگے ایک فرقہ اپنا اسباب بیلون پر لاد کے جنگل کی راہ لینگے یعنے شہر چھوڑ کر بھاگ
جاوینگے وہ لوگ ہلاک ہوے اور ایک فرقہ ترکون کی پناہ مین آجاوینگے وہ بھی ہلاک
ہوے اور ایک فرقہ اپنے لڑکے بالون کو پیچھے کرکے لڑینگے اور کفار ترک سے مقاتلہ
کرینگے وہ لوگ شہید ہین انتہیٰ مطابق اس حدیث کے عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی
مین واقع ہوا کہ ترکانِ تتار نے شہر بغداد پر جو دار الخلافہ اور شہر عظیم مسلمانونکا تھا اور دجلہ
اوسکے بیچ مین واقع ہے اور دجلے پر پل بھی عہد عباسیہ مین رہتا تھا چڑھائی کی اور شہر کو گھیر
لیا شہر کے باشندونمین بعضے مع اپنے عیال و اطفال کے بھاگ گئے اون لوگون کو ترکون کے
ظلم سے نجات نہ ملی مقتول و غارت ہوگئے اور خود مستعصم باللہ اور اکثر اشراف اور اعیان

[illegible]
کنیت کر مشہور ہوگئے ... رحمہ اللہ ... دجلہ بکسر دال مہملہ و سکون جیم ... بغداد ...

شہر نے بادشاہ اترار سے امان چاہی اور اونکی اطاعت مین داخل ہوے وہ بھی نہ بچے اور ترکونکی
تیغ بے دریغ سے مقتول ہوے اور کچھ لوگون نے مردانگی کی اور ہمت قوی کرکے اون کافرون سے
جہاد کیا خدا تعالے نے اونھین شہادت نصیب کی پہلے دونون فرقون کو دنیا مین بھی نجات
نہ ملی اور آخرت کے درجے سے بھی محروم رہے اور تیسرا فرقہ دنیا مین بھی بمردانگی
وشجاعت نیکنام ہوا اور آخرت مین بدرجہ شہادت فائز ہوا ف یہ پیشین گوئی بھی
جس کتاب مین درج ہے یعنے سنن ابو داود وہ چارسو برس زمانہ وقوع سے پہلے کی تصنیف ہے
معجزہ ۹۶ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین زید بن ارقم رض سے روایت کی ہے کہ وہ بیمار ہوے
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اون کی عیادت کو آے اور آپ نے فرمایا کہ تم اس بیماری
سے اچھے ہو جاؤگے لیکن تب کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تم جیتے رہوگے اور اندھے ہوجاؤگے
زید بن ارقم رض نے عرض کیا کہ مین ثواب سمجھکر صبر کرونگا آپ نے فرمایا کہ تو تم بےحساب بہشت مین
داخل ہوگے انیسہ بیٹی زید کی کہتی ہین کہ بعد وفات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زید بن
ارقم رض اندھے ہوگئے تھے پھر ایک مدت کے بعد خداوند تعالے نے آنکھین اونکی اچھی کردین بعد اوسکے
مرگئے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی یعنے زید کا اونکے بعد
جیتا رہنا اور اندھا ہونا بعد وفات آپکے جیتا رہنا اور اونھین ایام مین اندھا ہونا مطابق اوسکے واقع ہوا
معجزہ ۹۷ مسلم مین حضرت اسما بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قوم ثقیف مین ایک بڑا ظالم خونریز ہوگا اور ایک بڑا
جھوٹھا انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا ظالم خونریز قوم ثقیف مین حجاج پیدا ہوا کہ ظلم
مین ضرب المثل ہے بعضی کتابون مین لکھا ہے کہ حجاج ایسا ظالم تھا کہ کسی چیز مین اوسکو ایسا مزہ
نہین ملتا تھا جیسا قتل ناحق مین اور ترمذی نے اپنی جامع صحیح مین ہشام بن حسان سے

نقل کیا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اوسنے ناحق قتل کیے اور بڑا جھوٹھا مختار ثقفی پیدا ہوا
کہ اپنے تئین اوسنے براہ فریب نائب حضرت امام محمد بن الحنفیہ کا قرار دیکے باظہار قصد قصاص
قاتلان امام حسین رض ریاست حاصل کی اور آخر کو جھوٹا دعوے پیغمبری کا کیا ف تطبیق اس خبر کی
حجاج اور مختار پر خود حضرت اسماء راویہ حدیث نے روبرو حجاج کے بیان کی تھی کما فی المشکوٰۃ
معجزہ ۶۲ ابو یعلی نے اپنی مسند مین ابو عبیدہ رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر میری امت کا انتظام سے رہے گا یہانتک کہ سب سے پہلے اوسمین رخنہ ڈالیگا
ایک شخص بنی امیہ مین سے جسکا نام یزید ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اور سب سے پہلے رخنہ
انتظام اسلام مین یزید کے سبب سے واقع ہوا کہ وہ شخص فاسق شارب خمر بادشاہ ہوا
اور امام حسین رض کو اوسنے شہید کرایا اور مدینے پر لشکر خونریز بھیجکر اکثر صحابہ اور صحابی زادونکو
قتل کرایا اور بہت بڑے ظلم کیے اور مکے پر بھی لشکر واسطے عبد اللہ بن زبیر رض کے بھیجا اور اوسکے
لشکر نے کعبے کا محاصرہ کیا اور وہان پتھر مارے حتی کہ سقف مسجد حرام کو کہ لکڑی کی تھی اون
پتھرون سے بہت صدمہ پہونچا بلکہ روئی مین گندک لپیٹ کے اون ملاعنہ نے آگ مسجد حرام مین
پہونچائی کہ پردہ خانہ کعبہ کا اور دیوارین خانہ کعبہ کی سب جل گئین غرض کہ جسقدر ظلم
اور بے دینی کی باتین یزید سے واقع ہوئین کبھی واقع نہین ہوئی تھین اور خبر جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی صادق آئی ف اگرچہ سند اس حدیث کی مسند ابو یعلی مین ضعیف ہے
مگر رویانی نے اپنی مسند مین ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث روایت کی ہے
اور مضمون اس حدیث کو اور بہت احادیث سے تقویت ہے حضرت ابو ہریرہ رض دعا مانگتے تھے
کہ الٰہی تیری پناہ شروع ۶۰ سنہ ہجری سے اور لڑکون کی امارت سے اور یزید کی بادشاہی
۶۰ سنہ ہجری مین ہوئی اور حضرت ابو ہریرہ رض کا انتقال اس سے پہلے ۵۹ سنہ ہجری مین ہو چکا تھا
پس معلوم ہوا کہ ابو ہریرہ رض کو بھی بموجب اخبار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
یزید کی بادشاہی اور اوسکے ظلم اور قبائح کی خبر تھی اور ابوداؤد نے حضرت حذیفہ

یمن الیمان رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے فتنہ انگیز
ہونے والے ہین سب کا نام مع نام اونکے باپ اور اونکی قوم کے بتادیا ہی پس بیشک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے نام یزید کا کہ سب سے زیادہ فتنہ اوسکے سبب سے ہوا بتایا ہوگا

معجزہ ۶۳ حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے ثابت بن قیس بن شماس رض سے فرمایا تعیش حمیدًا وتقتل شہیدًا یعنے زندگانی کروگے
تم بحالت محمود اور مارے جاؤگے تم شہید ہو کر انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت ثابت
جنگ یمامہ مین کہ عہد خلافت ابوبکر صدیق رض مین ساتھ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تھی شہید ہوے

معجزہ ۶۴ ابوداود نے حضرت ابوذر رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مجھے خطاب کر کے یہ مضمون فرمایا کہ مدینے مین ایکبار ایسی خونریزی ہوگی کہ خون احجار
زیت کے اوپر بہیگا اور اونکو ڈھک لیگا انتہی **ف** مدینہ منورہ کی جانب غرب مین زمین ہی اوسمین
پتھر ہین سیاہ گویا کہ اونپر تیل چپڑا ہوا ہی اسلیے وہ پتھر احجار الزیت کہلاتے ہین سو جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ ایکبار مدینے مین ایسی خونریزی ہوگی کہ وہ پتھر خون مین ڈوب
جاوینگے اور مطابق اسکے واقعہ حرہ واقع ہوا یزید پلید کے وقت مین بعد شہادت
امام حسین رض کے جبکہ باشندگان مدینہ کہ اکثر اصحاب اور اولاد اصحاب تھے اطاعت یزید سے
بسبب اوسکے شنائع اعمال کے منحرف ہوگئے تب یزید نے اونپر لشکر خونخوار بسرکردگی مسرف بن
عقبہ کے بھیجا اور مقاتلہ عظیم واقع ہوا اور صدہا اصحاب اور اولاد اصحاب شہید ہوے
اور وہی سنگستان مین خون بہا اور ایسے شنائع اور قبائح واقع ہوے کہ زبان قلم پر نہین آسکتے

معجزہ ۶۵ ابوداؤد نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اے انس لوگ شہر آباد کرین گے اور ان مین سے ایک شہر ہوگا جسے بصرہ کہین گے سو اگر تم
اوس شہر مین داخل ہو تو اوسکے سباخ یعنے زمین شورہ اور کلا اور باغات اور بازار اور امیرونکے
دروازون سے بچنا اور کنارون پر اوسکے رہنا اسواسطے کہ اوس شہر مین خسف ہوگا یعنے
زمین مین دھس جانا اور قذف ہوگا یعنے پتھر دنکا برسنا اور رجف یعنے زلزلہ اور مسخ یعنے
صورت کا بدل جانا انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو باتون کی
خبر دی ایک یہ کہ ایک شہر نیا آباد ہوگا اور اوسکا نام بصرہ ہوگا دوسری یہ کہ اوس شہر مین خسف
وغیرہ واقع ہونگے سو پہلی بات حضرت عمر رض کے عہد مین واقع ہوئی کہ عتبہ رض بن غزوان نے
شہر بصرہ بحکم اونکے سنہ ۱۴ ہجری مین آباد کیا حضرت عمر رض کو خبر پہونچی تھی کہ اس جگہ ملک فارس سے
ہند کو راہ ہو اور اندیشہ اس بات کا ہو کہ بادشاہ فارس ہندوستان سے اس راہ سے مدد طلب کرے
تب آپنے حکم بھیجا کہ وہان ایک شہر بنا کرو تاکہ مجمع مسلمانونکا وہان رہے اور دوسری خبر آئندہ ذکر ہوگی

معجزہ ۶۶ طبرانی نے رافع بن خدیج رض سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے ایکبار حاضرین مجلس سے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی کی داڑھ دوزخ مین مانند جبل
احد کے ہوگی حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہین کہ مین بھی اوس مجلس مین تھا سو اور سب لوگ تو
مرگئے مین اور ایک اور آدمی باقی رہا سو وہ دوسرا شخص جنگ یمامہ مین مرتد ہوکے مارا گیا انتہی
اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حاضرین مجلس مین سے ایک
شخص جہنمی ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا ایک شخص مرتد ہوکے مارا گیا نسیم الریاض مین لکھا ہو

کہ نام اوس شخص کا رجال بن عنفوہ تھا اور وہ اہل یمامہ مین سے تھا وفد بنی حنیفہ کے ساتھ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا اور مسلمان ہو کر کلام اللہ سیکھا
تھا جب مسیلمہ کذاب نے دعوے پیغمبری کیا تو اوسپر ایمان لے آیا اور جنگ یمامہ مین
ہمراہیان مسیلمہ مین تھا زید بن الخطاب رض کے ہاتھ سے مقتول ہو کے واصل جہنم ہوا
معجزہ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوذر رض کی وفات قریب ہوئی تب
زوجہ اون کی ام ذر رونے لگین اونھون نے کہا کہ تم کیون روتی ہو ام ذر نے کہا کہ کیسے
نہ روؤن تمہاری وفات جنگل مین ہوئی اور ہمارے پاس کفن بھی نہین حضرت ابوذر نے
کہا کہ مت رو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کہ مین بھی اونمین تھا
خطاب کر کے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی زمین غیر آباد مین مرے گا اوسکے جنازے پر ایک
جماعت مسلمانون کی حاضر ہوگی سو وہ آدمی مین ہی ہون تم راہ کو جا کر دیکھو وہ کہتی ہین کہ مین
نکلی سو کچھ لوگ مسافر سوار آتے دیکھے اونھین مین نے حضرت ابوذر رض کے حال کی خبر کی وہ سب
حضرت ابوذر رض کے پاس آئے اون سے حضرت ابوذر رض نے کہا کہ تم مین سے مجھے کفن وہ دیوے
جو نہ نقیب ہو نہ امیر ایک جوان نے اونمین سے کہا کہ مین تمھین کفن دیتا ہون اے عم اپنا ازار اور
دو کپڑے کہ میری گٹھری مین ہین میری مان کے کتے ہوئے سوت سے بنے ہوئے حضرت ابوذر رض
نے کہا کہ اچھا تم مجھے کفن دیجیو جب وہ مر گئے اون لوگون نے تجہیز و تکفین کر کے نماز جنازہ
پڑھ کے اونھین دفن کر دیا انتہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی
تھی کہ ایک شخص حاضرین مجلس مین سے غیر آباد زمین مین مرے گا اور ایک جماعت
مسلمانون کی وہان پہونچ کے اوس کی تجہیز و تکفین کرے گی سو مطابق اوسکے واقع ہوا

معجزہ ۶۸ طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم ضبی سے روایت کی ہو کہ حضرت ابوہریرہ جب مجھے
ملتے مجھ سے سمرہ کا حال پوچھتے اور جب مین اونکے صحت کی خبر دیتا تو خوش ہوتے مینے
اسکا سبب پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر مین تھے سو جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے پیچھے جو مریگا نار مین ہوگا سو آٹھ تو مر چکے ہین مین
اور سمرہ باقی ہین یعنے اوسی خبر کے ڈر سے سمرہ کے حال کی تفتیش کرتا ہون اور حضرت ابوہریرہ
کا یہ حال تھا کہ جو کوئی کہدیتا کہ سمرہ مر گئے تو اونھین غش آجاتا یہانتک کہ سمرہ سے پہلے اونکا انتقال ہوا
اور ابن عساکر نے ابن سیرین سے روایت کی ہو کہ سمرہ کو مرض کزاز لاحق ہوا سو بڑی دیگ مین خوب
گرم کھولتا پانی بھر کے اوسپر گرمی حاصل کرنے کے لیے بیٹھے ایک دن اوسمین گر پڑے اور جلکر
مر گئے انتہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون دس آدمیون کے حق مین جو فرمایا تھا
کہ تم مین پچھلا از روے موت کے نار مین ہوگا سو وہ لوگ نار سے نار جہنم سمجھتے تھے اسی سبب سے
حضرت ابوہریرہ جب وہ اور سمرہ ہی باقی رہ گئے تو سمرہ کا حال پوچھتے رہتے تھے اور ڈرتے
تھے کہ جو وہ پہلے مر جاوینگے تو آخر موت میری ہوگی اور پچھلی موت والے کو آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ نار مین ہوگا اور مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نار سے آگ دنیا کی
تھی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سمرہ بن جندب جو سب سے پیچھے مرے آگ مین جلکر مرے

معجزہ ۶۹ صحیحین مین ابوسعید خدری سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ پیروی کروگے اون لوگون کے طریقون کی جو تم سے پہلے ہوے ہین
بالشت ببالشت و دست بدست یہانتک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو اس
بات مین بھی اونکی پیروی کروگے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے آدمیون سے یہود اور

خدری منسوب ہو طرف خدرہ کے کہ ایک قبیلہ ہے انصار سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

نصاریٰ مراد ہین ایسے فرمایا اور سکون انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی
کہ کچھ لوگ آپ کی امت کے روش یہود و نصاریٰ کی اختیار کرین گے سو مطابق اوسکے واقع ہوا
یہود کی روش تھی حسد اور حق کا چھپانا اور بطمع دنیوی مسئلہ غلط بتانا اور کتاب الٰہی مین سے
جو حکم اپنے موافق ہوا وسکا ظاہر کرنا اور جو خلاف ہو اوسکا چھپانا سو اس جنس کی باتین
علماے بدین اس امت مین پائی جاتی ہین اور نصاریٰ کی روش ہے نبی اور بزرگون کے
حق مین اسطرحکا اعتقاد کرنا جو خدائی کے رتبے کو پہونچا دے سو یہ بات بھی اس امت کے پیرزادگان
جاہل مین پائی جاتی ہے اور سوا اسکے اکثر وضع مین لوگون نے مشابہت نصاریٰ کی اختیار کی ہے

معجزہ ۵۷ طبرانی اور بیہقی اور دارقطنی اور حاکم اور بغوی اور بزار نے روایت کی ہے
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن زبیر رضہ سے فرمایا کہ مصیبت تھین لوگون سے
اور لوگون کو تمسے انتہی اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ عبداللہ
بن زبیر کو لوگون سے مصیبت پہونچے گی اور لوگون کو اون سے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ
وہ بعد وفات معاویہ اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سنہ ۶۴ ہجری مین خلیفہ ہوے اور
سوا ملک شام کے اور سب بلاد اسلام کے اون کے قبضے مین آے اور سنہ ۷۳ ہجری مین عبدالملک
بن مروان کے حکم سے حجاج ظالم نے اونپر لشکر کشی کی اور مکے کا محاصرہ کیا اور اونکو شہید کیا سو
اونکو لوگون سے یہ مصیبت پہنچی کہ شہید ہوے اور تکلیفات دنیاوی اوٹھون نے اور اونکے
اہلبیت نے ظالمون کے ہاتھ سے اوٹھائین اور لوگون کو اون کے سبب سے یہ مصیبت پہونچی
اہل مکہ بلاے محاصرۂ حجاج مین مبتلا ہوے اور لوگ حجاج کے ہاتھ سے وہان مارے گئے
خانۂ کعبہ کو بھی صدمہ پہونچا کہ عبداللہ بن زبیر کا خانہ کعبہ سے مقابل تھا اس سبب سے
بیت الحرام پر بھی حجاج کے منجنیق کے پتھر پہونچے اور یہ بھی مصیبت لوگون کو عبداللہ

بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہوئی کہ قاتلین اون کے گناہ عظیم اور عذاب آخرت مین مبتلا ہوے

معجزہ ۱۴ ابن بیہقی اور ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن صوحان کے حق مین فرمایا کہ ایک عضو اونکا اون سے پہلے جنت مین جائیگا انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ بانیا ہاتھہ اونکا جہاد مین کٹ گیا بعضے مورخین نے لکھا ہے کہ غزوہ نہاوند مین اونکا ہاتھہ بانیا شہید ہوا

معجزہ ۱۵ ابن بیہقی اور حاکم نے حسن بن محمد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عمرو کے حق مین حضرت عمر رض سے فرمایا کہ لیتقع ہے کہ یہ ایسا کام کرے اور اسطرحکا بیان کرے کہ تم خوش ہواے عمر رض سو ایسا ہی ہوا جب خبر وفات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ معظمہ مین پہونچی اور وہان کے لوگون کو اضطراب اور تزلزل ہوا سہیل بن عمرو نے کھڑے ہو کر ایسا خطبہ پڑھا جیسا حضرت ابو بکر صدیق رض نے مدینہ منورہ مین پڑھا تھا اور مکے کے لوگون کو دین پر ثابت کر دیا اور اونکو تسلی اور تسکین دی انتہی سہیل بن عمرو حالت کفر مین کافرونمین کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑائی کی ترغیب دیتے جنگ بدر مین اسیر ہو کر آئے حضرت عمر رض نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ اجازت ہو تو مین اسکے دو دانت سامنے کے تلے والے توڑ ڈالون تا کہ زبان اسکی خوب تقریر پہ قادر نرہے اور پھر کافرونمین کھڑے ہو کر خطبہ تحریض قتال مسلمین کا نہ پڑھے تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور مطابق اسکے واقع ہوا

معجزہ ۱۶ ابن صحیحین مین جابر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے میری امت کے لوگ انماط بچھائینگے انتہی انماط جمع ہے نمط کی کہ ایک عمدہ فرش ہوتا ہے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از انکہ فقر اور تنگی مین مبتلا تھے مالدار ہو گئے اور اچھے کپڑے اور اچھے فرش اونھین میسر آئے چنانچہ

[illegible marginal and footnote annotations: ۵۸ زید بن صوحان ... ۵۹ سہیل بضم سین مہملہ وفتح ہا بالتصغیر ابن عمرو قرشی صحابی ہین ... کذا فی القاموس]

حضرت جابر رضہ کے گھر مین اوس قسم کے بچھونے تھے جبکہ زوجہ حضرت جابر کی اوسے بچھانا چاہتین
تو حضرت جابر رض کہتے کہ مت بچھاؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہو کہ میری امت کے
لیے انماط ہونگے یعنے فرش امیرانہ بچھانے لگینگے سو مطابق اوسکے یہ بات ہوئی ہو یعنے
وضع امیرانہ کچھ ضرور نہین اونکی زوجہ کہتین کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انماط
کے ہونے کی خبر دی اور اوسکے مطابق واقع ہوا تو اوس پر بیٹھنا ہی چاہیے

معجزہ ۶۴ صحیحین مین ابن عباس رض سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے مسیلمہ کذاب کے حق مین یہ بات فرمائی کہ خدا تیعالے اوسے ہلاک کریگا **ف** مسیلمہ ایک
شخص تھا بنی حنیفہ مین سے مدینہ منورہ مین آیا تھا اوسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
یہ کہلا بھیجا تھا کہ اگر آپ حکومت بعد اپنے میرے نام کردین تو البتہ مین اتباع آپکا اختیار
کرون تب آپ نے ایک شاخ درخت کی طرف جو آپ کے ہاتھ مین تھی اشارہ کرکے فرمایا تھا کہ
اگر یہ شاخ درخت مجھسے مانگے گا تو بھی اوسے نہ دونگا سو وہ مدینے سے چلا گیا اور دعوے
پیغمبری کا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا تھا کہ خدا تیعالے اوسے
ہلاک کریگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا آدمی
اوسکے ساتھ مجتمع ہو گئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ عنہ نے خالد بن ولید رض کو ساتھ
لشکر جرار کے اوسپر بھیجا اور حضرت خالد بن ولید رض نے اوسپر فتح پائی اور اوس لڑائی مین وہ مارا گیا

فصل سوم ایسی چیزون کے بیان مین جو آنحضرت نے واقعات حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا

معجزہ ۶۵ بخاری نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے خبر شہادت زید اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی لوگون کو سنادی قبل اسکے

[illegible]

کہ خبر آوے اور آپ نے فرمایا کہ نشان لیا زید نے پس شہید ہوا پھر نشان لیا جعفر نے پس شہید ہو پھر نشان لیا ابن رواحہ نے پس شہید ہوا اور آپ کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور فرمایا آپ نے آخر کو ایک خدا کی تلوار نے نشان لیا اور فتح حاصل ہوئی ف موتہ ایک موضع ہے شام مین ایک مہینے یا زیادہ کی راہ پر مدینۂ منورہ سے وہان کے حاکم نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو قتل کیا تھا اسلیے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسپر لشکر بھیجا اور اوس لشکر پر زید بن حارثہ کو امیر فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر زید شہید ہو جائین تو امیر جعفر ہون گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جائین تو عبد اللہ بن رواحہ اور اگر وہ بھی شہید ہون تو مسلمان کسی کو اپنے درمیان مین سے امیر کر لین سو جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی واقع ہوا کہ اوس لڑائی مین یہ تینون صاحب شہید ہوے تب لوگون نے حضرت خالد بن الولید کو سردار کیا اور خدا تعالے نے اونکے ہاتھ پر فتح دی سو بوقت وقوع اس واقعے کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اس حادثہ کی خبر دی

معجزہ ۲۹ صحیحین مین ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کے وفات کی اوسی دن خبر دی جسدن وہ مرا اور آپ عیدگاہ کی طرف اصحاب کے ساتھ گئے اور صف باندھ کے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرین فرمائین ف نجاشی لقب تھا بادشاہِ ملکِ حبشہ کا جو وہان بادشاہ ہوتا اوسے نجاشی کہتے اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا نصرانی مذہب تھا آپکا نامہ اوسے گیا تب وہ مسلمان ہو گیا اور اوسنے صاف کہدیا کہ جس پیغمبر کی خبر پچھلی کتابون مین ہے وہ یہی ہین اور بہت اعتقاد اور نیازمندی سے پیش آیا اور جب اوسنے وفات پائی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اوسی دن اوسکی موت کی خبر دی اور غائبانہ اوسکی نماز جنازہ پڑھی ف موافق اس حدیث کے شافعیہ نماز جنازے کی غائب پر درست کہتے ہین اور حنفیہ کہتے ہین کہ جنازہ

[illegible] القاموس ۱۲ [illegible]

۱۲ قاموس اصحمہ بہمزہ مفتوحہ و سکون صاد مہملہ و فتح حاے مہملہ بن بجر نام بادشاہ حبشہ کہ بران حضرت [illegible]

نجاشی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر منکشف ہو گیا تھا اور غائب کو نجاشی پر قیاس کرنا نہ چاہیے

معجزہ ۷۷ مسلم نے جابر رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پھرے آتے تھے جب قریب مدینے کے پہونچے تب ایک ہوا ایسی شدید چلی کہ قریب تھا کہ سوار کو دفن کر دے تب آپ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لیے چلی ہے پھر مدینے مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا انتہی شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ وہ منافق رفاعہ بن زید تھا اس حدیث مین آنحضرت نے غائبانہ خبر دی کہ ایک منافق مر گیا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ مدینے مین رفاعہ منافق مر گیا

معجزہ ۷۸ امام احمد نے ابن عباس رض سے اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عباس بن عبد المطلب رض سے کہ وہ جنگ بدر مین کافرون کے ساتھ تھے اور اسیر ہو کر آئے تھے مال فدا طلب ہوا یعنی کچھ روپے دین تو رہائی پاوین تب اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ میرے پاس اتنا مال نہین کہ جسقدر روپیہ میرے جیسے ٹھہرتا ہے اوسکو ادا کرون آپ نے فرمایا کہ وہ مال کہ تمنے ام الفضل کے پاس دفن کیا ہے کیا ہوا اور تم کہہ آئے تھے کہ اگر اس سفر مین مین مارا جاؤن تو یہ مال میری اولاد کے لیے ہے حضرت عباس رض نے کہا کہ یا رسول اللہ اوس مال کی سوا میرے اور ام الفضل کے اور کسی کو خبر نتھی پھر اونھون نے جسقدر روپیہ مطلوب تھا منگا کر ادا کیا

معجزہ ۷۹ بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ صفوان بن امیہ بن خلف اور عمیر بن وہب بن خلف چچازاد بھائی اوسکا بعد قصے بدر کے ایک دن مقام حجر مین بیٹھکر باہم تذکرہ کشتگان بدر کا کرنے لگے صفوان نے کہا کہ ان لوگون کے قتل ہو جانے کے بعد کچھ زندگی کا لطف نہین رہا عمیر نے کہا کہ سچ ہے مگر مین مقروض ہون اور میرے پاس کچھ دین ادا کرنے کو نہین ہے اور بعد اپنے عیال کے تباہ ہو جانیکا بھی ڈر ہے نہین تو مین جاکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا

[illegible]

شترفہما اللہ من جانب الشمال ۱۲ قاموس

اور مجھے ایک بہانہ اونکے پاس جانیکا ہی میرا بیٹا وہان قیدی ہی صفوان نے یہ بات غنیمت سمجھی اور کہا کہ تیرے دین کو مین ادا کرونگا اور تیرے عیال کی مین ہمیشہ خبر گیری کرتا رہونگا عمیر نے کہا کہ تو اس بات کو کسی سے ذکر مت کیجیو اور اوسنے اپنی تلوار پر سان رکھوا کر زہر مین بجھائی اور چلکر مدینے مین پہونچا اور مسجد شریف کے دروازے پر اونٹ کو بٹھایا اور وہ تلوار کو حمایل کیے ہوے تھا اوسے حضرت عمر رضہ نے دیکھ کے کہا کہ یہ کتا دشمن خدا کا کچھہ بدی کے ہی لیے آیا ہوگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسکے آنے کی خبر کی آپ نے فرمایا کہ لے آؤ اوسے حضرت عمر رض جا کر اوسے لے آئے اور اوسکی تلوار اپنے قبضے مین کر لی تھی جب آپ نے اوسے دیکھا فرمایا کہ ای عمر رضہ اسے چھوڑ دو پھر آپ نے اوس سے کہا کہ ای عمیر قریب آ جب وہ قریب ہوا تو پوچھا کہ کیون آیا ہی اوسنے کہا اپنے قیدی کے لیے آیا ہون کہ اوسکے معاملے مین احسان کرو آپ نے فرمایا کہ تلوار کیون گردن مین ڈالی ہی اوسنے کہا کہ تلوار کس کام کی ہی آپ نے فرمایا کہ سچ سچ بیان کر کہ تو کس لیے آیا ہی اوسنے کہا کہ مین اسی کام کے لیے آیا ہون جو مینے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے اور صفوان نے مقام حجر مین تذکرہ کشتگان بدر کا کیا اور تو نے کہا کہ اگر مین مقروض نہوتا اور خوف ہلاک عیال نہوتا تو مین جا کر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قتل کر ڈالتا اور صفوان تیرے قرض اور خبر گیری عیال کا متکفل ہوا اور تو میرے قتل کے لیے آیا اوسنے یہ سنتے ہی کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر خدا ہو اس بات کی سوا میرے اور صفوان کے کسی کو خبر نہ تھی قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ خدا ہی نے تمھین اس بات کی خبر کر دی شکر خدا کا اوسنے مجھے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دین کی باتین سکھاؤ اور کلام اللہ پڑھاؤ اور اوس کے قیدی کو چھوڑ دو

معجزہ [۸۰] بیہقی نے حضرت عروہ رح سے روایت کی ہی کہ ایک مرتبہ اونٹنی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گم ہو گئی آپ نے اوسکو تلاش کروایا نہ ملی ایک شخص نے منافقین مین سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتے ہین کہ مین غیب کی خبرین جانتا ہون اور اونھین

یہ معلوم نہین کہ اوٹنی اونکی کہان ہی جو اونکے پاس وحی لاتا ہی کیون اوٹنی کا حال اون سے نہین کہدیتا حضرت جبرئیل آئے اور آپ کو اوس منافق کے مقولے کی خبر دی اور اوٹنی کا ٹھکانا بھی بتا دیا آپ نے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون لیکن اللہ نے مجھے خبر دی منافق کے مقولے کی اور اوس جگہہ کی جہان وہ اوٹنی ہی سو وہ اوٹنی فلانی گھاٹی مین ہے اوسکی مہار ایک درخت سے اٹک گئی ہی لوگ جھپٹے اور اوس گھاٹی مین اوس اوٹنی کو اوسیطرح پایا جیسا آپنے فرمایا تھا **ف** اوس منافق کا نام شارحان حدیث نے زید بن لصیت بلام و صاد مہملہ بروزن فعیل لکھا ہے

معجزہ ۱۸ صحیحین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد کو حکم دیا کہ تم روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت ملے گی اور اوسکے پاس ایک خط ہی سو وہ خط لے آؤ ہم تینون سوار ہوکر گھوڑے دوڑاتے وہان پہونچے اور عورت کو وہان پایا ہمنے کہا خط نکالدے اوسنے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہی ہمنے کہا کہ خط نکالدے نہین تو ہم تجھے ننگا کرین گے اوسنے اپنے بالون کے جوڑے مین سے خط نکال کردیا سو اوسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے آئے سو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے تھا بجانب کچھ لوگون کے مشرکان مکہ سے اور اوسمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کچھ امر یعنے ارادۂ غزوۂ مکہ کا ذکر تھا سو آپنے اوس خط کا حال حاطب سے پوچھا اونھون نے عرض کیا کہ میرے لڑکے بالے مکے مین ہین اور میرا وہان کوئی قرابتی ایسا نہین ہی جو اون کی حمایت کرے اسلیے مینے یہ چاہا تھا کہ قریش پر ایک احسان میرا ثابت ہو تا کہ میرے لڑکے بالون سے متعرض نہون حضرت عمر رض نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو حاطب کو قتل کرون یعنے اسلیے کہ اوسنے یہ حرکت منافقانہ کی آپنے فرمایا کہ نہین

ابن ابی بلتعہ حاء مہملہ ... بفتح باء موحدہ و سکون لام و فتح تاء فوقانیہ و عین مہملہ ... فاعل ... [illegible]

منفرد و غیر منصرف ... مقتی الارب ... حاطب بن ابی ... ۱۲ [illegible]

... محمد بن جعفر ... روضۂ خاخ ... بیان ہے ... [illegible]

... تہذیب ... من السابقین ... ۱۲ [illegible]

... بن مالک بن ربیعہ ... [illegible]

... سکون القاف ... بن عمرو بن ثعلبہ ... مقداد بن اسود الکندی [illegible]

صحابی بدری ست و کنیت او ابو عبد اللہ ست و بعضے گویند ابو محمد کذا فی ترجمۃ الشیخ منہ رحمہ اللہ تعالے

معجزہ ۱۸

بدریون پر اللہ تعالے نے مہربانی خاص کی ہی اور فرمایا ہی کہ مینے تمھاری سب خطائین معاف
کین انتہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قصد لشکر کشی کا واسطے فتح مکّے کے فرمایا
اور آپکو اس قصد کا اخفا منظور تھا حاطب بن ابی بلتعہ نے کفّار قریش کو ایک خط اس مضمون کا
لکھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لشکر عظیم لیکر تمھارے اوپر آتے ہین اور قسم ہی خدا کی کہ
اگر وہ اکیلے تمھارا قصد کرین تو اللہ اونکی مدد کرے اور تم پر غالب ہو جاوین تم اپنا فکر کر لو
اور چھپا کر اس خط کو ایک عورت کے ہاتھہ روانہ کیا کہ اوسکی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی
الٰہی سے معلوم ہوئی تب آپ نے حضرت علیؓ اور زبیرؓ اور مقدادؓ کو بھیجا ف اس حدیث سے کمال فضیلت اون
اصحاب کی ثابت ہوئی جو جنگ بدر مین آپ کے ساتھ تھے اور حضرات خلفاے اربعہ بلکہ عشرہ مبشرہ[1] اہل بدر سے ہین

معجزہ ۸۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین زہری سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے قریش کو خبر دی کہ کیڑے نے سواے اللہ کے نام کے بالکل عبارت اوس صحیفے کی کھالی
جسمین قریش نے عہد لکھا تھا کہ بنی ہاشم کی عداوت پر مضبوط رہین اور اون سے برادری بالکل
چھوڑ دین سو قریش نے اوس صحیفے کو دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے خبر دی تھی ف بعد نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جبکہ اسلام مکہ معظمہ مین شایع ہوا
اور مذمت بتون کی برملا ہوئی کافران قریش کو بہت رنج ہوا اور مسلمانون پر اونھین بہت قہر
آیا تب اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا اور اس بات پر ابو طالب اور
بنی ہاشم راضی نہوے تب اونھون نے کہا یا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ کر دو یا تم سب کے

[1] حضرات عشرہ مبشرہ کا نام اس قطعہ مین ہے [illegible] ... ابوبکر و عمر ... علی و عثمان ... سعد و سعید و ابوعبیدہ ... عبدالرحمن ... [illegible]

اور حضرت علی بن ابی طالب ابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ... اور حضرت عثمان ذی النورین ابن عفان اموی ۱۲ منہ رحمہ اللہ ... [illegible]

سب ہم سے علیحدہ ہوکر گھاٹی مین جا رہو اور ہمارے تمھاری برادری ترک نہ ساتھ کھانا
اور نہ ساتھ پینا اور نہ ہم تم کسی مجلس مین اکٹھے ہون ابو طالب و بنی ہاشم نے اس بات کو
قبول کرلیا اور سب کے سب شعب[1] مین جا رہے اور کفار قریش نے ایک عہد نامہ مضمون قطع
برادری کا اور استحکام عداوت کا ساتھ بنی ہاشم کے لکھکے کعبے مین لٹکا دیا اور یہانتک عداوت پر
مستعد ہوے کہ جو کوئی گانو کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کو لاتا اوسکو بھی منع کر دیتے کہ
بنی ہاشم کے ہاتھ نہ بیچے تین برس اسیطرح پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس شعب مین بسر کیے
اور بڑی تکلیف اوٹھائی درین اثنا اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے
مطلع کیا کہ اوس عہد نامے کو دیمک کھا گئی ہی جہان کہین اوسمین نام اللہ کا تھا اوسکو دیمک نے
چھوڑ دیا ہی اور باقی سب کھا لیا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ابو طالب کو
مطلع کیا اور ابو طالب قریش کے پاس گیے اور اونسے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے
اسطرح پر خبر دی ہی تم اوس عہد نامے کو منگوا کر دیکھو اگر یہ بات جھوٹی نکلے تو ہم محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کو تمھارے حوالے کر دینگے اور اگر سچے ہو تو تم ہماری تکلیف دہی سے باز آؤ اور ہمین
شعب سے نکلنے دو اونھون نے وہ صحیفہ منگوا کر دیکھا تو واقعی جہان کہین اللہ کا نام تھا وہ باقی
تھا اور باقی کو دیمک نے کھا لیا تھا تب وہ نادم ہوے اور بنی ہاشم سے کہا تم شعب سے نکل آؤ

معجزہ ۸۳ بیہقی نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسرے کے
مقتول ہونے کی اوس رات کی صبح کو خبر دی جس رات وہ مارا گیا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سنہ ۹ ہجری مین اکثر بادشاہون اور امیرونکو نامے لکھے
کسرے پرویز بادشاہ فارس کو بھی نامہ لکھا اور اوسکو طرف اسلام کے دعوت کی اوسنے آپکے
خط کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیون لکھا اور باذان[2] اوسکی جانب سے
ملک یمن مین عامل تھا اوسکو لکھا کہ تو دو آدمی چالاک و تیز اوس شخص کے پاس بھیج جو دعوے
پیغمبری کا کرتا ہی کہ وہ اوس شخص کو تیرے پاس لے آئین سو باذان نے دو آدمی آنحضرت صلی اللہ

[1] شعب بالکسر راہ در کوہ ۱۲ منتہی الارب

[2] باذان بیائے موحدہ و ذال معجمہ کہ صلاح از قوم ابناست و در حیات نبی صلے اللہ علیہ وسلم بایمان مشرف گردید ۱۲ منتہی الارب

معجزہ ۸۳

علیہ وسلم کے پاس مدینے مین بھیجے اونھون نے آپ کے سامنے تقریر بیباکانہ کی اور کہا کہ تم کسرےٰ
کے پاس چلو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کل آؤ اوسی رات مین شیرویہ پرویز کے
بیٹے نے پرویز کو مار ڈالا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی اس بات سے اطلاع ہوئی
آپ نے اون شخصون سے بلاکر فرمایا کہ تم چلے جاؤ رات کسرےٰ کو شیرویہ نے مار ڈالا وہ پھر گئے
اور باذان سے اونھون نے جاکر یہ حال بیان کیا تب باذان نے کہا کہ اگر تصدیق اس امر کی معلوم
ہو تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور اونھین ایام مین نامہ شیرویہ کا بنام باذان باین مضمون پہونچا کہ
پرویز ظالم تھا مینے اس سبب سے اوسکو مار ڈالا اور تم اوس شخص سے جو دعویٰ پیغمبری ملک عرب
مین کرتا ہے کچھ تعرض مت کرو باذان تصدیق خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
دریافت کرکے مع دونون بیٹون اپنے کے مسلمان ہوگیا **ف** کسرےٰ نے جب نامہ آپکا پھاڑ ڈالا
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین بددعا کی کہ الٰہی اوسکے خاندان کو پاش پاش کردے
اللہ تعالےٰ نے اوسکے خاندان کی سلطنت کو تھوڑے دنون مین بالکل نیست ونابود کردیا

معجزہ ۸۴ ابوداؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے جنازے پر تشریف لے گئے تھے بعد فراغت کے دفن سے اوس
میت کی عورت نے آپ کی دعوت کی آپ اوسکے گھر تشریف لیگئے جب کھانا آیا اور آپ نے کھانا شروع
کیا سو ایک لقمہ آپ نے مونھ مین چبایا اور نگلا نہین پھر آپ نے فرمایا کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہے
کہ بغیر اجازت مالک کے لیگئی ہے اوس عورت صاحب خانہ نے کہلا بھیجا کہ مینے نقیع مین جہان
بکریان بکتی ہین بکری خریدنے کو آدمی بھیجا وہان نہ ملی پھر مینے ایک اپنے ہمسایے کے پاس کہ اوسنے
ایک بکری مول لی تھی آدمی بھیجا کہ وہ بکری بقیمت دیوے وہ گھر نہ ملا تب مینے اوسکی بی بی کے
پاس آدمی بھیجا اوسنے وہ بکری بھیجدی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کھانیکو قیدیون کو

نقیع ایک بازار کا نام ہے مدینہ مین جہان بکریان وغیرہ بکتی ہین ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالےٰ [illegible]

کھلاؤ ف قیدیون کے کھلانیکا اس لیے حکم دیا کہ وہ کفار تھے ایسے کھانے کے لائق تھے

معجزہ ٨٥ طبرانی نے معجم کبیر مین اور بزار نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ ایکبار مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد منےٰ مین بیٹھا تھا سو ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلہ ثقیف مین سے آیا اور دونون نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کچھ پوچھنے آئے ہین آپ نے فرمایا کہ کہو تو مین بتا دون جو تم پوچھنے آئے ہو یا تم خود بیان کرو اونھون نے کہا کہ آپ ہی ارشاد کیجیے آپ نے فرمایا کہ تم یہ بات پوچھنے آئے ہو کہ ہم اپنے گھر سے بقصد خانہ کعبہ آئے اسمین مین کیا ثواب ہے اور بعد طواف کے دو رکعت کا کیا ثواب ہے اور طواف بین الصفا والمروہ کا کیا ثواب ہے اور وقوف عرفات کا کیا ثواب ہے اور رمی جمار کا کیا ثواب ہے اور قربانی کرنیکا کیا ثواب ہے اون دونون نے عرض کیا کہ قسم ہے اوس ذات کی جسنے تمھین براستی بھیجا ہم انھین باتونکے پوچھنے کو آئے تھے

معجزہ ٨٦ ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوے باتین فرمارہے تھے مین حلقے کے بیچ مین جا بیٹھا بعضے اصحاب نے مجھسے کہا کہ یہان سے اوٹھ جاؤ کہ وسط حلقے مین بیٹھنا منع ہے آپ نے فرمایا کہ اوسے بیٹھا رہنے دو مین جانتا ہون جس غرض کے لیے وہ گھر سے آیا ہے مینے عرض کیا کہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس بات کے پوچھنے کے لیے گھر سے نکلے ہو کہ بر کیا چیز ہے اور شک کیا چیز ہے مینے کہا کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جسنے براستی آپکو بھیجا ہے اسیلیے گھر سے آیا ہون آپ نے فرمایا کہ بر وہ چیز ہے کہ سینے مین ٹھہرے اور دلکو اوس پر اطمینان حاصل ہو اور شک وہ چیز ہے کہ سینے مین نہ ٹھہرے سو تو شبہے والی بات چھوڑ کر غیر شبہے والی بات اختیار کر اگرچہ مفتی لوگ تجھے فتوے دیدین ف واثلہ بن اسقع کو مقصود پوچھنا ایسے امور کا تھا جنمین حکم صریح نہین اور تردد ہے کہ بھلی بات کون ہے اور بری بات کون ہے سو آپ نے ارشاد کیا کہ امور مشتبہہ مین اطمینان قلب مومن صالح کا اعتبار ہے جسپر اوسے اطمینان ہو

وہ نیک ہے اور جسمین اوسے تذبذب ہو اوسکو چھوڑ دے

باب دوم بیان معجزات عالم ملائکہ مین

معجزہ ٨٧ صحیحین مین حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا
کہ مینے روز احد کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف اور بائین طرف دو شخص
سفید پوش دیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے اور اونھین مینے پہلے بھی کبھی نہین دیکھا تھا اور بعد اسکے
بھی نہین دیکھا یعنے جبرئیل و میکائیل ف اللہ تعالے نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کی مدد کے لیے اکثر غزوات مین فرشتون کو بھیجا چنانکہ جنگ بدر مین پانچہزار فرشتے مدد کو آے تھے
چنانکہ کلام اللہ مین یہ امر مذکور ہی اور جنگ حنین مین بھی فرشتے مدد کو آے تھے اور جنگ احد
مین بھی فرشتون نے مدد کی چنانچہ جبرئیل و میکائیل کو حضرت سعد ابن ابی وقاص نے مشاہدہ کیا

معجزہ ٨٨ صحیح مسلم مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ روز بدر ایک شخص
مسلمانون مین سے پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سے دوڑتا تھا کہ ناگاہ اوسنے ایک کوڑے مارنے
کی آواز سنی اور ایک سوار کی کہ اوسنے کہا بڑھ ای حیزوم سو کیا دیکھتا ہی کہ وہ مشرک آگے
اوسکے چت گر پڑا ہی اور ناک اوسکی ٹوٹ گئی ہی اور منھ پھٹ گیا ہی کوڑے کی مار سے اور یہ
سب جگہہ سبز ہوگئی ہی وہ شخص مسلمان انصاری تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور
مین اوسنے اس واقعے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے یہ آسمان سوم کی
مدد مین کا فرشتہ تھا ف حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے

معجزہ ٨٩ ابن اسحاق اور بیہقی نے ابو واقد لیثی سے روایت کی ہی کہ مین روز بدر
ایک مشرک کے پیچھے واسطے قتل اوسکے کے جھپٹا سو قبل اسکے کہ میری تلوار اوس تک پہونچا اوسکا
سر گر پڑا اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہی کہ اونھون نے
کہا کہ ہمنے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کی طرف کرتے تھے سو قبل اسکے کہ تلوار

حنیف بن واہب الانصاری ... سہل بن ... حارث بن عوف ... ابو واقد اللیثی ... الا سعد ... من اہل بدر و استخلفہ علی علی البصرۃ ۱۲ تقریب التہذیب ... حنیف ... سہل عثمان

اوسکے سر تک پہونچے سر اوسکا کٹکے گر پڑتا تھا **ف** یہ صورت باین سبب ہوئی کہ ملائکہ جو غزوہ بدر مین واسطے مدد مسلمانون کے اوترے تھے کافرون کو قتل کرتے تھے

معجزہ ۹۰ بیہقی نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تین سر لایا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انمین سے دو کو تو مینے قتل کیا ہی اور تیسرے کا یہ حال ہی کہ مینے ایک مرد سفید رنگ دراز قامت دیکھا کہ اوسنے اوسے مارا سو مینے اوسکا سر اوٹھا لیا آپنے فرمایا کہ وہ فلانا فرشتہ تھا

معجزہ ۹۱ بیہقی نے سائب بن ابی حبیش سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ قسم ہی خدا کی مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہین کیا تھا جبکہ قریش شکست کھا کر بھاگے مین بھی بھاگا سو ایک مرد سفید رنگ دراز قامت نے کہ ایک گھوڑے پر درمیان آسمان اور زمین کے سوار تھا مجھے باندھکر چھوڑ دیا اور عبد الرحمن بن عوف آے اونھون نے مجھے بندھا ہوا پایا سو اونھون نے لشکر مین پکارا کہ اسے کسنے باندھا ہی کسی نے نہ بتایا کہ مینے باندھا ہی یہانتک کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے آپ نے مجھسے پوچھا کہ تجھے کسنے اسیر کیا ہی مینے کہا کہ مین نہین پہچانتا ہون اور جو بات مینے دیکھی تھی اوسکا ظاہر کرنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے اسیر کیا ہی **ف** باین جہت کہ سائب بن ابی حبیش تب تک کافر تھے اون کو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتے کا دیکھنا بیان کرین اسواسطے کہ اس سے حقیقت ملت اسلام کی متحقق ہوتی تھی

معجزہ ۹۲ امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ عباس کو جنگ بدر مین ابو الیسر نے

اسیر کیا تھا اور ابو الیسرؓ حقیر اور کم زور آدمی تھا اور عباس مرد قوی تھے سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو الیسر سے پوچھا کہ تمنے عباس کو کیسے اسیر کیا اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونکے اسیر کرنے پر مجھے ایک شخص نے مدد کی کہ مینے اوسکو نہ پہلے دیکھا تھا اور نہ پھر کبھی دیکھا آپ نے فرمایا کہ تمھاری مدد کی عباس کے اسیر کرنے پر ایک ملک کریم نے

معجزہ ٩٣ بیہقی نے روایت کی ہو کہ سہیل بن عمرو نے بیان کیا کہ مینے جنگ بدر مین کچھ لوگ گورے چٹے ابلق گھوڑون پر سوار ایسے دیکھے کہ اونکا مقابلہ کوئی نہ کرسکے انتہی سہیل بن عمرو کو فرشتے نظر پڑے جو جنگ بدر مین اوترے تھے **ف** معجزات مشاہدہ ملائکہ غزوہ بدر مین جو مذکور ہوے قرآن مجید مین بھی مذکور ہین

معجزہ ٩٤ مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہو کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے سو یکبارگی ایک شخص نمودار ہوا کپڑے اوسکے بہت سفید تھے اور بال اوسکے خوب سیاہ اور کوئی علامت سفر کی اوسمین پائی نہین جاتی تھی اور ہم مین سے کوئی اوسکو پہچانتا بھی نہ تھا وہ شخص آپکے پاس آکے بیٹھ گیا اور اپنے دونون زانو آپکے دونون زانو سے متصل کردیے اور اپنے دونون کف دست آپکے دونون زانو پر رکھ دیے اور کہا یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام اسے کہتے ہین کہ گواہی دو کہ کوئی لائق عبادت کے نہین مگر اللہ اور بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر خدا کے ہین اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج خانہ کعبہ کرو اگر قدرت ہو وہانتک پہونچنے کی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو سو ہم لوگ متعجب ہوے کہ پوچھتا بھی ہو اور تصدیق بھی کرتا ہو یعنے پوچھنا تو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ یہ شخص واقف نہین اور یہ کہنا کہ سچ کہتے ہو اس بات پر دلالت کرتا ہو کہ یہ شخص واقف ہو بعد اسکے اوس شخص نے کہا کہ مجھے بتائیے

مذکور ہین ١٢ ✕ ✕ ✕ ✕

ملائکہ قرآن مجید مین بھی معجزات نزول

ف الغرض بن وفات پائی کہا ١٢ منہ رحمہ اللہ

٥ھ کے ہیں مین مدینہ مین

کعب بن عمرو انصاری بدری ہین عباس بن عبد المطلب نام تھا

ابو الیسر نام ... صحابی ... [illegible]

کہ ایمان کسے کہتے ہین آپنے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہین کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اللہ کے فرشتون پر
اور اللہ کی کتابون پر اور اللہ کے رسولون پر اور روز قیامت پر اور ایمان لاؤ کہ اللہ نے ہر
نیکی اور بدی کو پہلے سے مقدر کر رکھا ہی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو پھر اوس شخص نے کہا کہ
مجھے بتلایئے احسان کیا ہی آپنے فرمایا کہ احسان اسے کہتے ہین کہ خدا کی عبادت کرو تم اسطرح کہ گویا خدا
کو دیکھتے ہو اور جو ایسا حال نہو تو اسطرح کہ گویا خدا تمھین دیکھتا ہی اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو
پھر اوس شخص نے کہا کہ مجھے بتایئے کہ قیامت کب آویگی آپنے فرمایا کہ اس بات مین پوچھا گیا پوچھنے والے سے
زیادہ نہین جانتا یعنے اس بات مین مجھے تم سے زیادہ علم نہین پھر اوس شخص نے کہا علامتین قیامت کی بیان فرمایئے
آپنے فرمایا کہ ایک یہ نشانی ہی کہ لونڈی اپنی بی بی کو جنے یعنے کنیزک زادون کی کثرت ہوگی جو لڑکا کہ
مالک سے اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہی وہ آزاد ہوتا ہی سو جو لڑکی اسطرح پیدا ہوگی وہ بی بی
ہوگی ہم رتبہ اپنے باپ کے اور مان اوسکی لونڈی ہی اور آپ نے فرمایا کہ ایک علامت یہ ہی کہ جو
لوگ ننگے پاؤن ننگے بدن مفلس ہین اور بکریان چراتے ہین لنبی لنبی عمارتین بناوینگے پھر وہ شخص
چلا گیا پھر تھوڑی دیر گذری تب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ
ای عمر رضہ تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا و خدا کا رسول خوب جانتا ہی
آپنے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے سائل بنکر اس وضع پر آئے تھے تاکہ تم لوگون کو تمھارے دین کی
باتین سکھا دین انتہی یہ حدیث ان الفاظ کر صحیح مسلم مین مذکور ہی اور اصل مضمون صحیح بخاری
مین بھی ہی اور اکثر کتب حدیث اور صحیحین مین بروایت ابوہریرہ رضے اللہ عنہ بھی
وارد ہے اور اوس روایت مین ہے کہ جب وہ شخص چلا گیا اوسیوقت آپنے
فرمایا کہ اس شخص کو پھیر لاؤ لوگ اوس شخص کے پیچھے گئے سو کوئی آدمی نہ دیکھا

معجزہ ۹۵ صحیح مسلم مین عمران بن حصین رض سے روایت ہی کہ مجھے ملائکہ سلام کیا کرتے تھے

یہانتک کہ مینے بیماری مین بدن داغا تو ملائکہ نے مجھپر سلام کرنا چھوڑ دیا پھر مینے بدن داغنا چھوڑ دیا پھر مجھے ملائکہ سلام کرنے لگے اور صحیح ترمذی مین ہے کہ عمران بن حصین رضؓ کے گھر مین لوگ سنتے تھے کہ کوئی سلام کرتا ہے اور کسی سلام کرنے والے کو نہین دیکھتے تھے **ف** نسیم الریاض مین ہے کہ کتب معتمدہ مین مصافحہ کرنا ملائکہ کا بھی ساتھ عمران بن حصین کے لکھا ہے **ف** امام نووی نے لکھا ہے کہ عمران بن حصین رضؓ کو باداسیر تھی اوسی کے علاج کے لیے اونھون نے بدن داغا تھا کہ خون تھم جاوے اور وہ بڑے صابر اور متوکل تھے اس علاج مین ترک توکل پایا گیا اس سبب سے ملائکہ نے سلام کرنا چھوڑ دیا تھا

معجزہ ۹۶ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن سعد نے طبقات مین عمار بن یاسر رضؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت حمزہ رضؓ نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھے جبرئیل ع کو اون کی اصل صورت پر دکھا دو آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ نسکوگے اونھون نے کہا کہ آپ دکھا دیجیے آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبرئیل ع کعبے پر اوترے آپ نے حضرت حمزہ رضے اللہ عنہ سے فرمایا کہ نگاہ اوٹھاؤ اونھون نے نگاہ اوٹھا کر دیکھا حضرت جبرئیل علیہ السلام کا جسم مانند زبرجد اخضر کے سو غش کھا کر گرے

معجزہ ۹۷ ترمذی نے ابن عباس رضے اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے جبرئیل علیہ السلام کو دو بار دیکھا یعنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

معجزہ ۹۸ صحیحین مین اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ اونھون نے جبرئیل ع کو دیکھا یعنے آنحضرت کے حضور مین صلے اللہ علیہ وسلم

معجزہ ۹۹ مسلم نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ قسم لات و عزے کی جو مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھونگا منھ کو خاک آلودہ کرتے یعنے نماز مین سجدہ کرتے تو مین اونکی گردن کو پاؤن سے گھونڈ ڈالونگا سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے وہ اسی ارادہ پر آیا پھر یکبارگی اولٹے پاؤن پھرا ہاتھون سے کسی چیز کو روکتا ہوا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے اپنے اور محمد کے درمیان مین ایک خندق آگ کی دیکھی اور بہت ڈر کی بات اور پر یعنے فرشتون کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مجھ سے متصل ہوتا تو فرشتے اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے لے جاتے

معجزہ ۱۰۰ صحیحین مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے مکان مین سورہ بقر پڑھتے تھے اور گھوڑا اونکا اون کے متصل بندھا تھا سو یکبارگی وہ گھوڑا اوچھلنے کودنے لگا وہ چپ ہو رہے گھوڑا ٹھہر گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا پھر وہ چپ ہو رہے پھر وہ ٹھہر گیا پھر اونھون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا سو اونھون نے نماز سے سلام پھیرا اور وہ بیٹا اونکا یحیی گھوڑے سے متصل تھا اونھین ڈر ہوا کہ وہ گھوڑا اوس لڑکے کو کچھ صدمہ نہ پہونچاوے سو اوس لڑکے کو وہان سے اوٹھا لیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھایا دیکھا کہ ایک چیز مثل سائبان کے ہے اور اوسمین چراغان سے روشن ہین جب صبح ہوئی یہ سب حال اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتے رہو اے ابن حضیر قرآن پڑھتے رہو اے ابن حضیر اونھون نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین ڈرا کہ کہین گھوڑا یحیی کو کھوند نہ ڈالے کہ وہ گھوڑے سے قریب تھا جب مین اوسکے پاس گیا اور سر آسمان کی طرف اوٹھایا تو مینے مثل سائبان کے دیکھا کہ اوسمین چراغان سے تھے سو مین اونکو دیکھتا رہا یہانتک کہ وہ اوونچے ہو کے غائب ہو گئے آپ نے پوچھا کہ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا اسید نے کہا کہ نہین آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے کہ تمھاری آواز سنکر قریب ہوسے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو لوگ اونھین دیکھتے

باب تیسرا بیان معجزات عالم انسان مین

اس باب مین چار فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ بظہور برکات و ہدایت فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاے مرضے و آفت رسیدگان فصل سوم معجزات متعلقہ باحیاے موتے فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان و محفوظی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم از شر اعدا

فصل اول معجزات متعلقہ بظہور برکات و ہدایت

معجزہ ۱۰۱ صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین اپنی مان کو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا اور وہ مشرک تھی ایک دن مینے اوس سے اسلام کے لیے کہا

اوسنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین کلمہ بے ادبی کہا مجھے بہت ناگوار ہوا
اور مین روتا ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور مینے کہا کہ ای رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ خداے تعالے میری مان کو ہدایت کرے آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ
اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یا اللہ ہدایت کر ابوہریرہ رضی کی مان کو مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سنکر
خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا دیکھا دروازہ بند ہی اور میری مان نے میرے پاؤن کی آواز سنکر
کہا کہ وہین ٹھہرو ای ابوہریرہ اور مینے پانی کی آواز سنی سو میری مان نے نہا کے اور کپڑے پہن کر
دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہ رضی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مین خوش ہو کر شدت خوشی سے روتا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حضور مین آیا اور اپنی مان کے اسلام کی خبر دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حمد الٰہی بجا لائے
ف سبحان اللہ کیا جلدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا نے تاثیر کی اور کیا تصرف آپکا
ابوہریرہ رضے اللہ عنہ کی مان کے دل مین ظاہر ہوا کہ یا ایسی کافرہ شدید العناد تھی کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہتی تھی یا جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہو گئی اور آپ کی رسالت کی گواہی دی

معجزہ ۱۰۲ صحیحین مین ابوہریرہ رضی سے روایت ہی کہ اونھون نے بیان کیا کہ تم لوگ کہتے ہو
کہ ابوہریرہ رضی نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کی ہین اور اللہ جل جلالہ جاسے وعدہ
ہے یعنے جسدن اللہ سے ملاقات ہوگی اوسدن ظہور اوس وعدے کا ہوگا جو جھوٹی حدیث
کے روایت کرنے مین وارد ہی حال یہ ہی کہ ہمارے بھائی مہاجرین کاروبار تجارت مین مشغول
رہتے تھے اور ہمارے بھائی انصار کاروبار زراعت مین اور مین ایک مرد مسکین تھا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی شکم سیری پر حاضر رہتا تھا یعنے کچھ فکر تجارت اور زراعت
نہین رکھتا تھا روٹی جو ملی کھالی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہا سو
ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلاے رہے جبتک کہ مین
یہ کلام پورا کرون اور بعد اسکے اوس کپڑے کو اکٹھا کرکے اپنے سینہ سے لگائے تو وہ شخص کبھی

میری حدیث نہ بھولے گا ابوہریرہ کہتے ہین کہ مینے اپنی کملی پھیلا دی اور جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کلام کو پورا کر چکے تب مینے اوسے اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا سو قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دیکر بھیجا کہ مین کبھی آپ کے کسی کلام کو نہین بھولا
ف شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین اوس کلام کی شرح مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہا لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت دعا کی تھی اپنی امت کے لیے کہ جو کوئی میری حدیثین سنے یاد رکھے اور کبھی نہ بھولے

معجزہ ۱۰۳ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن حذیم کے سر پر ہاتھ رکھا اور اونکے حق مین دعا برکت کی سو یہ حال ہو گیا کہ کسی آدمی کے منھ مین ورم ہوتا یا کسی بکری کے تھن مین ورم ہوتا اور وہ ورم والا محل ورم کو حنظلہ کے سر مین موضع مسح جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر لگا دیتا تو صاف وہ ورم جاتا رہتا ف حذیم بکسر حاء مہملہ وسکون ذال معجمہ وفتح یاء مثنات تحتانیہ نام والد حنظلہ کا ہے اور وہ اور باپ اونکے حنیفہ بھی صحابی تھے اور حنظلہ ساتھ اپنے باپ اور دادا کے صغر سن مین آپ کے حضور مین حاضر ہوے تھے

معجزہ ۱۰۴ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عائذ بن عمرو جنگ حنین مین زخمی ہوے تھے سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے منھ سے خون پونچھا اور اون کے حق مین دعا کی سو اون کی پیشانی آپ کے دست مبارک کے اثر سے روشن ہو گئی اور ہمیشہ اوتنی جگہ روشن رہی

معجزہ ۱۰۵ بیہقی نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیالہ مین ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپ نے میرے منھ پر ہاتھ پھیرا سو حال یہ ہوا کہ عمرو سو برس کی ہو کر مرے اور جس جگہ اونکے سر اور داڑھی پر دست مبارک پہونچا تھا وہاں کے بال

سفید ہوے ف سَیَّالہ بروزن سَجّادہ بسین مہملہ ویاء تحتانیہ ولام ایک موضع ہی قریب مدینۂ منورہ کے

معجزہ ۱۰۶ ابن عبدالبر نے استیعاب مین روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے تھے اوسوقت زینب بنت ام سلمہ رض آئین آپ نے اونکے منھہ پر پانی چھڑک دیا اوسکی برکت سے ہمیشہ رونق جوانی کی اونکے چہرے مین رہی نہایت بڑھی ہو گئین تب بھی جمال جوانی کا اونکے چہرے سے نگیا

معجزہ ۱۰۷ صحیحین مین جریر بن عبداللہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے واسطے خراب کردینے بتخانۂ ذی الخلصہ کے ارشاد فرمایا اور میرا یہ حال تھا کہ گھوڑے کی پیٹھہ پر نہین بیٹھہ سکتا تھا سواری مین اکثر گر پڑتا تھا مینے یہ حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حضور مین عرض کیا آپ نے میرے سینے پر ہاتھہ مارا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو ثابت رکھہ اور اسکو ہادی اور مہدی کر جریر رضے اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوسدن سے کبھی گھوڑے پر سے نہین گرا اور ڈیڑھ سو سوار اپنے ساتھہ لیگیا اور بتخانۂ ذی الخلصہ کو توڑ ڈالا اور جلا دیا

معجزہ ۱۰۸ ابوداؤد نے عبداللہ بن عمر رض سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز بدر کے تین سو پندرہ آدمی کے ساتھہ نکلے اور آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ ننگے پاؤن ہین انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے بدن ہین انکو کپڑا دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہین انکا پیٹ بھر دے سو اللہ تعالے نے فتح دی اور جب وہان سے پھرے تو کوئی آدمی نہ تھا کہ جسکے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہون اور سبھون نے کپڑے پاے اور سبھونکا پیٹ بھرا

ف اگرچہ اس روایت مین تین سو پندرہ آدمی مذکور ہین مگر مشہور یہ ہے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے ستتر ۷۷ مہاجرین مین سے اور دو سو چھتیس ۲۳۶ انصار مین سے

معجزہ ۱۰۹ ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہی کہ سمرہ بن جندب نے کہا کہ ہم ساتھہ جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک پیالے مین سے نوبت بنوبت صبح سے رات تک کھاتے تھے دس آدمی بیٹھتے تھے جب وہ کھا چکتے تب دس آدمی اور آبیٹھتے لوگون نے پوچھا کہ اوس پیالے مین کھانا کہانسے بڑھتا تھا اونھون نے کہا کہ کونسی بات کا تمھین تعجب ہے اور آسمان کیطرف اشارہ کرکے کہا کہ وہان سے

معجزہ ۱۱۰ صحیح بخاری مین انس رضہ سے روایت ہو کہ میری مان نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمھارا خادم انس اسکے واسطے خدا ے تعالے سے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ انس کو بہت مال دے اور بہت اولاد دے اور جو کچھ تو نے اوسے دیا ہے اوسمین برکت کر انس رضہ کہتے ہین کہ قسم خدا کی میرے پاس مال بہت ہو اور میری بیٹی بیٹون کی اولاد یہانتک کثرت ہو کہ آج قریب سو کے اونکی شمار پہونچتی ہو ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے ایسی کچھ کثرت مال اور اولاد مین حضرت انس رضہ کے ہوئی اور یہانتک برکت ہوئی کہ ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ درختان انگور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک برس مین دو بار پھل لاتے تھے

معجزہ ۱۱۱ طبرانی نے ابو امامہ سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے ایک چھوکری نے آپ سے کھانا مانگا آپ اپنے آگے سے دینے لگے اوسنے کہا کہ مین آپکے منھ مین سے مانگتی ہون آپ نے دہان مبارک کا کھانا اوسے دیا اور وہ چھوکری بہت بیحیا تھی جو ہین آپکے دہان مبارک کا کھانا اوس کے پیٹ مین گیا اللہ تعالے نے اوسے ایسی حیا عنایت فرمائی کہ مدینے مین اوس سے زیادہ پھر کوئی حیا والی عورت نہ تھی

معجزہ ۱۱۲ بیہقی نے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضہ کے لیے دعا کی کہ خدا ے تعالے اونکے مال مین برکت کرے عبدالرحمن بن عوف رضہ کہتے ہین کہ مین اگر پتھر اوٹھاتا تھا تو مجھے امید ہوتی تھی ببرکت دعاے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اوسکے تلے سونا ملیگا ف حضرت عبدالرحمن بن عوف رضہ ببرکت دعاے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتنے مالدار ہوے کہ جب اونکا انتقال عہد حضرت عثمان رضہ مین ہوا تو پھاوڑون سے سونا کھود کر اون کے وارثون مین تقسیم ہوا تھا

معجزہ ۱۱۰
ابو امامہ بفتح ہمزہ نام صحابی کا منہ جس او

معجزہ ۱۱۱
معجزہ ۱۱۲

اور کھونے والے کھودتے کھودتے تھک گئے تھے اور اونکی چار زوجہ تھین اونمین سے ایک کو کہ نام اوسکا تماضر تھا اور وہ قبیلۂ بنی کلب سے تھی عبد الرحمن بن عوف رضہ نے مرض موت مین اوسے طلاق دی تھی سو بعوض ربع ثمن کے جو اوسے بحسب فرائض پہونچتا تھا اوس سے اور ورثہ نے کچھ اوپر اسی ہزار دینار پر مصالحہ کیا اور پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنے کو عبد الرحمن بن عوف رضہ نے وصیت کی اور ایک باغ ازواج طاہرات کو دے مرے کہ چار لاکھ کی قیمت کا تھا اور بہت سے صدقات اور خیرات لکھو کھا روپے کے اونھون نے کیے اور یہ سب برکت دعای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوا

معجزہ ۱۱۳ بیہقی اور طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ اونھون نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابو بکر رضہ کے لیے کھانا پکوایا بقدر اونھین دونون صاحبون کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تیس آدمیون کو شرفاے انصار مین سے بلا لو سو اونکو بلایا اون سبھون نے کھایا اور کھانا بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ پچاس آدمیون کو بلوا لو پچاس آدمی اور آے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ ستر آدمی اور بلا لو ستر آدمی اور آے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا ابو ایوب رضہ کہتے ہین کہ سبھون نے خوب سیر ہو کر کھایا اور سب مسلمان ہوے اور سبھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ابو ایوب رضہ کہتے ہین کہ سب ایک سو اسی آدمیون نے اوس دن اوس کھانے مین سے کھایا یعنے ڈیڑھ سو تو مذکور ہوے اور تیس اور **ف** یہ قصہ اوائل ہجرت مین واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضہ ابو ایوب رضہ کے گھر ٹھہرے تھے اور تبتک سب انصار مسلمان نہو چکے تھے

معجزہ ۱۱۴ صحیحین مین حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضہ سے روایت ہے کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سو تیس آدمی تھے ایک صاع یعنے ساڑھے تین سیر آٹا گوندھا گیا اور ایک بکری حلال کی گئی اور اوسکی کلیجی بھونی گئی سو قسم خدا کی کہ ہر آدمی کو ہم ایکسو تیس مین سے اوس کلیجی کی بوٹی پہونچی بعد اوس کے آپ نے اوس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالون مین بھروایا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا اور اون پیالون مین بچ رہا

معجزہ ۱۱۵ مسلم اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابوہریرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اہل صفہ کو بلالو مینے سب کو اکٹھا کیا سو ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سوا اسکے کہ اوسمین نشان اونگلیون کے معلوم ہوتے تھے ف صفہ کہتے ہین دالان کو سو مسجد شریف کے متصل ایک دالان تھا کہ اوسمین فقراے صحابہ جنکے گھر بار نہ تھا جیسے ابوہریرہ اور سلمان رضہ اور ابوذر رضہ رہا کرتے تھے ابو نعیم محدث نے لکھا ہے کہ اصحاب صفہ کچھ اوپر سو آدمی تھے اور عوارف المعارف مین لکھا ہے کہ کچھ کم چار سو آدمی تھے

معجزہ ۱۱۶ امام احمد اور بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس آدمی تھے اونمین سے کچھ لوگ ایسے قوی تھے کہ ایک آدمی ایک بکری کو کھا جاوے اور سات آٹھ سیر دودھ پی جاوے اور آپ نے آدھ سیر آٹا پکوایا اوس سے سبھون نے سیر ہو کے کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے ایک بڑا پیالہ دودھ کا منگوایا جسمین بقدر تین چار آدمیون کے پینے کے لائق دودھ سماتا تھا اور سبھون نے اوس پیالے مین سے سیراب ہو کے پیا اور دودھ اوس پیالے مین ویسا ہی رہا گویا کسی نے پیا ہی نہین

معجزہ ۱۱۷ ابن سعد رضہ نے امام زین العابدین رضہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا رضے اللہ عنہا نے ایکبار ایک ہانڈی دن کے کھانے کے لیے پکائی حضرت علی رضہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلانے کو بھیجا کہ دن کا کھانا اون کے ساتھ کھاوین آپ نے حکم دیا کہ ایک ایک پیالہ اوس ہانڈی مین سے نکال کے آپ کی سب ازواج طاہرات کو پہونچا دین اور پھر ایک پیالہ اپنے لیے اور ایک حضرت علی رضہ کے لیے اور ایک حضرت فاطمہ رضہ کے لیے نکلوایا پھر ہانڈی کو جو اوٹھایا تو وہ لبریز تھی حضرت بی بی فاطمہ رضہ کہتی ہین کہ ہمارے سب گھر نے اوس ہانڈی مین سے کھایا جتنا خدا نے چاہا

معجزہ ۱۱۸ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو قتادہ رضہ کے حق مین دعا کی أَفْلَحَ وَجْهُكَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ یعنے فلاح والا ہووے منہہ تیرا یا اللہ برکت دے اوسکے بالون مین اور اوسکی جلد بدن مین سو

ابوقتادہ ستر برس کے ہوکے مرے اور کوئی بال اونکا سفید نہین ہوا تھا اور بدن مین ذرا تغیر نہین آیا تھا چہرے پہ جوانی کی سی رونق تھی یہ معلوم ہوتا تھا گویا پندرہ برس کے ہین

معجزہ ان ۱۱۹ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی کے حق مین دعا کی کہ خدا تعالے اونکی دعائین قبول کرے سو وہ ایسے ہوئے کہ جو دعا کی وہ قبول ہوئی

معجزہ ان ۱۲۰ صحیحین مین ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکے حق مین دعا کی کہ الٰہی اونکو سمجھ درست دے دین مین اور سکھا انکو تفسیر سو برکت دعا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونکو بہت علم ہوا کہ حبر کہلائے اور علم تفسیر مین ایسا کمال ہوا کہ ترجمان القرآن کہلائے

معجزہ ان ۱۲۱ بیہقی نے عمرو بن حریث رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن جعفر کے لیے دعا کی کہ خدا تعالے اونکی خرید و فروخت مین برکت کرے سو اونکا ایسا حال ہوا کہ جو چیز خریدتے تھے اوسمین فائدہ کامل اوٹھاتے تھے

معجزہ ان ۱۲۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقداد رض کے حق مین دعاے برکت کی وہ ایسے مالدار ہوگئے کہ مال کے غرارے اونکے ہان تھے **ف** ضباعہ بنت زبیر رض زوجہ مقداد رض نے بیان کیا کہ مقداد ایک دن واسطے قضاے حاجت کے باہر گئے تھے سو وہ بیٹھے تھے کہ ایک چوہا سوراخ مین سے ایک دینار لیکے نکلا اور اون کے سامنے رکھ گیا اور پھر ایک اور دینار لے آیا اسیطرح سترہ دینار لایا مقداد رضی اللہ عنہ اون سب دیناروں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور حال بیان کیا آپ نے پوچھا کہ تمنے سوراخ مین ہاتھ تو نہین ڈالا تھا اونھون نے کہا کہ نہین قسم ہے مجھے اوس ذات کی جسنے تمھین سچا پیغمبر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ صدقہ ہے اللہ کا خدا تمھارے لیے اسمین برکت کرے ضباعہ کہتی ہین کہ ان

لہ الرجمان کنوزان د زعفران ند رمضان المنزل اللسان ۱۲ — سلہ قاموس عمرو بن حریث ... ابو القاسم ... — عمرو مخزومی ... نشتاد و پنج وفات یافت ... — سلہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب ... ہشتاد ... — جعفر طیار ... — لہ جبر الحبر ... دانشمند ... — لہ وفات یافت ۱۲ منتہی — سلہ منتہی الارب ... غرارہ ... جمع — سلہ لون ... لفظ ... اللغات — ضباعہ بضم ضاد معجمہ و باے موحدہ مخففہ و عین مہملہ نام زنے ۱۲ منتہی رحمہ اللہ تعالے

دینار ونمین سے آخر وہ دینار ختم نہین ہونے پایا تھا کہ مینے غرارے چاندی کے مقداد کے گھر مین دیکھے

معجزہ ۱۲۳ بخاری اور دارقطنی اور امام احمد نے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عروہؓ بن ابی الجعد بارقی کے لیے دعاے برکت کی عروہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میرا یہ حال ہوا کہ کناسہ مین جا کھڑا ہوتا تھا سو نہین پھرتا تھا وہان سے یہانتک کہ چالیس ہزار نفع کے حاصل کر لیتا تھا اور بخاری نے اس حدیث مین ذکر کیا ہو کہ عروہ کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی خرید کرتے اوس مین بھی اونھین نفع ہوتا **ف** کناسہؓ نام ہے ایک بازار کا کوفے مین

معجزہ ۱۲۴ بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے حق مین دعا کی تھی کہ اونھین سردی اور گرمی کی تکلیف نہ پہونچے سو حضرت علیؓ کا یہ حال تھا کہ گرمیون مین جاڑونکے کپڑے پہنتے تھے اور جاڑونمین گرمیونکے اور اونھین کچھ تکلیف نہین ہو پہنچتی تھی

معجزہ ۱۲۵ بیہقی نے عمران بن حُصَینؓ سے روایت کی ہو کہ عمران نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا حضرت بی بی فاطمہؓ تشریف لائین اور آپکے سامنے کھڑی ہوئین آپ نے اونکی طرف دیکھا کہ بسبب بھوک کے چہرہ اونکا زرد ہو رہا تھا آپ نے اونکے سینے پر ہاتھ رکھا کہ اے اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکون کے اور اوپر نچے کرنے والے نیچون کے فاطمہؓ بنت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بلندی دے یعنے تکلیف اونکی دور کر عمران کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ چہرہ مبارک حضرت بی بی فاطمہؓ کا سرخ اور روشن ہو گیا اور زردی اون کے چہرے کی جاتی رہی پھر ایکبار مین اونکی خدمت مین حاضر ہوا اونھون نے مجھ سے فرمایا کہ اوس دن سے مجھے پھر کبھی بھوک نے تکلیف نہدی **ف** بیہقی نے بعد روایت اس حدیث کے کہا ہو کہ یہ قصہ ماقبل نزولِ آیت حجاب کا ہے

معجزہ ۱۲۶ بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہو کہ طُفیلؓ بن عمرو نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہو تا کہ میری قوم اوس معجزے کو

[illegible]

دیکھکر میرے ساتھ ایمان لے آوے آپ نے دعا کی کہ یا اللہ طفیل کے لیے ایک نور ظاہر ہو جاوے
کہ اسکے ساتھ رہے سو اونکی پیشانی مین درمیان دونون آنکھون کے ایک نور ظاہر ہو گیا
پھر طفیل نے کہا کہ یا اللہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہین میری قوم یہ نہ کہین کہ اسکے چہرے پر سفید داغ ہے
سو وہ نور اونکے کوڑے کے کنارے پر منتقل ہو آیا اور رات مین اونکا کوڑا مانند چراغ کے چمکتا
تھا اور اونکا نام ذوالنور ہو گیا ف ابن عبدالبر نے ابن عباس رض سے مفصل قصہ طفیل رض کا یون
روایت کیا ہے کہ طفیل اپنی قوم مین سردار تھا اور اوسکی قوم اوسکی مطیع تھی اور شاعر تھا کہ شعر خوب
کہتا تھا مکے مین وارد ہوا قریش نے اوس سے جا کے کہا کہ تو اپنی قوم کا سردار ہے ہمین ڈر ہے
کہ یہ شخص یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تجھ سے ملاقات کرکے تجھے بہکا دے اسکے سبب سے
درمیان مرد کے اور اوسکی جورو کے اور اولاد کے جدائی ہو جاتی ہے طفیل کہتے ہین کہ مجھے یہانتک
اونھون نے ڈرایا کہ مینے جب قصد کیا مسجد حرام مین جانیکا جہان جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے تب مینے اپنے کانون کو روئی رکھ کر خوب بند کر لیا بایین غرض
کہ آپ کی آواز میرے کانون تک نہ پہونچے اور مین مسجد مین داخل ہوا یکبارگی جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم میرے متصل آ کھڑے ہوے اور خدا تعالے کو منظور ہوا کہ آپکا کلام مجھے سنا دے
مینے اپنے دلمین یہ بات خیال کی کہ آپکا کلام نہ سننا یہ نادانی کی بات ہے اور مین آدمی سمجھ والا ہون
بھلی بری بات کو پہچانتا ہون مین تو آپکا کلام سونگا اگر بھلی بات ہوگی تو قبول کرونگا اور جو
بری بات ہوگی نہ مانونگا سو مینے کانون مین کی روئی نکال ڈالی اور آپ کا کلام سننا شروع کیا
سو مینے ایسا کلام سنا کہ مانند اوسکے کبھی کوئی کلام اچھا اور حلاوت والا نہین سنا تھا بعد اوسکے
مین آپکے چلنے کا منتظر رہا یہانتک جب آپ مسجد سے تشریف لیچلے مین آپ کے ساتھ ہو لیا اور
آپکے ساتھ آپکے مکان مبارک مین داخل ہوا اور مینے عرض کیا کہ آپ کی قوم نے تو مجھ سے

مذکور ہوئی ۱۲ منہ رحمہ اللہ — ماوکی ایک جانب محل پر — ابو بکر بن علی رض اور — اور امام حسن — اور قتادہ بن النعمان — اور اسید بن حضیر — اور عباد بن بشر — اور طفیل بن عمرو — مین سب کا ذوالنور — نسیم الریاض مین

ایسا ایسا کہا تھا اور مینے آپکا کلام سنا اور میرے دلمین یہ بات آئی کہ آپکا کلام حق ہی سو آپ اپنا
دین مجھے بتائیے اور فرمائیے کہ کن باتونکا آپ حکم کرتے ہین اور کن باتون سے آپ منع کرتے
ہین آپنے اسلام مجھے تلقین کیا اور مین مسلمان ہوا پھر مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مین اپنی قوم دوس کیطرف پھر کر جاتا ہون اور مین اونمین سردار ہون اور وہ میری اطاعت
کرتے ہین مین اونکو اسلام کیطرف دعوت کرونگا آپ دعا فرمائیے کہ خدا تعالے مجھے کوئی ایسی
نشانی دے جس سے میری مدد ہو آپنے فرمایا کہ یا اللہ اسکو کوئی نشانی دے بعد اوسکے مین
وہان سے چلا یہانتک کہ متصل دوس کے پہونچا جب وہان کے ٹیلے پر چڑھا تب میری دونون
آنکھون کے درمیان مین ایک نور ظاہر ہوا مانند ستارے کے مینے کہا کہ یا اللہ مونہہ کے سوا اور کہین یہ
روشنی ہو جاوے مین ڈرتا ہون کہ کہین میری قوم اس نور کو سفید داغ نہ خیال کرے سو وہ
نور میرے کوڑے کے سرے مین آگیا سو مینے دیکھا کہ مین چلتا ہون اور وہ نور میرے کوڑے کے
سرے پر ہے جیسے قندیل لٹکی ہوتی ہے اور میرا باپ اور میری جورو میرے کہنے سے مسلمان ہو گئے
مینے پھر سب قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اونھون نے نہ مانا پھر مین آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین کہ آپ مکے مین تھے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قوم دوس مسلمان نہوئی
اونمین زنا اور ربوا غالب ہے آپ اون کے حق مین بد دعا کیجیے آپنے فرمایا کہ یا اللہ ہدایت
کر دوس کو پھر مین اونمین پھر گیا اور ٹھہرا رہا اور اون کو طرف اسلام کے دعوت کرتا تھا
یہانتک کہ اونمین سے جنکی قسمت مین اسلام تھا مسلمان ہوے پھر مین آپ کے حضور مین
مدینے مین بعد غزوہ احد اور خندق کے مع ستر اسّی آدمیون کے اپنے کنبے مین سے حاضر ہوا
معجزہ ۲۷ ابن خطیب نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایام
حجۃ الوداع مین ایک شخص یمامہ کا ایک لڑکا لایا کہ اوسی دن پیدا ہوا تھا ایک کپڑے مین
لپٹا ہوا آپنے اوس لڑکے سے پوچھا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا ہین آپنے
فرمایا کہ سچ کہتا ہے تو خدا تجھہ مین برکت کرے پھر لڑکا نہ بولا جبتک کہ بولنے کی

عمر اوسکی ہوئی اور اوس لڑکے کو لوگ مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے

معجزہ ۱۲۸ ان بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی کی ٹوپی مین چند موے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے سو وہ ٹوپی رکھکر جس لڑائی مین گئے اللہ نے اونھین فتح دی

معجزہ ۱۲۹ ان صحیح مسلم مین اسماء بنت ابی بکر رض سے روایت ہے کہ اونھون نے ایک جبہ نکالا اور کہا کہ اسکو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے اور ہم اسکو دھوکر بیمارون کو پانی پلاتے ہین اور بدنمین اون کے لگاتے ہین سو اونکو شفا ہو جاتی ہے

معجزہ ۱۳۰ ان طبرانی نے ابو ہریرہ رض سے روایت کی کہ ایکبار حضرت امام حسن رض اور امام حسین رض پیاس کے مارے روتے تھے آپ نے زبان مبارک اون کے مونھہ مین دے دی سو اونھون نے چوسی لیس اون کی پیاس کو تسکین ہوئی اور رونے سے چپ ہوے

معجزہ ۱۳۱ ان بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شیرخوار لڑکون کے منھہ مین آب دہن مبارک پہونچا دیتے تھے تو دن بھر سیر رہتے تھے اور اونکو دودہ پینے کی حاجت نہین رہتی تھی

معجزہ ۱۳۲ ان بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے روایت کی ہے کہ ہم تین بیبیان عتبہ بن فرقد کی تھین اور ہمیشہ اچھی اچھی خوشبو لگاتی تھین مگر عتبہ بن فرقد کے بدنمین ایسی خوشبو آتی تھی کہ ہماری خوشبو پر ہمیشہ غالب رہتی تھی اسکا سبب ہمنے پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ایکبار مین بیمار ہوا تھا سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کے کپڑے میرے اوتروا کے آب دہن مبارک ہتھیلیونمین لگا کے میری پیٹھہ اور پیٹ پر ہاتھہ پھیر اتھا سبحان اللہ کیا برکت آب دہن اور کف مبارک کی تھی کہ ساری عمر عتبہ کے بدن کی خوشبو نہ گئی بلکہ سب زمانے کی خوشبو پر اونکی خوشبو غالب رہی

فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاے مرضے و آفت رسیدگان

معجزہ ۱۳۳ ان صحیح بخاری مین براء بن عازب رضے اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو اوپر ابو رافع کے

بھیجا سو عبد اللہ بن عتیک رض رات کو اوسکے گھر مین داخل ہوگئے اور سوتے مین اوسکو قتل کیا عبد اللہ
بن عتیک رض کہتے ہین کہ مینے تلوار اوسکے پیٹ پر رکھ دی اور مینے زور کیا یہانتک کہ اوسکی پیٹھ
تک پہونچی تب مین سمجھا کہ مین اوسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا مین وہان سے نکلا اور
ایک زینے سے پاون میرے نے خطا کی چاندنی رات مین کہ مین گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ
گئی اوسپر مینے اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور وہان سے اوٹھکر اپنے ساتھیون کے پاس پہونچا
اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور سب حال عرض کیا آپنے فرمایا
کہ پاون اپنا پھیلا دے مینے پاون اپنا پھیلایا آپ نے اوسپر مسح کیا پس مین بالکل اچھا ہوگیا
گویا کہ کبھی میرے پاون مین صدمہ پہونچا ہی نہ تھا **ف** مفصل قصہ قتل ابو رافع کا یہ ہے
کہ ابو رافع ایک سوداگر ملک حجاز مین ایک گڑھی مین رہتا تھا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کو تکلیف پہونچاتا تھا اور آپ کے دشمنون کی مدد کرتا تھا سو جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے چند جوان انصاریون پر عبد اللہ بن عتیک رض کو امیر کر کے اوسکے
قتل کے لیے بھیجا جب وہ لوگ متصل گڑھی کے پہونچے اور آفتاب غروب ہوگیا تھا اور وہان
کے آدمی اپنے مواشی کو لیکر چلے عبد اللہ بن عتیک رض نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب تم ٹھہرو
مین جاتا ہون کچھ تدبیر دربان سے کر کے بھیتر گھس جاؤنگا سو وہان سے چل کے گڑھی کے
دروازے کے متصل پہونچے اوس گڑھی مین ایک گدہا گم گیا تھا وہ لوگ اوسکی تلاش
مین چراغ لے کے نکلے عبد اللہ بن عتیک رض کہتے ہین مجھے ڈر ہوا کہ کہین مجھے پہچان نہ لین
سو مین اپنا سر ڈھک کے بیٹھ گیا جیسے کوئی قضاے حاجت کو بیٹھتا ہے اور لوگ سب
داخل ہوگئے دربان نے پکار کے مجھ سے کہا کہ اے بندۂ خدا اگر تجھے آنا ہے تو آ ورنہ مین
دروازہ بند کرتا ہون پس مین داخل ہوگیا اور ایک گدھے کے تھان مین کہ نزدیک
دروازے گڑھی کے تھا مین چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کر دیا اور کنجیان
ایک کھونٹی پر لٹکا دین جب ابو رافع مع اپنے ہمراہیون کے رات کے کھانے سے فارغ ہوا

تھوڑی دیر تک وہ لوگ اوسکے پاس باتین کرتے رہے بعد اوسکے وہ لوگ پھر کر اپنے اپنے مقامون پر سونے کے لیے آئے تب مینے وہ کنجیان اوٹھالین اور دروازہ گڑھی کا کھول دیا با ین خیال کہ اگر یہ لوگ مجھے جان لین گے تو مجھے جانا سہل ہوگا بعد اوسکے مینے دروازے کنجیون سے کھولنے شروع کیے ہر دروازہ کھول کے بھیتر سے بند کرتا تھا اور جو لوگ کہ حجرونمین متصل ابو رافع کے رہتے تھے اون کے دروازون کو مینے بند کر دیا اور پھر مین وہان ہونچا جہان ابو رافع تھا وہان اندھیرا تھا اور وہ اپنے عیال کے بیچ مین تھا مجھے نہین معلوم کہ کہان تھا مینے پکارا کہ اے ابو رافع اوسنے کہا کہ کون ہے مینے اوسکی آواز کے اوپر تلوار چلائی اور تلوار نے کچھ کام نکیا اور وہ چلایا مین وہان سے نکل آیا اور تھوڑی دیر بعد مینے آواز بدل کے پوچھا کہ کیا ہے اے ابو رافع وہ کوئی اپنا آدمی سمجھا اور کہا کہ خرابی ہو تمھین ابھی کسی شخص نے میرے اوپر تلوار چلائی تھی مینے اوسکے متصل جا کے ایسا ہاتھ مارا کہ کام اوسکا تمام کیا اور اوسکے پیٹ پر تلوار رکھکر زور کیا یہانتک کے اوسکی پیٹھ تک ہونچی تب مین سمجھا کہ مین اوسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا مین نکلا سو ایک زینے پر ہونچا اوترنے مین مجھے گمان ہوا کہ مین زمین تک آگیا حالانکہ مین زمین تک نہین آیا تھا مینے پیر بڑھا کر رکھا سو مین چاندنی رات مین گر پڑا اور ساق میری ٹوٹ گئی مینے اوسپر اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور اپنے ہمراہیونمین لنگڑاتا آیا سو مینے اون سے کہا کہ تم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جا کر خوشخبری ہونچاؤ مین یہان سے تب چلونگا جب نوحہ گر کی آواز سنونگا اور گڑھی کے دروازے کے متصل مین بیٹھ رہا جب مرغ بولا اور صبح ہوئی تب نوحہ گرنے گڑھی پر چڑھکر پکارا کہ مین ابو رافع سوداگر اہل حجاز کی خبر مرگ کی سناتا ہون تب مین خوش ہو کر بے قلق و اضطراب چلا ہنوز میرے ہمراہی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہ ہونچنے پائے تھے کہ مین جا ہونچا اور مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر قتل ابو رافع کی سنائی اور حال ٹوٹ جانے اپنی ساق کا بیان کیا آپنے ارشاد کیا

کہ پاؤن پھیلاؤ مینے پھیلایا آپ نے اوسپر ہاتھہ پھیرا پس یہ حال ہوا کہ گویا میری ساق
مین صدمہ کچھہ پہونچا ہی نہ تھا یہ تفصیل قصے کی بھی روایات صحیح بخاری مین مندرج ہے

معجزہ ۱۳۴ بخاری مین یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ مینے اثر ایک چوٹ کا سلمہ
بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ساق مین دیکھا اون سے مینے پوچھا کہ یہ کیسی چوٹ ہے
اونھون نے کہا کہ یہ چوٹ میرے خیبر کے دن لگی تھی لوگون نے کہا تھا کہ سلمہ شہید ہو گیا
یعنے ایسی شدید ضرب آئی ہے کہ اس سے جان بر نہو گا مین آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین آیا آپ نے اوس چوٹ پر تین بار دم کیا مین بالکل اچھا ہو گیا

معجزہ ۱۳۵ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ محمد بن حاطب کے ہاتھہ پر لڑکپن مین ہانڈی
اولٹ پڑی اور ہاتھہ جل گیا جناب رسول اللہ نے اوسپر ہاتھہ پھیرا اور دعا کی اور لب مبارک لگایا فوراً اچھا ہو گیا

معجزہ ۱۳۶ طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ شرحبیل جعفی کی ہتیلی مین ایک ایسا غدود
تھا کہ بسبب اوسکے وہ تلوار نہین پکڑ سکتے تھے اور گھوڑے کی باگ تھام نہین سکتے تھے اونھون
نے اوس غدود کا حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپ نے اوس غدود کو
ہتیلی مبارک کو دبا کے زور سے چکر دیا یہانتک کہ وہ غدود بالکل جاتا رہا اور کچھہ اوسکا نشان نہ رہا

معجزہ ۱۳۷ ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی نے عثمان بن حنیف سے روایت کی ہے
کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر کہا کہ یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے
کہ میری آنکھین کھل جاوین آپ نے فرمایا کہ اوٹھہ وضو کر اور بعد اوسکے دو رکعت نماز پڑھ بعد اوسکے

[illegible]

یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْٓ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ سو اوس اندھے نے آپکے حکم کے موافق وضو کرکے دو رکعتین پڑھ کے یہ دعا پڑھی اوسیوقت اوسکی آنکھین کھل گئین

ف یہ حدیث اکثر محدثین نے باسنادِ صحیحہ نقل کی ہے اور واسطے برآمدِ مطلب کے یہ دعا مجرب ہے اکثر اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ کی جگہہ اور روایتون مین فِیْ حَاجَتِیْ ہٰذِہٖ لِتُقْضٰی وارد ہے کہ یہ عبارت ہر حاجت کو شامل ہے اور حضرتِ عثمان بن حنیف اور اون کے بیٹے اس دعا کو واسطے قضاے حاجات کے تعلیم کیا کرتے تھے اور بہت حکایتین برآمدِ حاجات کی ببرکت اس دعا کے منقول ہین

معجزہ ۱۳۸ ابو نعیم اور واقدی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ ابن مُلَاعِبُ الْاَسِنَّۃ کو مرض استسقا ہوا سو اوسنے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قاصد بھیجا اور درخواست دعا کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی لیکر اوسمین لعابِ دہن مبارک ڈالکے اوس قاصد کو دی پھر اوسنے براہ تعجب اوس مٹی کو لیا سمجھا کہ مجھہ سے ٹھٹھا کیا مگر اوس مٹی کو پاس ابن ملاعب الاسنہ کے لیگیا اور ایسے وقت مین پہونچا کہ وقتِ موت تھا اوسنے گھول کر وہ مٹی پی لی اوسیوقت اچھا ہوگیا

معجزہ ۱۳۹ بیہقی اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ حبیب بن فدیک کے باپ کی آنکھون مین پھلی پڑگئی اور بالکل اندھے ہوگئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکی آنکھون پر دم کیا اوسیوقت اونکی آنکھین اچھی ہوگئین راوی کہتا ہے کہ مینے اونھین اسی برس کی عمر مین سوئی مین ڈورا ڈالتے دیکھا

معجزہ ۱۴۰ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن اُنیس رض کے سر مین چوٹ آئی جناب

حلیف الانصار صحابی شہد العقبۃ و احدا و مات بالشام فی خلافۃ معویہ سنۃ اربع و خمسین کذا فی التقریب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس چوٹ پر لعاب دہن مبارک ڈالدیا پس وہ چوٹ اچھی ہوگئی
ف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن اُنیس کو ساتھ عبد اللہ بن رواحہ
اور چند اصحاب کے پاس بشیر بن سلام کے بھیجا تھا اور وہ ایک شخص تھا کہ اوسنے قوم غطفان
مین سے ایک لشکر واسطے لڑائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جمع کیا تھا سو ادن اصحاب نے
اوسے جاکے سمجھایا اور کہا کہ اگر تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوگا
تو وہ تیری خاطر داری کرین گے اور وہان ٹھہرے رہے یہانتک کہ وہ اون کے ساتھ ہولیا
اور وہان سے چلے اور عبد اللہ بن اُنیس نے اپنے اونٹ پر اوسے سوار کرلیا یہانتک کہ جب
قریب خیبر کے پہونچے تب وہ اپنے دلمین پچتایا سو اس بات کو ابن اُنیس سمجھ گئے اور اونھون نے
اوسکے ایک تلوار ماری کہ اوسکا ایک پاؤن کٹ گیا اور اوس نے اُن کے ایک لاٹھی
ماری کہ اوس سے ان کے سر پر چوٹ آئی پھر جب یہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین آئے آپ نے آب دہن مبارک اوس چوٹ پر ڈالدیا اور وہ چوٹ اچھی ہوگئی
معجزہ صحیحین مین ہی کہ حضرت علی رض کی آنکھین دکھتی تھین جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگادیا فوراً اچھی ہوگئین ف یہ معجزہ غزوہ
خیبر مین واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بخار آگیا تھا اس سبب سے آپ لڑائی
پر تشریف نہین لیجاتے تھے ایک دن آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رض کو نشان دیا اور
لڑائی کو بھیجا وہ خوب لڑے مگر قلعہ فتح نہوا دوسرے دن حضرت عمر رض کو نشان دیا اونھون
نے بھی جاکر خوب لڑائی کی مگر قلعہ فتح نہوا تب آپ نے فرمایا کہ کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا
کہ اللہ اور رسول اوسے دوست رکھتے ہین اور وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہی اوسکے
ہاتھ پر قلعہ فتح ہوجاے گا صبح کو لوگ جمع ہوے اور منتظر تھے کہ کسکی قسمت مین یہ سعادت
ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین دُکھتی تھین آپ نے اونھین بلوایا لوگ اونھین لے
آے آنکھون پر اون کے پٹی بندھی تھی آپ نے فرمایا کہ پاس آو اور آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین

لگا دیا اوسی وقت آنکھین کھول دین آپ نے اونھین نشان دیا اور اونھون نے قلعے کو فتح کیا

معجزہ ۱۴۲ زرین نے روایت کی ہو کہ ایک دن حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابوبکرؓ کا ذکر ہوا سو وہ روئے اور اونھون نے کہا کاش میرے سارے اعمال حضرت ابوبکرؓ کے ایک دن کے عمل اور ایک رات کے عمل کے برابر ہون رات تو وہ جس رات وہ ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غار کی طرف گئے سو جب دونون صاحب غار پر پہونچے ابوبکر صدیق رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ غار مین نہ داخل ہون پہلے مین داخل ہون جو کچھ غار مین ہو تو اوسکا صدمہ مجھے پہونچے آپ کو نہ پہونچے سو غار مین گھس کے اونھون نے اوسمین جھاڑو دی اور اوس کے سب سوراخون کو اپنی ازار پھاڑ کے اوسکے ٹکڑون سے بند کیا دو سوراخ باقی رہگئے سو اونھون نے اون دونون مین اپنے دونون پاؤن اڑا دیے پھر آپ سے کہا کہ آئیے آپ داخل ہوے اور ابوبکر صدیقؓ کی گود مین سر مبارک رکھ کے سو رہے اور ایک سوراخ سے سانپ نے ابوبکر صدیق رضہ کے پاؤن مین کاٹا اونھون نے جنبش نہ کی اس ڈر سے کہ کہین آپ جاگ نہ پڑین اور بسبب صدمۂ زہر کے آنسو اونکی آنکھون سے نکل آے اور چہرۂ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوے اور حال پوچھا ابوبکر صدیق رضہ نے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مجھے سانپ نے کاٹا آپ نے آب دہن مبارک اوس جگہہ پر ڈالا جہان سانپ نے کاٹا تھا سو فورًا اثر زہر کا جاتا رہا مگر قریب زمانۂ موت ابی بکر صدیقؓ کے اوس زہر نے عود کیا کہ اوس سے اون کی وفات ہوئی اور دن ابوبکر صدیقؓ کا یس وہ دن ہی جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور عرب کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوٰۃ نہ دین گے ابوبکر صدیق رضہ نے کہا کہ اگر اونٹ کے باندھنے کی ایک رسّی مجھے نہ دین گے جو بعہد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیتے تھے تو مین اون سے جہاد کرونگا مینے کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون سے موافقت کرو اور نرمی کرو ابوبکر صدیق رضہ نے کہا کہ تم جاہلیت مین قوی اسلام مین

نرم ہوتے ہوتے آنا بند ہو گیا اور وہ دین تمام ہو گیا کیا میرے جیتے جی کم ہو جاوے انتہی ف
ابوبکر صدیق رضہ سے اوسوقت بمعجزۂ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اثر زہر مار جو جاتا رہا تھا
پھر بوقت موت اون کے اوس زہر نے عود کیا اسمین یہ سر تھا کہ اونھین مرتبہ شہادت حاصل ہو
چنانچہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی بسبب اسی سر کے بعود اثر زہر خیبر ہوئی تھی

معجزہ ۴۳ ابو القاسم بغوی نے معاویہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق مین تھے سو میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق مین
اوتارا سو اون کے پاؤن پر دیوار خندق سے صدمہ پہونچا کہ پاؤن اونکا نہایت پچ گیا وہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور گھوڑے پر سے نہین اوترے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اونکی چوٹ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بسم اللہ فوراً اون کی چوٹ اچھی ہو گئی اور ذرا تکلیف باقی نرہی

معجزہ ۴۴ بیہقی اور ابن اسحق نے روایت کی ہے کہ خبیب بن اسیاف کے بدر کے دن
درمیان دونون کندھون کے تلوار لگی یہانتک کہ ایک جانب بدن کی لٹک پڑی پس آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے بدن کو ملا دیا اور اوس پر دم کیا پس وہ اچھا ہو گیا ف
یہ معجزہ عین حالت لڑائی مین واقع ہوا تھا اور خبیب کا زخم جب برکت جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اچھا ہو گیا اوسیوقت اونھون نے اپنے زخمی کرنے والے کو مار ڈالا

معجزہ ۴۵ بیہقی نے حضرت علی رضہ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے بیان کیا کہ مین ایکبار
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین بیمار تھا اور مین یہ کہتا تھا کہ یا اللہ
اگر میری اجل آگئی ہے تو آجاوے تو مین اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤن اور جو ابھی نہین
آئی تو مجھے شفا دے اور اگر امتحان کے لیے یہ بیماری ہے تو مجھے صبر دے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

مجھے پاؤن سے مارا اور کہا کہ کیا تمنے کہا پھر تو کہو مینے وہی دعا پھر کہی آپنے فرمایا کہ یا اللہ اسے
شفا دے حضرت علی رضہ کہتے ہین کہ مین اوسیوقت اچھا ہوگیا اور پھر اوسدن سے آجتک وہ درد مجھے نہین ہوا

معجزہ ۱۴۶ ابن ابی شیبہ نے ام جندب رضہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئی اوسکے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ باتین نہین کرتا تھا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے منھہ پر کلی ڈالدی اور دونون ہاتھہ دھوکر پانی اوس عورت کو دیا
کہ لڑکے کو پلادے اور دونون آنکھونکو لگادے اوس عورت نے ویسا ہی کیا اور وہ لڑکا
فورًا اچھا ہوگیا باتین کرنے لگا اور ایسا عقلمند ہوا کہ اور لوگون کی عقل پر عقل اوسکی فائق تھی

معجزہ ۱۴۷ بیہقی اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ احد مین قتادہ بن نعمان
کی آنکھہ مین تیر لگا کہ وہ آنکھہ اونکی رخسارے پر آ پڑی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
اوس آنکھہ کو پھر حدقے مین اپنے دست مبارک سے رکھہ دیا پھر وہ اچھی ہوگئی اور دونون آنکھون مین
زیادہ خوبصورت اور روشن رہی **ف** روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
قتادہ سے جب اونکی آنکھہ پر صدمہ پہونچا فرمایا کہ اگر چاہو تو تمھاری آنکھہ پھر رکھدون اور اچھی
ہوجاوے اور اگر چاہو صبر کرو اور تمھین جنت ملے اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم جنت تو بڑی اچھی عطا ہے مگر مجھے کانا ہونا برا معلوم ہوتا ہے آپ میری آنکھہ اچھی کردیجیے
اور میرے لیے واسطے جنت کے دعا کیجیے آپنے آنکھہ اونکی حدقے مین رکھدی کہ اچھی ہوگئی اور
اونکے لیے جنت کی دعا کی سبحان اللہ کیا انعام ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ قتادہ کو
دنیا کی عار سے نجات ملی اور جنت بھی ملی **ف** یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ رضہ مین اس
بات کا تفاخر تھا کہ اون کے جد کی آنکھہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ سے اچھی ہوگئی
چنانچہ عاصم بن عمر بن قتادہ عمر بن عبد العزیز رحہ کے پاس ایام خلافت مین اونکی آئے اور اونھون نے

لہ قتادہ بن النعمان بن زید بن عامر الانصاری الظفری ابو عمرو صحابی شہد بدرا و ہو اخو ابی سعید لامہ مات سنة ثلث و عشرین علی الصحیح ۱۲ تقریب التہذیب
لہ محمد بن اسحاق بن یسار ... امام المغازی ۱۲ تقریب التہذیب
لہ ام جندب الازدیہ صحابیة لها حدیث ۱۲ تقریب التہذیب

یہ اشعار پڑہے اشعار اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُہٗ ✣ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیَمَّا رُدٍّ ✣ فَعَادَتْ کَمَا کَانَتْ لِاَوَّلِ اَمْرِہَا ✣ فَیَا حُسْنَ مَا عَیْنٍ وَیَا حُسْنَ مَا رُدٍّ ✣

معجزہ ۱۴۸ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہی کہ ابو قتادہؓ کے غزوہ ذی قرد مین تیر لگا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اون کے زخم پر آب دہن مبارک لگادیا پس وہ بالکل اچھا ہوگیا

معجزہ ۱۴۹ بیہقی نے شمّیؓ بن عطیہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک لڑکے کو لاے کہ وہ جوان ہوگیا تھا اور کبھی اوسنے بات نہ کی تھی یعنے خلقی گونگا تھا سو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس سے کہا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ آپ رسول خدا ہین

معجزہ ۱۵۰ احمد اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہی کہ ایک عورت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے ایک بیٹے کو لائی کہ اوسے جنون تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے سینے پر ہاتھ پھیرا اوس نے زور سے قے کی اور اوسکے پیٹ مین سے ایک چیز مانند پلّے کتّے سیاہ کے نکلی اور وہ اچھا ہوگیا

فصل سوم معجزات متعلقہ باحیاے موتے

معجزہ ۱۵۱ بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہی کہ ایک جوان انصاری نے وفات پائی اوسکی مان ایک اندھی بوڑھیا تھی ہمنے اوسپر کپڑا اوڑہا دیا اور اوسکی مان سے تسلی کی باتین کرنے لگے اوسنے کہا کہ کیا میرا بیٹا مرگیا ہمنے کہا کہ ہان اوسنے کہا کہ یا اللہ اگر تو جانتا ہی کہ مینے تیری طرف اور تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی ہی کہ تو ہر تکلیف مین

[illegible]

میری مدد کرے تو یہ مصیبت میرے اوپر مت ڈال حضرت انس کہتے ہین کہ ہم لوگ وہین موجود تھے کہ اوس مُردے نے اپنے مُنھہ سے کپڑا کھولا اور اچھا ہوگیا اور ہمنے اور اوسنے کھانا ساتھہ کھایا **ف** یہ معجزہ احیای موتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ آپکی امت کی ایک بوڑھیا نے آپکے نام کی برکت سے مُردے کو جلا لیا

معجزہ ۵۲ ان بیہقی نے عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب ثابت بن قیس جنگ یمامہ مین شہید ہوے مین اون کے دفن مین حاضر تھا سو جب انکو قبر مین رکھہ چکے ہم لوگون نے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان البر الرحیم پھر جو ہمنے اونکو دیکھا کہ ویسے ہی مُردہ تھے جیسے باتین کرنے سے پہلے **ف** یہ بھی معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ مُردے نے زندہ ہوکے آپ کی رسالت کی اور خلفاے راشدین کی خلافت کی گواہی دی

معجزہ ۵۳ ان طبرانی اور ابونعیم اور ابن مندہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ زید بن خارجہ رضہ نے جب وفات پائی اونکی نعش ڈھکی ہوئی اونکے گھر مین تھی اور عورتین گرد اونکے جلا رہی تھین اور وقت درمیان مغرب اور عشا کا تھا سو اونھون نے کہا کہ چپ رہو چپ رہو پھر اون کے مُنھہ پر سے کپڑا کھولا تب اونھون نے کہا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اُلْاَمِیْنُ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ یعنے محمد پیغمبر خدا کے امین ہین اور آخر ہین سب پیغمبرون کے موافق پہلی کتابون کے یا لوح محفوظ کے پھر اونھون نے کہا صَدَقَ صَدَقَ یعنے سچ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا بعد اسکے اونھون نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضے اللہ عنہم کی تعریف کی بعد اوسکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بعد اوسکے مُردہ ہوگئے جیسے کہ تھے **ف** یہ معجزہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزہ سابقہ کے ہے کہ مُردے نے زندہ ہوکے آپ کی رسالت کی شہادت دی اور خلفاے

ان ۵۲ معجزہ ۵۲

ان ۵۳ معجزہ ۵۳

۱ نعمان بن بشیر صحابی انصاری خزرجی ہین اور انکے باپ بشیر بن سعد بن ثعلبہ بھی صحابی ہین اور نعمان اول مولود ہین انصار مین بعد ہجرت سنہ ۶۴ ہجری مین وفات پائی کذا فی نسیم الریاض ۱۲ منہ

۲ رحمہ اللہ ۳ زید بن خارجہ صحابی انصاری خزرجی بدری ہین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اونھون نے وفات پائی کذا فی التقریب ۱۲ منہ

رحمہ اللہ تعالیٰ ۲

راشدین کی تعریف بیان کی **ف** جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیاے امت سے احیاے
موتے اکثر واقع ہوا ہی امام یافعی نے کتاب مرآۃ الیقظان مین بعد بیان کثرت و تواتر کرامات
حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کے لکھا ہی کہ اس مقام پر مین ایک کرامت کے ذکر پر
اکتفا کرتا ہون وہ یہ ہی کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو جناب حضرت غوث الثقلین سے بہت محبت
تھی اکثر آپ کی ہی خدمت مین جاکر حاضر ہوتا دنیا کے کاروبار مین کم مشغول ہوتا ایکدن
اوس بڑھیا نے آپ کے حضور مین حاضر ہوکے عرض کیا کہ مینے اس اپنے بیٹے کو آپ کی نذر
کیا اور اللہ اپنا حق اسے معاف کیا آپ اسے تعلیم باطن فرمایئے اسلیے کہ میرے کام مین تو
یہ رہتا ہی نہین ہر گھڑی یہین آ حاضر ہوتا ہی اور اوس لڑکے کو خانقاہ مبارک مین چھوڑ آئی
آپ نے اوسے ریاضت اور سبق باطن مین مشغول کیا کبھی کبھی وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو دیکھنے
کو آتی تھی ایکدن آئی تو دیکھا کہ وہ بیٹا اوسکا چنے چبا رہا ہی اور بہت حقیر و ناتوان ہوگیا ہی
پھر وہ حضرت غوث الثقلین کے پاس گئی دیکھا کہ آپ مرغی کا گوشت کھا رہے ہین اوسنے کہا کہ حضرت آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہین اور میرے
بیٹے کو چنے کھلاتے ہین آپ نے مرغی کی ہڈیون پر ہاتھ رکھ کے فرمایا قُومِی بِاِذْنِ اللّٰہِ
الَّذِیْ یُحْیِی الْعِظَامَ وَہِیَ رَمِیْمٌ یعنے اوٹھ کھڑی ہو اوس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ
ھڈیون کو زندہ کرے گا فوراً وہ مرغی زندہ ہوگئی اور آواز کرنے لگی تب آپنے اوس
بڑھیا سے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہو جاوے تب جو جی مین آوے کھاوے انتہی سبحان اللہ
کیا رتبہ ہے اولیاے امت محمدی کا معجزۂ احیاے موتے کہ بڑا مایہ الافتخار عیسائیونکا
ہی بلکہ العیاذ باللہ اسے دلیل الوہیت حضرت عیسیٰ قرار دیا ہے ان سے ظہور مین آیا

فوائد بیعت اولیا حضرت غوث الثقلین بعد از رحلت

فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بد ادبان و محفوظی آنحضرت از شر اعدا

معجزہ ۱۵۰ مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہی کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے سامنے بائین ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا آپ نے فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھا اوس نے
کہا کہ مین سیدھے ہاتھ سے کھا نہین سکتا ہون حالانکہ ہاتھ اوسکا اچھا تھا یہ بات اوسنے

غلط براہ بیباکی کہی تھی تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو سیدھے ہاتھ سے نکھا سکیگا اوسکا
ایسا ہی حال ہوگیا کہ سیدھا ہاتھ اوسکا کام سے جاتا رہا منھہ تک نہین پہونچا سکتا تھا

معجزہ ۵۵ صحیحین مین ابن عباس رض سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قوم مضر[1] پر بد دعا کی سو اونپر ایسا قحط پڑا کہ قریب تھا کہ وہ سبکے سب ہلاک ہو جاویں اور اونکے مواشی بھی ہلاک ہو جاوین یہانتک کہ قریش نے عاجزی کی اور رحم چاہا تب آپ نے مینھہ کے لیے دعا کی اور مینھہ برسا **ف** آپنے بد دعا کی تھی کہ الٰہی انپر ایسا قحط پڑے جیسا یوسف ع کے زمانے مین پڑا تھا سو ایسا قحط شدید پڑا کہ ٹیڑی اور ہڈی اور خون کھانے لگے تب ابو سفیان نے یا کعب بن مرہ نے آپ سے کہا کہ تم حکم کرتے ہو صلۂ رحم کا یعنے اقارب سے سلوک نیک کرنیکا اور تمھاری قوم ہلاک ہوگئی تم اللہ تعالےٰ سے دعا کرو کہ مینھہ برسے تب آپنے دعا کی کہ یا اللہ مینھہ برسا جلدی سے نفع والا جس سے چراگاہ جمے اور عالم کو گھیر لے سو ایک ہفتہ نہین گذرا کہ مینھہ برسا

معجزہ ۵۶ صحیحین مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہی کہ جب کسریٰ پرویز بادشاہ فارس نے آپکے نامے کو پھاڑ ڈالا تب آپنے اوسکے حق مین بد دعا کی کہ خداے تعالےٰ اوسکے ملک کو پھاڑ ڈالے اور پاش پاش کر دے سو سلطنت ملک فارس کی مطلق باقی نہین رہی اور تب سے اتبک کہین پردۂ زمین پر مجوسیون کی حکومت نہین ہے **ف** بعد صلح حدیبیہ کے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر ملوک اور سلاطین کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی اوس زمانے مین فارس کا بادشاہ کسرے پرویز نوشیروان کا پوتا تھا اوسکو بھی آپنے نامہ لکھا اور بعد بسم اللہ کے سرنامہ یون لکھا من محمد رسول اللہ الی کسرے عظیم فارس اوس کافر نے براہ تکبر اس بات سے کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکھا نامۂ مبارک کو پھاڑ ڈالا سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کے حق مین بد دعا کی خداے تعالےٰ نے اوسکے خاندان کی سلطنت کو کہ صدہا سال سے بکمال شوکت چلی آتی تھی پاش پاش کرکے نیست و نابود کر دیا **ف** اوسی زمانے مین ہرقل[2] بادشاہ نصاری کو بھی آنحضرت نے نامہ لکھا تھا وہ بتعظیم پیش آیا اور

[1] مضر بضم المیم وفتح الضاد المعجمۃ اسم قبیلۃ عظیمۃ سمیت باسم الجد وہو مضر بن نزار بن معد بن عدنان وقریش بطن من ہذہ القبیلۃ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

[2] ہرقل بکسر ہا مہملہ وفتح راء مہملہ وسکون قاف ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

نامہ کو ادب سے رکھا سو اوسکی قوم کا ملک ابتک باقی ہے اور اون کی سلطنت کو بالکل زوال نہین ہوا

معجزہ ۱۵۷ ان بیہقی اور حاکم اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی لہب کے لیے بددعا کی کہ یا اللہ اوسپر اپنے کتون مین سے کوئی کتا مسلط کر اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین قصہ بددعا کرنے کا یہ لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم عتبہ کے نکاح مین تھین اور اونکی بہن رقیہ عتیبہ کے نکاح مین جب سورہ تبت نازل ہوئی تب ابولہب نے اپنے ان دونون بیٹون سے کہا کہ اگر تم دونون محمد کی بیٹیون کو طلاق نہ دوگے تو مجھے تمسے کچھ سروکار نہین اور اون دونون کی مان حمالۃ الحطب نے بھی یہی کہا تب عتبہ نے ام کلثوم کو طلاق دی اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے جاکے کہا کہ مینے تمھاری بیٹی کو طلاق دی اور بہت سی بے ادبی اور گستاخی کی تب آپ نے اوسکے حق مین بددعا کی اللّٰھم سلط علیہ کلبا من کلابک سو شیر نے اوسکو کہا لیا زمین شام مین موضع زرقا مین اور اوسکا قصہ حاکم نے یون بیان کیا ہے حدیث ابی نوفل سے کہ ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ شام کو گیا تھا سو متصل ایک صومعہ راہب کے ٹھہرے راہب نے اون سے کہا کہ یہان درندے ہین تم اپنی جان کا بچاو کریجیو ابولہب نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے اس بیٹے کے لیے بددعا کی ہے سو ایسی تدبیر کرو کہ وہ اس منزل مین بچ جاوے سو سب اسباب اکٹھا رکھکے اوسپر میرے بیٹے کو سلادو سو اونھون نے ایسا ہی کیا اور سب گرد اوسکے سوے اور رات کو شیر آیا ہر ایک کا مونھہ اوسنے سونگھا اور کود کر عتبہ کا سر کاٹ ڈالا **ف** شیر بحکم الٰہی موافق دعاے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عتبہ کے ہلاک کرنے کو آیا تھا اسی لیے اور سبھون کو سونگھکر چھوڑ دیا اور عتبہ کو ہلاک کیا اور گو شقاوت اوسکا باین جہت کہ غباوت بغض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا تھا نکھا یا **ف** ابولہب کے تین بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور معتب سو وہ دو انمین سے فتح مکہ مین مسلمان ہوگئے مگر مکے ہی مین رہے مکے سے ہجرت کرکے مدینے مین نہین آے اور ایک کافر رہا اوسکو شیر نے مار ڈالا اور اسمین اختلاف ہے

کہ وہ عتیبہ تھا یا عتبہ بعضے علما نے یہ لکھا ہی کہ صحیح یہی ہی کہ وہ عتبہ تھا اور عتیبہ اور معتب مسلمان ہوگئے

معجزہ ۱۵۸ ان صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے متصل نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل اور چند ہمراہی اوسکے وہان بیٹھے تھے سو آپس مین ایک نے کہا کہ کوئی تم مین سے جا کر فلانی جگہہ کہ اونٹ حلال ہوا ہی اوسکے پیٹ کی آلایش لے آوے اور جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ مین جاوین تب اونکی پیٹھ پر رکھدے تب شقی ترین اونمین جو تھا یعنی عقبہ[1] بن ابی معیط اوٹھا اور وہ پیٹ کی آلایش اونٹ کی لے آیا اور جب آپ سجدہ مین گئے تب آپکے دونون کندھون کے درمیان مین رکھدی اور آپس مین ہنسنے لگے اور آپ سجدہ مین رہے یہانتک کہ حضرت بی بی فاطمہ رضہ آئین اور اوس آلایش کو آپ کی گردن پر سے اوٹھایا اور آپ نے سر اوٹھایا اور آپ نے قریش پر بد دعا کی اور بالخصوص نام لیکر ابو جہل اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ[2] بن ولید حق مین بد دعا کی کہ الٰہی انکو تباہ کر سو یہ سب لوگ ہلاک ہوے اور اکثر اونمین سے جنگ بدر مین واصل جہنم ہوے

معجزہ ۱۵۹ ان بیہقی نے روایت کی ہی کہ حکم[3] بن ابی العاص آپکی مجلس مین منہہ پھیر کر آنکھونکا اشارہ منافقون سے آپ کے کلام کی نفی کے لیے کرتا تھا آپ نے دیکھہ کے فرمایا کہ ایسا ہی ہو جا چنانچہ ویسا ہی ہوگیا اور تا موت ویسا ہی رہا کہ منہہ پھیر کا کیا کرتا تھا

معجزہ ۱۶۰ ان بیہقی نے اسما بنت ابی بکر رضہ سے روایت کی ہی کہ جب حمالۃ الحطب زوجہ ابو لہب کو مضمون سورہ تبت یدا ابی لہب کا پہونچا وہ ایک پتھر لیکے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر آئی آپ مسجد مین بیٹھے تھے اور آپکے ساتھہ حضرت ابو بکر رضہ بھی بیٹھے تھے جب متصل آپکے پہونچی تو سوے ابو بکر رضہ کے اور کوئی اوسے نظر نہ پڑا خدا تعالیٰ نے اوسکی آنکھونکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

مطابق ۱۵۸ ان
مطابق ۱۵۹ ان
مطابق ۱۶۰ ان

[1] عقبہ بضم عین مہملہ و سکون قاف و باے موحدہ بن ابی معیط بضم میم و فتح عین مہملہ و سکون یاے مثناۃ تحتیہ و طائے مہملہ نام کافر است از کفار قریش ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[2] عمارہ بضم عین مہملہ و تخفیف میم ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[3] حکم بفتحتین بن ابی العاص یعنی بہ صاد مہملتین ایک تھا بنی امیہ مین سے مروان اسی کا بیٹا ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

کہ دیکھنے سے اندھا کر دیا حضرت ابوبکر رض سے کہنے لگی کہ تمھارے صاحب کہان ہین مینے سنا ہی کہ میری
ہجو کرتے ہین سو قسم ہی خدا کی جو مین اونھین پاتی تو یہ پتھر اون کے منھہ مین مارتی اور یہ کہکر پھر گئی
معجزہ ۱۶۱ ابونعیم اور طبرانی نے حکم بن ابی عاص سے روایت کی ہی کہ ہم چند کافرون نے
آپس مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قتل کا وعدہ کیا کہ رات کو یک ناگاہ آپکو مار ڈالین
سو ایک جگہہ ہم اسی انتظار پر کھڑے ہو رہے یہانتک کہ آپ ہمارے قریب پہونچے سو ہم نے پیچھے سے
ایک بڑی آواز سنی جس سے ہمنے گمان کیا کہ سارے ملک تہامہ مین کوئی آدمی اس آواز کے
صدمے سے جیتا نہ بچا ہوگا پس ہم غش کھا کے گرے اور اتنی دیر بیہوش پڑے
رہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے نماز پڑھکر اپنے دولتخانے کو
تشریف لے گئے بعد اسکے دوسری رات پھر ہمنے ویسا ہی قصد کیا سو جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم ہمارے متصل پہونچے آکر صفا اور مروہ ہمارے اور آپکے درمیان مین حائل ہو گئے

باب چوتھا بیان معجزات عالم جنات مین

معجزہ ۱۶۲ بخاری نے حضرت عمر رض سے روایت کی ہی کہ ایک روز مین بتون کے
پاس حاضر تھا ایک شخص نے ایک گوسالہ بتون کی نذر کرکے ذبح کیا ایک بت کے پیٹ سے
آواز نہایت بلند نکلی کہ وہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ
یعنے اے مرد قوی ایک کام کی بات ہی ایک شخص فصیح کہتا ہی لا الہ الا اللہ یعنے نہین ہی کوئی قابل
عبادت کے مگر اللہ حضرت عمر رض کہتے ہین کہ لوگ یہ آواز سنکر بھاگ گئے مین وہان ٹھہرا رہا کہ حقیقت
اس آواز کی دریافت کرون دوسری بار بھی ویسی ہی آواز سنی جو کچھ بات نہ گذری کہ ہمنے خبر سنی
نسبت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ نبی ہین یعنے لا الہ الا اللہ تلقین کرتے ہین
معجزہ ۱۶۳ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہی کہ جب خالد بن الولید رض نے بحکم آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم عمارت عزے کو ڈھا دیا وہان ایک کالی عورت نکلی ننگے بال پریشان کیے
ہوے اور اپنے سر پر ہاتھ رکھہ کے چیخنے لگی حضرت خالد رض نے اوسکو تلوار سے دو ٹکڑے کیا

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکے اس قصے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ عزی وہی تھی
اب کبھی اوسکی عبادت نہوگی **ف** عزی ایک درخت تھا یا تین درخت تھے سوا اوسپر عمارت بنائی
تھی اور مشرکین اوسے پوجتے تھے اوس درخت مین سے آوازین سنائی دیتی تھین اور باعث
اوسکی عبادت کا ایک روح خبیثہ از قبیل شیاطین تھی کہ اوسی کے سبب سے آوازین وہان سے
ہوتی تھین ببرکت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ روح خبیثہ صورت پکڑکے نمودہ ہوئی
حضرت خالد بن ولید رضی نے اوسے قتل کیا سو آپنے فرمایا کہ اصل عُزی وہی تھی اوسی کے اغوا سے اون درختونکی پرستش
ہوتی تھی اب وہ جو ماری گئی تو اوس تجانے کی جڑ بالکل قطع ہوگئی اب عبادت عزی کی کبھی نہ ہوگی

معجزہ ۱۶۴ ان بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مکے مین فرمایا کہ جسکا جی تم مین سے جنون کے دیکھنے کو چاہے
سو آج رات کو حاضر ہو ابن مسعودؓ کہتے ہین کہ سوا میرے اور کوئی حاضر نہوا آپ مجھے ساتھ
لیکر چلے یہانتک کہ جب مکے کی بلند جانب پہونچے آپنے اپنے پاے مبارک سے ایک خط میرے
واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اسی مین بیٹھے رہیو اور آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے
ہوکر کلام اللہ پڑھنا شروع کیا سو آپکو ایک جماعت کثیرہ نے گھیر لیا اور میرے اور آپکے درمیان
مین حائل ہوگئی اور مینے سنا کہ جنون نے آپ سے کہا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ تم پیغمبر خدا ہو اور وہان
ایک درخت متصل تھا آپنے فرمایا کہ اگر یہ درخت گواہی دے تو تم مانوگے اونھون نے کہا کہ ہان
پھر آپنے اوس درخت کو بلایا اور اوس درخت نے گواہی دی تب وہ سب جن ایمان لاے

معجزہ ۱۶۵ ان ابونعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ ابن مسعودؓ سے لوگون نے
پوچھا کہ تم جس رات جن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے آپکے ساتھ تھے
اونھون نے کہا کہ ہان مدینے مین ایک ایک آدمی ایک ایک شخص کو اہل صفہ مین سے رات کا کھانا
کھلانے لے گیا اور مجھے کوئی نہ لے گیا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہوکے
گذرے اور مجھ سے پوچھا کہ تمھین کوئی کھانا کھلانے نہ لے گیا مینے کہا نہین آپنے فرمایا

بیہا ن ۱۶۴ ان

بیہا ن ۱۶۵ ان

کہ میرے ساتھ آو شاید تمھین رات کا کھانا ملجاے مین آپ کے ساتھ حجرہ ام سلمہؓ تک گیا آپ
اندر تشریف لے گئے پھر ایک چھوکری نے آ کے کہا کہ کھانا اسوقت نہین ہی مین مسجد کو پھر گیا اور
کثیر البیٹ کے لیٹ رہا پھر چھوکری آئی اور اوسنے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بلاتے ہین
مین حاضر ہوا کھانے کی توقع پر آپ باہر تشریف لاے اور آپ کے ہاتھ مین ایک چھوہارے کی
چھڑی تھی وہ آپ نے میرے سینے پر لگائی اور فرمایا کہ میرے ساتھ چلو جہان مین چلون اور
کچھہ بتایا کہ مینے تین بار پڑھ لیا پھر مین آپ کے ساتھ چلا یہانتک کہ بقیع الغرقد کو پہونچے آپنے
اپنی لکڑی سے خط کھینچا اور فرمایا کہ اسمین بیٹھے رہو جبتک کہ مین آون اسپر سے مت ہٹیو پھر
آپ تشریف لے گئے اور میرے سامنے چھوہارون کے درختونمین ایک ابر سیاہ سا اوٹھا مجھے ڈر
ہوا کہ آپ کو کچھہ صدمہ نہ پہونچے مگر مینے یاد کیا کہ آپنے فرمایا تھا کہ یہان سے مت ہٹو اس لیے
مین وہان سے نہ اوٹھا پھر مینے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ بیٹھہ جاو پھر وہ بیٹھے یہانتک کہ جب صبح
قریب ہوئی تب وہ لوگ گئے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاے
مینے اپنے اندیشے کا ذکر کیا آپنے فرمایا کہ وہ لوگ نصیبین[۲] کے جن تھے کہ میری ملاقات کے لیے آئے
تھے **ف** ابو البقا شبلی حنفی نے اپنی کتاب آکام المرجان فی احکام الجان مین لکھا ہی کہ حدیثون
سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ چھہ مرتبہ جن آپ کے حضور مین حاضر ہوے پہلی مرتبہ مکے مین کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم یک ناگاہ گم ہوگئے اور اصحاب نے آپ کو میدانونمین اور پہاڑ کی گھاٹیونمین
تلاش کیا صبح کو آپ جانب کوہ حرا سے تشریف لاے اور آپنے فرمایا کہ میرے پاس جنون کا بلانے
والا آیا تھا سو مین اوسکے ساتھ گیا اور مینے جنون کو کلام اللہ سنایا اور اس قصے کو ابو داود نے
عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہی اور اوس مرتبہ آپ کے ساتھ کوئی نتھا اور دوسری مرتبہ

[illegible]

جن آپ کے حضور مین حجون مین آۓ اور تیسری مرتبہ اعلاے مکہ کے پہاڑون مین آۓ اور چوتھی مرتبہ بقیع الغرقد
مین اور ان دونون بار عبداللہ بن مسعودؓ آپ کے ساتھ تھے اور پانچوین مرتبہ خارج مدینہ مین اور
اس بار حضرت ابن زبیرؓ آپ کے ساتھ تھے اور چھٹی مرتبہ ایک سفر مین کہ بلال آپ کے ساتھ تھے ف حضرت
عبداللہ بن مسعودؓ جب کوفے مین آۓ وہان کچھ بڈھے سیاہ فام قوم زط مین سے دیکھے اونکو دیکھکر گھبرا گۓ
اور کہا کہ یہ بہت مشابہ ہین اون جنون کے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوۓ تھے

معجزہ ۱۶۶ بیہقی نے سوادؓ بن قارب سے روایت کی ہے کہ اونھون نے بیان کیا کہ مجھے ایام
جہالت مین ایک جن سے آشنائی تھی وہ آیندہ کی خبرین مجھے پہونچایا کرتا تھا اور مین لوگونکو بتلادیا
کرتا تھا اس تقریب سے مجھے بہت فائدہ ہوتا تھا اور لوگ مجھے نذرین دیا کرتے تھے اور اوسکی
خبرین سچی نکلتی تھین ایکبار مین سوتا تھا کہ اوس جن نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اوٹھ اور ہوش مین آ
اور سمجھ لے اگر تجھے شعور ہے کہ ایک پیغمبر اولاد لوئیؓ بن غالب سے پیدا ہوۓ ہین پھر چند اشعار پڑھے
مضمون اونکا یہ ہے کہ مجھے تعجب ہے جنون کے حال سے کہ مضطرب ہوکر اپنے اونٹون پر زین باندھکر
مکے کو بطلب ہدایت جاتے ہین اور مسلمان جن مانند ناپاک جنون کے نہین ہین تو بھی کوچ کر طرف
اوس شخص کے کہ سردار ہے قبیلہ بنی ہاشم مین اور بلند کر دونون آنکھین اپنی طرف اوس سردار کے
سوادؓ بن قارب کہتے ہین کہ مین وہ ابیات سنکر رات بھر بے چین رہا دوسری رات بھی اوسی جن نے
آکر مجھے جگایا اور اوسی جنس کے اشعار پڑھے اور تیسری رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا جب تین
رات متواتر مینے یہ حال دیکھا میرے دلمین محبت اسلام کی پیدا ہوئی اور مین مکے کو روانہ ہوکے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچا آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا مرحبا اے سوادؓ بن قارب

معجزہ ۱۶۶

ہم جانتے ہین جس سبب سے تم آے ہو مینے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ اشعار مین نے آپکی مدح مین
کہے ہین اول اون اشعار کو آپ سن لین آپ نے فرمایا پڑھو سواد بن قارب نے قصیدہ بائیہ جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہا تھا پڑھا آخر اوس قصیدے کی یہ بیت ہے **بیت**
وَكُن لِّي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ + سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ +

معجزہ ۱۶۷ امام احمد نے جابر بن عبد اللہ اور ابو نعیم نے ضمرہؓ سے اور بیہقی نے امام
زین العابدینؓ سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ
مین اسطرح پہونچی کہ ایک مدینے کی عورت کے ساتھ ایک جن کو تعشق تھا وہ ہر رات اوس عورت
کے پاس آیا کرتا تھا اور اکثر جانور پرندہ کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت ہوجاتی
تو اپنے تئین آدمی کی شکل بناکر صحبت کرتا تھا ایکبارگی اوسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نہ آیا
ایکدن آکر بصورت جانور دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا جو اتنی مدت سے نہین آتا اوسنے کہا کہ اب
تمسے رخصت ہوتا ہون مجھسے آنے کی توقع مت رکھ مکے مین ایک پیغمبر پیدا ہوے ہین اونھون نے ہمپر زنا حرام کیا ہے

معجزہ ۱۶۸ ابو نعیم نے حضرت عثمانؓ سے روایت کی ہے کہ ہم ایکبار حدود شام مین تھے
وہان ایک عورت کاہنہ تھی کہ اس فن مین بہت مشہور تھی ہم اوسکی ملاقات کو گئے اور اوس سے
حال اپنے سفر کا پوچھا اوسنے کہا کہ اب مجھے کچھ نہین معلوم ہوتا اور جس جن سے مجھے رابطہ تھا اور اوس سے
پوچھکر تمھین جواب سوال دیتی تھی ایکدن اوسنے میرے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا کہ اب رخصت
ہوتا ہون مینے کہا کیون کہا کہ احمد صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوے ہین اور ایسی بات پیش ہوئی ہے کہ جسکی طاقت نہین

معجزہ ۱۶۹ بیہقی نے روایت کی ہے کہ مازن طائی عمانؓ مین بتون کی خدمت پر مقرر تھا
مازن کہتا ہے کہ وہان کے بتو نمین ایک بت کا نام تاجر تھا ایکدن مینے اوسکے لیے ایک جانور ذبح
کیا اور بت کے پیٹ مین سے آواز سنی گئی کہ کوئی کہتا تھا اشعار جنکا ترجمہ یہ ہے کہ اے مازن میری طرف آ

ایسی بات سنے گا جسکا جاننا ضرور ہے یہ پیغامبر خدا کے بھیجے ہوے لاے ہیں حق جو خدا نے اوتارا ہے تو اوسپر ایمان لا تاکہ بچے تو ایسی آگ کی گرمی سے کہ شعلہ مارتی ہے اور لکڑیوں کی جگہہ اوسمیں پتھر جلاے جاتے ہیں مازن کہتا ہے کہ میں یہ آواز سنکر بہت متعجب ہوا اور دوسری بار ایک بکرا ذبح کیا سو اوسمیں آواز پہلی بار سے واضح سنی کہ کوئی کہتا ہے اشعار جنکا ترجمہ یہ ہے آ اے مازن سن تاکہ خوش ہو تو نیکی ظاہر ہوئی اور بدی چھپی ایک نبی قوم مُضر سے پیدا ہوا ہے اللہ تعالے کا دین لیکر سو تو چھوڑ دے پتھر کے تراشے ہوے کو تاکہ دوزخ کی آگ سے سلامت رہے مازن کہتا ہے کہ اوس وقت سے میں نے تلاش اس پیغمبر کے تھا کہ قوم مُضر سے مبعوث ہوا ہے ایک قافلہ حجاز سے آیا مینے اوس سے پوچھا کہ وہان کی کیا خبر ہے اونھون نے کہا کہ ملکِ تہامہ میں ایک شخص پیدا ہوے ہیں کہ نام اونکا احمد ہے وہ اپنے تئین خدا کا بھیجا ہوا کہتے ہیں مین سمجھا کہ اوس آواز سے آپ ہی مراد ہیں سواری اور اسباب آمادہ کرکے مکے کیطرف روانہ ہوا آپ کی صورت دیکھتے ہی دل میرا مائل باسلام ہوا اور میں مسلمان ہوگیا آپ نے کہا کہ کچھ اور بھی تمھارا مطلب ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے تین مطلب ہیں اول یہ کہ میں تماشائی ہون شوق باجے اور شراب اور زنکہ بازی کا بہت رکھتا ہون دوسرا یہ کہ ہمارے ملک میں قحط بہت ہے تیسرا یہ کہ میرے اولاد نہیں ہے مجھے اولاد کی تمنا ہے آپ ان تینون باتون کے لیے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا کہ الٰہی بدلے راگ اور باجے کے اسے توفیق قراءت قرآن کی دے اور بدلے حرام عورتون کے حلال عورتیں ملیں اور اسے شرم و حیا نصیب کر اور اولاد بھی عنایت کر مازن کہتا ہے کہ خدا تعالے نے وہ سب عیب مجھ سے دور کیے اور ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہوگیا اور چار عورتیں خوبصورت میرے نکاح میں آئیں اور حیّان بن مازن بیٹا قابل اور لایق مجھے اللہ نے دیا

معجزہ ۱۷۰ بزار اور ابو نعیم اور ابن سعد نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہے کہ قبل بعثت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم ایک بت کے پاس موضع بوانہ میں بیٹھے تھے اور ایک اونٹ

واسطے نذر اوس بت کے ذبح کیا تھا یکبارگی اوس بت کے پیٹ مین سے ایک آواز ہمنے سنی کہ کوئی کہتا تھا عجب امر ہوا اور سن تعجب کی بات جاتا رہا جنون کا چرانا اخبار آسمانی کو بسبب آنے وحی کے اور جنون کو شعلون سے مارتے ہین بسبب آنے ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے مکے مین کہ نام اونکا احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور ہجرت گاہ اون کی یثرب ہے جبیر کہتے ہین کہ ہم متعجب ہوکر وہان سے اوٹھے اور بعد چند روز کے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی

معجزہ ۱۷۱ ابن شاہین وغیرہ محدثون نے روایت کی ہے کہ ذباب بن حارث نے کہا کہ میرا ایک جن آشنا تھا کہ خبر غیب کی پہونچاتا تھا ایکدن میرے پاس آیا مینے اوس سے کچھ پوچھا اوسنے میری طرف بنگاہ حسرت دیکھ کے کہا کہ اے ذباب تعجب کی بات سن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کتاب لیکر خدا کی طرف سے مبعوث ہوے ہین مکے مین لوگون کو حق بات کی طرف بلاتے ہین سو لوگ نہین مانتے مینے کہا کہ کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اوسنے کہا کہ پھر سمجھیگا تو اور اوٹھا ہوا چلا گیا چند روز نہ گذرے تھے کہ خبر پیغمبری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پہونچی انتہی اور عمرو بن ابی شیبہ نے بھی مثل اس قصے کے جموح بن عثمان غفاری سے روایت کیا ہے کہ ایک کاہن قبیلہ غفار مین تھا اوسے بھی اوسکے یار جنی نے جواب دیا اور وداع کیا

معجزہ ۱۷۲ ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمر رض اپنی مجلس مین بیٹھے تھے ایک شخص آیا حضرت عمر رض نے اوس سے کہا کہ تیرے قیافے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تھا اور جنون سے تیری صحبت رہی تھی اوسنے کہا کہ ہان حضرت عمر رض نے کہا کہ اب بیان کرو کہ اب بھی تمھین صحبت جنون کی رہتی ہے یا نہین اوسنے کہا کہ نہین اور قبل رواج دین اسلام سے ایک دن جن ہم صحبت میرے آگے آے اور کہا کہ یا سالم یا سالم جاء الحق المبین والخیر

[illegible]

اَلدَّآئِمُ وَعَنِّ حِلْمُ النَّآئِمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنے ای سالم اے سالم آیا حق ظاہر اور نیکی ہمیشہ کے لیے نہ خواب سونے والے کا اللہ بہت بڑا ہی ایک شخص اوس مجلس مین حاضر تھا اوسنے کہا کہ مجھے بھی ایکبار ایسے ہی قصے کا اتفاق ہوا ہی کہ ایکدن مین ایک میدانِ صاف جنگل مین چلا جاتا تھا اور ادھر اودھر سے کوئی نظر نہ آتا تھا یکبارگی ایک شتر سوار روبرو میرے پیدا ہوا اور اوسنے باواز بلند کہا یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَ اَمْجَدُ اَتَاکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ الْخَیْرِ یَا اَحْمَدُ یعنے ای احمد ای احمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ بہت بلند رتبہ ہی اور بہت بزرگ ہی آیا جو کچھ وعدہ کیا ہی تمسے اللہ نے خیر کا ای احمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ کہکے وہ شتر سوار میری نگاہ سے غائب ہوگیا ایک مرد انصاری نے کہ اوس مجلس مین حاضر تھا بیان کیا کہ مین شام کو گیا تھا ایکبار زمین بے آب و گیاہ مین چلا جاتا تھا یکبارگی اشعار سنے کہ مضمون اونکا یہ ہی ایک ستارہ چمکا اور اوسنے اپنی مشرق کو روشن کیا وہ ایک رسول ہین جو کوئی اونکی تصدیق کرے فلاح پاوے اللہ نے اون کے امر کو ثابت کیا ہی

معجزہ ۲۷ فاکہی نے اخبار مکہ مین عامر بن ربیعہ سے اور ابو نعیم نے ابن عباس اور اور محدثون نے عبد الرحمن بن عوف اور اور صحابیون سے روایت کی ہی کہ ایکبار ایک جن نے کوہ ابو قبیس پر آواز سخت کی اور چند شعر ہین ہجو دین اسلام مین اور اس مضمون کی کہ مسلمانونکو جلد مار ڈالو اور شہر سے نکال دو اور بت پرستی مت چھوڑو پڑھین کافر بہت خوش ہوے اور مسلمانون سے کہنے لگے کہ غیب سے بھی تمھارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم ہوتا ہی مسلمانون کو نہایت رنج ہوا اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر اس حال کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو وہ آواز کرنے والا ایک شیطان تھا مسعر نام عنقریب خدا تعالے اوسے سزا کو پہونچاویگا جب تیسرا دن ہوا آپ نے مسلمانون کو بشارت دی اور فرمایا آج ایک جن قوی ہیکل سمحج نام میرے پاس آکر مسلمان ہوا مینے اوسکا نام عبد اللہ رکھا اوسنے مجھسے پروانگی قتل مسعر کی لی اور مینے اجازت دی آج مسعر مارا جائیگا مسلمان خوش ہوے اور منتظر رہے شام کے وقت اوسی مقام سے ایک آواز سخت آئی چند شعر اس مضمون کے کہ مینے

مُسعر کو مارڈالا اس سبب سے کہ اوسنے سرکشی کی اور تکبر کیا اور حق کو حقیر کیا اور بری بات کی راہ نکالی جناب پاک پیغمبر صلعم کی شان مین بے ادبی کی مینے ایک شمشیر درخشان سے اوسکا کام تمام کیا

معجزہ ۱۷۴ ابو نعیم اور ابن عساکر نے ایک شخص سے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھا روایت کی ہے کہ عرب کا قاعدہ یہ تھا کہ حرام و حلال کو نہین پہچانتے تھے اور بتون کو پوجتے تھے اور جب آپسمین کچھ جھگڑا ہوتا تھا تو بتون کے روبرو جاتے اور حال بیان کرتے اور جو اون کے پیٹ مین سے آواز آتی اوسپر عمل کرتے ایکبار رات کو ہم بابت ایک جھگڑے کے قربانی اور نذر گذرانکے ایک بت کے پاس بیٹھے تھے اور منتظر آواز غیبی کے تھے یکبارگی اوس بت کے پیٹ سے آواز آئی چند شعر کہ مضمون اونکا یہ ہے اے آدمیون اجسام والو کہ بتون سے حکم چاہتے ہو کیون ایسے بے عقل ہوگئے ہو یہ پیغمبر ہین سردار سب آدمیون کے اور بڑے عادل سب حاکمون مین ظاہر کرتے ہین نور اور اسلام کو اور نکالتے ہین آدمیون کو گناہون سے ہم سب یہ آواز سنکر بھاگ گئے اور پریشان ہوگئے اور یہ قصہ نقل مجلس کا ہوا یہانتک کہ ہمین خبر پہونچی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے مین پیدا ہوے اور پھر مدینے کو ہجرت فرمائی ہم سب آپکے مسلمان ہوئے

معجزہ ۱۷۵ ابو نعیم نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مین شام مین تھا جن دنون کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوے ایک سفر مین تھا کہ مجھے اثنائے راہ مین رات ہوگئی مینے موافق دستور قدیم عربون کے اوس جنگل مین باواز کہا کہ مین اس جنگل کے سردار کی پناہ مین ہون یکبارگی سنا کہ کوئی شخص کہتا تھا اور مجھے کوئی نظر نہ آتا تھا کہ اللہ کی پناہ مانگ جن بے حکم خدا کسی کو پناہ نہین دے سکتے مینے کہا کہ کیا کہتا ہے کہا کہ عرب کے پیغمبر صلعم ظاہر ہوے اور ہمنے اون کے پیچھے حجون مین نماز پڑھی اور ہم مسلمان ہوگئے اور اون پیغمبر صلعم کے تابع

[illegible]

ہوگئے اور سکر جنون کا جاتا رہا آگ کے شعلون سے وہ مارے جاتے ہین تو جا محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول رب العالمین کے پاس اور اسلام لا تمیم کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی اور مین ہان سے روانہ ہوا ایک شہر مین پہونچا اور آگے ایک راہب کے یہ قصہ بیان کیا اوسنے کہا کہ جنون نے سچ کہا کہ ایک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حرم سے نکلین گے اور دوسرے حرم کو ہجرت کرین گے اور وہ پیغمبر سب پیغمبرون سے افضل ہین تو جلدی سے اونکی خدمت مین پہونچ

معجزہ ۱۶۶ ابو نعیم نے خویلد ضمری سے روایت کی ہے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے تھے[۱۵] ایکبارگی اوس کے پیٹ مین سے آواز آئی کہ جن جو خبرین آسمانی چورا لاتے تھے سو یہ بات جاتی رہی اب ستارون سے جنون کو مارتے ہین بسبب ایک نبی کے کہ مکے مین پیدا ہوے ہین نام اونکا احمد ہے اور جائے ہجرت اونکی یثرب ہے حکم کرتے ہین نماز کا اور روزے کا اور نیکوکاری اور اقارب سے سلوک کرنے کا ہم سب یہ آواز سنتے ہی اوٹھ کھڑے ہوے اور پیغمبر کی تفتیش کی لوگون نے کہا سچ ہے مکے مین ایک پیغمبر پیدا ہوے ہین کہ نام اونکا احمد صلے اللہ علیہ وسلم ہے

معجزہ ۱۶۷ ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی وغیرہ محدثون نے باسانید متکثرہ و طرق متعددہ عباس[۱۶] بن مرداس سے کہ ایک سردار مشہور سرداران عرب مین سے تھا روایت کی ہے کہ میرے باپ نے بوقت وفات واسطے عبادت ایک بت کے کہ اوسکا نام ضمار تھا وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ اگر تمھین کوئی مشکل پیش آوے تو اسی بت کی طرف رجوع لائیو ایک دن مین جنگل کو شکار کے واسطے گیا تھا اور ایک درخت کے سائے تلے دوپہر کے وقت آرام کے لیے بیٹھا تھا اور میرے ساتھ جو نوکر اور رفقا تھے وہ بھی درختون کے سایے مین ٹھہرے تھے یکبارگی مینے دیکھا کہ ایک شتر مرغ سفید جیسے روئی کا گالا ہوا اپر سے اوترا اور اوس شتر مرغ پر ایک مرد بسفید پوش نورانی سوار ہے اوسنے مجھسے کہا کہ اے عباس بن مرداس کچھ جانتا ہے کہ آسمان کو چوکیدارون سے

[۱۵] معجزہ ۱۶۶ / ۱۵ (حاشیہ)

[۱۶] معجزہ ۱۶۷ / ۱۶ (حاشیہ)

مرداس بالکسر ... عباس ... منہ رحمہ اللہ ... کذا فی منتہی الارب ... القاموس ... بکسر ... مرداس بکسر میم و سکون را و مہملہ و دال و سین مہملتین سلمی صحابی ست کہ شاعر و علامہ و جوانمرد بودہ کذا فی منتہی الارب ۱۲ منہ رحمہ اللہ

[illegible]

مہافظت کرتے ہین اور جنگ اور قتال زمین پر شایع ہوئی اور گھوڑے ساتھہ زین اور لگام کے
تیار ہوے اور جو شخص کہ پیار نیک زمین پر لایا ہی روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ پیدا ہوا ہی
اور ادس کے پاس اگیا اوٹنی قصوا نام ہی یہ کلام سنکے مینے رعب کھایا اور وہان سے سوار ہوکے گھر
پہونچا اور اول اوسی ضمار بت کے آگے گیا اور تھوڑی دیر تک متوجہ اوس بت کے بیٹھا اوسکے پیٹ
سے آواز آئی چند شعر ہین مضمون اونکا یہ کہ سارے قبائل سلیم سے کہدو کہ تجانے والے ہلاک
ہوے اور مسجد والے زندہ ہوے ضمار ہلاک ہوا اور اوس سے لوگ پوجتے تھے ایک مدت تک
قبل اوترنے کتاب کے طرف اون کے کہ نام پاک اونکا محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی بیشک وہ جو وارث
ہوے نبوت اور ہدایت کے بعد مریم کے بیٹے کے قریش مین سے ہین ہدایت پانے والے مینے یہ قصہ
لوگون سے چھپایا اور کسی سے نہ کہا ایکبار اون دنون مین جبکہ کفار غزوہ احزاب سے پھر
تھے مین اوسوقت بطرف عقیق کے واسطے خرید اونٹون کے گیا تھا یکبارگی ایک آواز سخت
آسمان سے سنی سر اوٹھا کر دیکھا کہ وہی پیر سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہے اور کہتا ہے
کہ وہ نور کہ روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ دنیا مین آیا ہی اب عنقریب ساتھہ ناقہ
قصواء کے ملک نجد مین پہونچے گا عباس بن مرداس کہتا ہی تب ہی سے اعتقاد اسلام کا میرے دل مین راسخ ہوا

معجزہ ۱۷۸ ابن سعد اور ابو نعیم نے سعید بن عمرو ہذلی سے روایت کی ہی کہ میرے باپ نے
ایک دن ایک بت کے آگے بطور نذر کے ایک بکری حلال کی اوس بت کے پیٹ مین سے آواز
آئی اشعار کہ ترجمہ اونکا یہ ہی تعجب ہے کہ ایک پیغمبر پیدا ہوے اولاد عبد المطلب سے حرام

کرتے ہین زنا کو اور بتون کے لیے ذبح کرنے کو نگہبانی کی گئی آسمانون کی اور ریک بیک مارے گئے
ہم ستارون ستارون سے میرا باپ یہ آواز سنکر کے کوگیا کسی نے اوسکو آپ کا نشان ندیا یہانتک
کہ حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے کہا کہ ہان محمد صلے اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب
ہمارے درمیان مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہین تمھین چاہیے کہ اونپر ایمان لے آو
معجزہ ۱۷۹ ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہر کہ ہم چار آدمی[۱۸]
اپنے وطن سے بارادۂ حج روانہ ہوے راہ مین ملک یمن کے ایک جنگل مین چلے جاتے تھے
ایک آواز آئی اشعار اس مضمون کے کہ اے سوارو جانے والے جب زمزم اور
حطیم پر تم پہونچو تو ہمارا اسلام پہونچائیو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنھین اللہ نے پیغمبر کیا ہر
اور یہ کہدیجیو کہ ہم تمھارے دین کے تابعدار ہین اسی بات کی وصیت کی تھی ہمین مسیح بیٹے مریم نے
معجزہ ۱۸۰ امام احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور راویون نے بلال بن حارث[۱۹]
سے روایت کی ہر کہ ایکبار ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر مین تھے مقام عرج
مین منزل ہوئی مین اپنے خیمے سے آپ کی ملاقات کے لیے گیا دیکھا کہ آپ لشکر کے خیمے سے
دور جنگل مین تنہا بیٹھے ہین جب مین متصل پہونچا آواز غوغا و شور کی میرے کانونمین پہونچی
گویا کہ بہت سے آدمی آپس مین کچھ جھگڑا کر رہے ہین مینے توقف کیا اور سمجھا کہ مردان
غیب کا ہجوم آپ کے پاس ہے یہانتک کہ آپ خود وہان سے اوٹھکر تبسم کرتے ہوے تشریف
لاے مینے عرض کیا کہ غوغا اور شور کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان جنون کو ساتھ کافر
جنون کے بابت سکونت کے نزاع تھا اور میرے پاس واسطے انفصال اس خرخشے کے آئے
مینے یون انفصال کر دیا کہ مسلمان جبش مین اور کافر غور مین سکونت رکھین اور آپس مین نملین
کثیر بن عبداللہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین کہ مینے تجربہ کیا ہر کہ ملک حبش مین جب

[۱۸] منہ لحم ارلم لوگ ... | ملکہ کرنا فی منتخب الادب | نزلبست ... | ملک و جیم ... | ملک و ساکن ... | ... | قرب التہذیب | ... مسوبسین | المزنی صحابی مات | المزنی ابو عبدالرحمن | [۱۹] بلال بن الحارث

جن کا آسیب ہوتا ہی جلد شفا پاتا ہی اور ملک غور مین جسے آسیب ہوتا ہی اکثر ہلاک ہو جاتا ہے

معجزہ ۱۸۱ خطیب نے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہی کہ ایکبار ہم ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین تھے اور آپ ایک درخت چھوہارے کے تلے بیٹھے تھے یکبارگی ایک بڑے سانپ کالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف قصد کیا لوگون نے چاہا کہ اوسے مار ڈالین آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دو یہانتک کہ متصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچا اور اپنا سر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کان کے سوراخ مین لے گیا پھر آپ نے اوسکے کانون کے پاس منھ لیجا کے کچھ فرمایا بعد اوسکے وہ سانپ غائب ہو گیا گویا کہ زمین اوسے نگل گئی ہمنے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سانپ کو آپ نے اپنے کانون کے متصل پہونچنے دیا ہمین بہت ڈر غالب ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ جانور نتھا جن تھا کہ جنون کا بھیجا ہوا آیا تھا فلانی سورت مین سے کچھ آیتین بھول گیا تھا اون آیتون کی تحقیق کے لیے جنون نے اوسے بھیجا تھا تم لوگونکو دیکھکر سانپ کی صورت بنکر وہ آیتین پوچھ گیا اور جابرؓ کہتے ہین کہ بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہوے اور راہ مین ایک گانو مین پہونچے اوس گانو کے آدمی خبر آپ کے آمد کی سنکر باہر گانو کے منتظر تھے جب آپ وہان پہونچے تو اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اوس گانو مین ایک عورت نوجوان ہی اوسپر ایک جن عاشق ہوا ہی اور وہ آج ڑھا ہی نہ کھاتی ہی نہ پیتی ہی قریب ہی کہ ہلاک ہو جاوے جابرؓ کہتے ہین کہ مینے اوس عورت کو دیکھا بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے بلا کر فرمایا کہ ای جن تو جانتا ہی کہ مین کون ہون محمد رسول خدا ہون اس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا آپکے یہ فرماتے ہی وہ عورت ہشیار ہو گئی اور نقاب منھ پر کھینچ لیا اور مردون سے شرم کرنے لگی اور بالکل صحیح ہو گئی

باب پانچوان بیان معجزات عالم علوی یعنے آسمان اور ستارون مین

معجزہ ۱۸۲ قال اللہ تعالی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ تفسیر اقتربت الساعۃ نزدیک ہوئی قیامت و

اور اب تم لوگون کو قیامت کے آنے مین مجال استبعاد نہین رہا بڑی وجہ استبعاد قیامت کی یہ تھی
کہ صورت عالم کا بگڑ جانا بالخصوص اجرام علویہ یعنے آسمان اور ستارونکا پھٹ جانا تمھارے
نزدیک غیر ممکن سمجھا سو تمنے اے اہل مکہ بچشم خود دیکھ لیا کہ انشق القمر یعنے چاند پھٹ گیا جبکہ
تمنے ہمارے پیغمبر سے درخواست کی تھی کہ کوئی معجزہ دکھائین سو اونھون نے چاند کو دو ٹکڑا کر
دکھلا دیا یہانتک کہ جبل حرا اون دونون ٹکڑون کے درمیان مین دیکھا گیا اور جب چاند
کہ منجملہ اجرام علویہ ایک نیر نورانی ہے پھٹ گیا تو اور ستارونکا اور آسمانونکا پھٹ جانا اور
سارے عالم کی ہیئت کا بدل جانا اور فنا ہو جانا کچھ محال نہین پس تم پیغمبر کو کہ ہمیشہ قیامت
سے ڈراتے ہین سچا سمجھو اور اون کی اطاعت اختیار کرو اور ایمان لاؤ لیکن عجب حال ہے
جاہلان بے دین کا کہ جو باتین اون کے دلونمین سما رہی ہین اگرچہ صریح خلاف عقل ہین
اور اون کی خوبی پر کوئی دلیل نہین جیسے بت پرستی اونکو بہتر جانتے ہین وان یروا آیۃ
اور اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ نمایان جیسے پھٹ جانا چاند کا کہ بہت بڑا معجزہ ہے اور تصرف ہے
عالم علوی مین اور دلیل کامل ہے اوپر صدق پیغمبر اور آنے قیامت کے یعرضوا ویقولوا
سحر مستمر منہ پھیرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ جادو ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہے ف
یہ معجزہ شق القمر معجزات مشہورہ متواترہ مین سے ہے اور قرآن مجید مین بوضوح تمام مذکور جیسا
کہ اوپر کے بیان سے واضح ہوتا ہے اور بعضے نافہم جو بہ نقل قول ضعیف مرجوح یہ کہتے ہین کہ
انشق القمر سے مراد یہ ہے کہ قیامت کو چاند پھٹ جاویگا سو یہ قول باطل محض ہے کوئی عاقل
بنظر سیاق وسباق آیت کے اس مقام پر ہرگز یہ نہ سمجھے گا کہ انشقاق آیندہ روز قیامت مراد
ہے اور لاسیما اقتربت الساعۃ کے کہ خبر قرب وقوع قیامت ہے انشقاق قمر حالی کو مناسبت
ہے کہ دلیل ہے اوپر امکان قیامت کے جیسا کہ ہمنے تفسیر مین بیان کیا نہ انشقاق قمر آیندہ کو

اور یہ بات کہ کفار قریش نے [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] رحمہ اللہ [illegible]
علیہ وسلم کے دیکھتے تھے اور اونھین بھی سحر ٹھہرایا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی

اسواسطے کہ اوسکو علاوہ ساتھ وقوع قیامت کے ہے نہ ساتھ قرب قیامت کے پس اگر منظور بیان انشقاق روز قیامت ہوتا تو یون کہتے کہ آوے گی قیامت اور پھٹ جائیگا چاند جیسا کہ اہل سلیقہ پر پوشیدہ نہین ہے ثانیاً انشق صیغہ ماضی ہے بے وجہ موجہ اوسکو معنے مضارع ٹھہرانا بیجا ہے ثالثاً وہ معطوف ہے اقتربت پر کہ وہ بھی صیغہ ماضی ہے بمعنے ماضی پس مناسبت عطف بھی مقتضی اس بات کو ہے کہ انشق سے معنے ماضی ہی مراد ہون رابعاً وان یروا آیۃ یعرضوا الآیۃ صاف دلیل ہے اس بات پر کہ اوس سے ماقبل معجزہ شق القمر ہی مذکور ہے نہ انشقاق روز قیامت بالجملہ بے شبہہ و شک اس مقام پر ذکر معجزہ شق القمر ہے اور نص قرآنی تحقق اس معجزے کا ثابت اور احادیث کے طریقے سے بھی یہ معجزہ بروایات متواترہ ثابت ہے جماعت اصحاب نے مثل حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر اور جبیر بن مطعم اور حذیفہ بن الیمان اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے اس قصے کو روایت کیا ہے اور ان اصحاب سے جماعت کثیرہ تابعین نے اور ان سے بیشمار تبع تابعین نے روایت کی ہے اور صحیحین مین اور بہت کتب معتبرہ حدیث مین اسکی روایت ہے اور امام تاج الدین سبکی نے شرح مختصر ابن حاجب مین صاف لکھا ہے کہ روایت شق القمر کی متواتر ہے اور تفصیل اوسکے قصے کی یہ ہے کہ قبل ہجرت کے مکہ معظمہ مین ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار قریش نے مجتمع ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو آپ نے فرمایا کہ اگر مین ایسا کر دون تو تم ایمان لاؤ گے اونھون نے کہا کہ ہان ہم ایمان لاوینگے آپ نے اللہ جل جلالہ سے درخواست کی کہ یہ بات ہو جاوے یعنے چاند آپ کے حکم سے شق ہو جاوے سو چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور آپ نے پکار کے اور ہر ایک کافر کا نام لیکر فرمایا کہ اے فلانے اے فلانے گواہ رہو سو سب لوگون نے اچھی طرح سے دیکھ لیا اور وہ دونون ٹکڑے اتنے فرق سے ہو گئے تھے کہ جبل حرا اون دونون کے درمیان نظر پڑتا تھا کافرون نے کہا کہ یہ انکا سحر ہے پھر ابوجہل نے کہا

سبکی مشہور ہے ... تاج الدین سبکی بن ... ہمام ... قرآن ... مصر مین ... کذا فی القاموس ... تعالیٰ

کہ سحر ہی تو تمھارے اوپر سحر ہوگا یہ بات تو نہین ہو سکتی کہ سارے زمین والون پر سحر ہوا ور
شہر والے لوگ جو تمھارے یہان آوین اون سے تم حال پوچھو سو اور آفاق کے آنے
والون سے پوچھا سبھون نے بیان کیا کہ ہمنے بھی چاند کا شق ہونا دیکھا فقط بیدینون نے
اس معجزے پر دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ آسمان اور ستارون مین خرق والتیام محال ہی
پھر چاند کیسے پھٹ گیا اور دوسرا کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو اور اقالیم کے لوگ بھی دیکھتے
اور اپنی تواریخ مین نقل کرتے سو یہ دونون اعتراض بیہودہ ہین اعتراض اول کا یہ جواب
ہی کہ موافق مذہب اہل اسلام کے آسمان اور ستارون مین خرق اور التیام ہرگز محال
نہین قیامت مین آسمان اور ستارے سب پاش پاش ہوجاوینگے چنانچہ نصوص قطعیہ
آیات قرآنی و احادیث نبوی اس باب مین بیشمار وارد ہین اور موافق قواعد حکمت کے
بھی یہ بات باطل ہی حکماے انگلستان نے جو فیثاغورس کی ہیئت کی کمال تشریح اور
ترویج کی ہی صاف ثابت کیا ہی کہ سب ستارے کثیف مثل زمین کے ہین اور سب قابل کون و فساد
اور خرق و التیام کے ہین اور حکماے مشائین نے جنکا مذہب امتناع خرق والتیام فلکیات
ہی کوئی دلیل اس بات پر قائم نہین کی کہ سب افلاک اور کواکب مین خرق والتیام نہین ہو سکتا
بلکہ صرف فلک الافلاک کی امتناع خرق والتیام پر دلیل کہ اون کے اصول بے سر و پا پر مبنی
ہی قائم کی ہی چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایت الحکمۃ مین دو جگہہ یہ بات ذکر کی ہی پس چاند کا
امتناع خرق موافق مذہب مشائین کے بھی ثابت نہین اور دوسرے اعتراض کا یہ جواب ہی
کہ یہ بات غلط ہی کہ اور اقالیم والون نے نہین دیکھا اور نقل نہین کیا زمانہ وقوع مین کافران
قریش نے اور اہل اقالیم سے جو حال شق القمر کا دریافت کیا تو سبھون نے مشاہدہ اوسکا بیان
کیا چنانچہ کتب معتبرہ احادیث مین مذکور ہی اور تاریخ فرشتہ مین ہی کہ ملیبار کے ایک راجہ نے
مسلمانون کی زبانی قصہ شق القمر کا سنا اور اپنے برہمنون سے اون سالون کے حالات
مین کہ جو زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا اس قصے کو تلاش کرایا سو برہمنون نے

کتابون مین دیکھکر اوسکی تصدیق کی اور وہ راجہ مسلمان ہوگیا اور رسوائح الحرمین مین لکھا ہی
کہ شہر دہار کہ متصل دریاے چنبل صوبۂ مالوہ مین واقع ہی وہان کا راجہ اپنے محل کی چھت پر
بیٹھا تھا یکبارگی اوسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور پھر مل گیا اوسنے اپنے ہان کے پنڈتون سے
استفسار کیا اونھون نے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے اونکے
ہاتھ پر معجزہ شق القمر ظاہر ہوگا چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین
بھیجا اور ایمان لایا اور آپ نے اوسکا نام عبداللہ رکھا اور قبر اوس راجہ کی اوس شہر کے باہر اب تک
زیارتگاہ ہی فقط اور مولانا رفیع الدین صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین بھی اس قصے کو
تاریخ فضلی سے نقل کیا ہی اور نام اوس راجہ کا راجہ بھوج لکھا ہی اور دوسرا جواب یہ ہی کہ یہ
معجزہ بوقت شب بہت رات گئی واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر تک ٹھہرا تھا یہانتک کہ
حاضرین نے اوسے بخوبی جو مشاہدہ کر لیا کچھ بہت دیر نہین ٹھہرا تھا اور عادت لوگون کی
رات مین یہ ہی کہ مسقف مکان مین بیٹھتے ہین اور ہر شخص کی نگاہ آسمان پر نہین ہوتی اور
مانند خسوف و کسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار بھی نہین تھا کہ لوگ خیال رکھتے اور چاند کو
دیکھا کرتے اور بہت سی جگہہ پر چاند اوسوقت تک موافق قاعدہ ہیئت کے نکلا بھی نہوگا یعنے
اوسوقت تک وہان دن ہوگا اور بہت شہرونمین اوسوقت چاند ابر مین اور برف مین چھپا
ہوگا پس اکثر اہل اقالیم کا اس معجزے کو نہ دیکھنا اور اپنی کتابونمین نقل نکرنا موجب تکذیب
اس معجزے کا نہین ہوسکتا توریت مین لکھا ہی کہ حضرت یوشع علیہ السلام کے لیے آفتاب
ٹھہر گیا اس قصے کو بھی کسی اہل تواریخ نے نقل نہین کیا حالانکہ وہ معاملہ دن کا تھا پس جسطرح
اوسکی نقل نکرنے سے اوسکی تکذیب لازم نہین آتی اسی طرح معجزہ شق القمر کو اگر اور اہل تواریخ
نے نقل نہین کیا تو اس سے تکذیب اس معجزے کی لازم نہین آتی بلکہ اسمین عدم لزوم تکذیب
کا بسبب ہونے معاملہ شب کے بطریق اولے ہی **ف** مولانا رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ ہی
دفع اعتراضات معجزہ شق القمر مین اوسمین بہت شرح وبسط سے شبہات منکرین کو دفع کیا ہے

اور ہمنے جسقدر بیان کیا یہی کافی ہے **ف** یہ جو مشہور ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے گریبان مین گھس کر آستین مین ہوکے نکل گیا یہ محض بے اصل ہے اکابر
محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ بات کسی سند سے ثابت نہین صحیح اسیقدر ہے کہ چاند دو ٹکڑے
ہوگیا اور دونون ٹکڑے علیحدہ بہت فرق سے ہوگئے کہ اونکے درمیان مین جبل حرا نظر آتا تھا

معجزہ ۱۸۳ امام طحاوی اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس رض سے روایت کی ہے کہ جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موضع صہباء مین کہ ایک موضع کا نام ہے متصل خیبر کے تشریف
رکھتے تھے اور آپ پر وحی نازل ہوئی اور سر مبارک حضرت علی کے زانو پر تھا اور آپ سو گئے
اور حضرت علی رض نے عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا تب آپ
بیدار ہوے آپ نے حضرت علی رض سے پوچھا کہ تمنے نماز پڑھ لی اونھون نے عرض کیا کہ نہین
آپ نے جناب الہی مین دعا کی کہ الہی یہ علی رض تیری طاعت مین اور تیرے رسول کی طاعت
مین مشغول تھے آفتاب کو پھیر لا سو اسماء کہتے ہین کہ مینے دیکھا تھا کہ آفتاب غروب ہوگیا
پھر مینے دیکھا کہ آفتاب نکل آیا یہانتک کہ دھوپ پہاڑون پر اور زمین پر پڑی **ف**
حدیث رد الشمس کو اگرچہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھا ہے مگر محققین محدثین نے
تصحیح کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن جوزی کا اعتراض اسپر غلط ہے امام جلال الدین سیوطی نے
ایک رسالہ اس حدیث کے بیان مین تصنیف کیا ہے اوسکا نام ہے کشف اللبس فی حدیث رد الشمس اور طرق اس
حدیث کے باسانید کثیرہ بیان کیے ہین اور اس حدیث کی صحت کو بدلائل قویہ ثابت کیا ہے

معجزہ ۱۸۴ بیہقی نے فاطمہ بنت عبد اللہ والدہ عثمان بن ابی العاص سے روایت
کی ہے کہ مین بوقت ولادت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھی سو جب آپ

اسماء بنت عمیس [illegible] بعض [illegible] صحابیہ ہین [illegible] حضرت جعفر بن ابی طالب [illegible] حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ [illegible] اون سے اولاد ہوئی [illegible] یحیی بن سعید [illegible] منہ رحمہ اللہ [illegible]

پیدا ہوے مینے دیکھا کہ سارا گھر نور سے بھر گیا اور مینے دیکھا کہ ستارے
قریب ہو گئے تھے اور لٹک آے تھے یہانتک کہ مینے گمان کیا کہ اب یہ گر پڑین گے

معجزہ ۱۸۵ بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر نے عباس بن عبد المطلب رض
سے روایت کی ہو کہ مینے کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باعث میرے اسلام لانے کا ایک
علامت آپ کی نبوت کی ہوئی کہ مینے آپ کو مہد مین یعنے ہنڈولے مین دیکھا کہ آپ چاند کی
طرف اپنی اونگلی سے اشارہ کرتے تھے سو جدھر آپ اشارہ کرتے تھے اودھر ہی چاند جھک
جاتا تھا آپ نے فرمایا کہ مین اوس سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتین کرتا تھا اور وہ
مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور مین اوسکے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے تلے سجدے
کے واسطے گرتا تھا ف صابونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے باب معجزات مین

باب چھٹا بیان معجزات عالم بسائط یعنے آب و آتش و باد و خاک مین

اور اس باب مین چار فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک فصل دوم معجزات متعلقہ
باب فصل سوم معجزات متعلقہ بآتش فصل چہارم معجزات متعلقہ بہوا

فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک

معجزہ ۱۸۶ صحیحین مین حضرت ابوبکر صدیق رض سے روایت ہو کہ ہمارا پیچھا کیا سراقہ
بن مالک نے سو مینے اوسے دیکھ کر کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمین ایک شخص نے
آلیا آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنے غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر آپ نے
سراقہ کے لیے بددعا کی سو اوسکا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین گھس گیا اور اوسنے کہا
کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہو کہ تم دونون صاحبون نے میرے لیے بددعا کی اب دعا کرو کہ مین
نجات پاؤن اور مین قسم کھاتا ہون کہ تمھارے طلب کرنے والون کو مین پھیر دونگا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس کے نجات کے لیے دعا کی سو اوسنے نجات پائی اور پھر گیا اور
جو کوئی اوسے ملتا تھا اوسے پھیر دیتا تھا اور کہہ دیتا تھا کہ ادھر کوئی نہین ہے انتہی

ف یہ معجزہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل اوس معجزے موسیٰ کے ہی کہ ساتھ قارون کے واقع ہوا تھا کہ زمین نے باطاعت موسیٰ قارون کو خسف کرلیا اور قصہ اوسکا بیضاوی وغیرہ کتب تفسیر مین اسطرح پر لکھا ہی کہ قارون اکثر حضرت موسیٰ کو ایذا دیا کرتا تھا اور حضرت موسیٰ بسبب قرابت اوسکی کہ چچا زاد بھائی آپ کا تھا درگذر کرتے تھے یہانتک کہ حکم زکوٰۃ نازل ہوا اور حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا کہ تو ہزار درم مین سے ایک ہی درم ادا کر اوسنے جو حساب کیا تو اوسکے بھی بہت روپے ہوے پس اوسنے قصد کیا کہ حضرت موسیٰ کو مجمع بنی اسرائیل مین کچھ تہمت لگائیے تا کہ وہ بے اعتقاد ہوجاوین اور ایک فاحشہ عورت کو بہت سا مال دیا تا کہ وہ حضرت موسیٰ کو تہمت لگاوے عید کے دن حضرت موسیٰ خطبے مین وعظ بیان فرماتے تھے سو آپ نے کہا کہ جو کوئی چوری کرے اوسکے ہاتھ ہم کاٹ ڈالینگے اور جو کوئی زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہوا وسکے درے لگاوینگے اور جو کوئی زنا کرے اور اوسکا نکاح ہوا ہو تو اوسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے کہا جو تمنے ہی ایسی حرکت کی ہو آپ نے فرمایا جو مینے ایسی حرکت کی ہو تو مجھہ پہ بھی ایسی ہی سزا لازم ہی قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ تمنے فلانی عورت سے زنا کیا حضرت موسیٰ نے اوس عورت کو بلوایا اور خدا کی قسم دیکر کہا کہ تو سچ کہہ اوسنے کہا کہ قارون نے مجھے مال دیا ہی اسواسطے کہ مین آپ کو تہمت لگاؤن تب حضرت موسیٰ نے جناب الٰہی مین سجدہ کرکے قارون کی شکایت کی اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی کہ زمین کو ہمنے تمہارا تابع کیا جو چاہو سو اوسے حکم دو حضرت موسیٰ نے فرمایا یا ارض خذیہ یعنے ای زمین پکڑ اسے زمین نے گھٹنون تک اوسے نگل لیا پھر آپنے فرمایا کہ خذیہ پھر زمین اوسے کمر تک نگل گئی پھر آپنے فرمایا کہ خذیہ اور زمین نے گردن تک قارون کو نگل لیا پھر کہا خذیہ زمین نے بالکل قارون کو دھنسا لیا اور جب سے زمین نے قارون کو دھنسانا شروع کیا وہ کمال زاری اور عاجزی حضرت موسیٰ سے کرتا رہا مگر حضرت موسیٰ نے اوسپر کچھہ رحم نکیا اسی جہت سے وحی الٰہی نازل ہوئی کہ ای موسیٰ تمسے قارون نے

اتنی زاری اور عاجزی کی اگر میری جناب مین الجبار بھی دعا کرتا تو مین قبول کر لیتا پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ موسے نے قارون کو اسواسطے ہلاک کیا کہ اوسکا مال آپ لے لیوین پس حضرت موسےٰ نے دعا کی جناب الٰہی مین اور قارون کا گھر اور مال بھی خسف ہوگیا انتہی ف جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو معجزہ مذکور الصدر مثل معجزۂ حضرت موسےٰ کے ظاہر ہوا اوسمین ایک طرح کی افضلیت آپ کی حضرت موسیٰ پر واضح ہوتی ہے اور ظہور شان رحمت اوس سے عیان ہو کہ سراقہ نے جب آپکی خدمتمین تضرع اور زاری کی تو آپ نے اوسے نجات دی بلکہ واسطے دوام کے نامۂ امان اوسے لکھ دیا چنانچہ صحیح بخاری کی ایک روایت مین ہو اور حضرت موسیٰ نے تضرع اور زاری قارون پر کچھ التفات نکیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَارْحَمْنَا بِبَرَکَتِہٖ

معجزہ ۱۸۷ قال اللہ تعالےٰ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنے نہین پھینک ماری تمنے اے محمد جبکہ پھینک ماری ایک مٹھی خاک اور کنکریان بجانب لشکر کفار کہ وہ خاک سب کی آنکھونمین پہونچی اور اوسکا پھینک مارتے ہی صورت شکست کافرون پر نمود ہوئی مگر اللہ نے پھینک ماری تھی یعنے یہ اثر نمایان تمھاری اوس مشت خاک سے بسبب ہماری تائید کے ہوا انتہی اور یہ معجزہ غزوۂ بدر مین واقع ہوا چنانچہ بیہقی اور ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جنگ بدر مین اللہ تعالےٰ کی جناب مین عرض معروض کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ اے رب اگر اس جماعت مسلمانون کو تو ہلاک کر ڈالیگا تو پردۂ زمین پر کوئی تیرا عبادت کرنے والا نرہیگا سو حضرت جبرئیلؑ نے آپ سے کہا کہ ایک مٹھی خاک لو آپنے ایک مٹھی خاک کافرون کے مونھہ پر پھینک ماری سو ہر کافر کی آنکھونمین اور مونھہ اور نتھنونمین پہونچی سو اونھون نے پشت دی اور بھاگے اور آپ نے اپنے اصحاب کو حملے کا حکم دیا اور کفار کو سوا ہزیمت کے اور کچھہ نسوجھا سو اللہ تعالےٰ نے قتل کیے سرداران قریش مین سے جسقدر قتل کیے اور اسیر کیے جتنے اسیر کیے اور اسی قصے مین اوتری یہ آیت

معجزہ ۱۸۷

فلم تقتلوهم ولكن الله قتلهم وما رميت اذ رميت الآية انتهى اور طبرانی اور
ابو الشیخ اور ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے بھی کنکریان پھینک مارنا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کا غزوہ بدر مین اور شکست پڑنا کافرون پر بسبب اوس کے روایت کیا ہی اور
غزوہ حنین مین بھی یہ معجزہ واقع ہوا چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت عباس رض سے روایت ہی
کہ جنگ حنین مین جب لڑائی خوب گرم ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریان لیکر
کافرون کے مونہون پر پھینک مارین اور فرمایا بھاگ گئے قسم ہی رب محمد کی سو قسم خدا کی
کنکریان پھینکتے ہی تیزی اون کی کند ہو گئی اور صورت شکست اونپر نمودہ ہوئی اور سلمہ
بن اکوع سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر خاک اون کے
منھ کی طرف پھینکی اور فرمایا برے ہوسے منھ اور اون سب دشمنون کی
آنکھون مین خاک اوس مٹھی بھر خاک سے بھر گئی کہ وہ سب آنکھین ملتے ہوسے بھاگ گئے

معجزہ ۱۸۸ صحیحین مین انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک شخص آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لکھا کرتا تھا سو وہ مرتد ہو کے مشرکین مین جا ملا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے حق مین فرمایا کہ زمین اوسے قبول نکرے گی حضرت انس رض
کہتے ہین کہ ابو طلحہ رض نے مجھسے کہا کہ مین اوس زمین پہونچا جہان وہ شخص مرا تھا سو مینے
اوسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا مینے لوگون سے پوچھا کہ یہ مردہ قبر سے باہر کیون پڑا ہی لوگون نے
کہا کہ ہمنے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نکیا ہر بار اسے نکال کر پھینک دیتی ہے

معجزہ ۱۸۹ بیہقی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹی بات بنا کر میری طرف سے کہدیوے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ
مین ٹھہرالے اور آپ نے ایک شخص کو بھیجا تھا اوسنے جھوٹی باتین آپ کی طرف سے کہین

اسامہ بن زید بن حارثہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متبنے کے بیٹے ہین صحابی جلیل القدر اسامہ نے ۵۴ مین وفات پائی فی التقریب رحمہ اللہ ۱۲ منہ ۵۰ — ابو طلحہ صحابی انصاری جلیل القدر بدری ۵۱ رحمہ اللہ تعالے

آپ نے اوسپر بد دعا کی پھر لوگون نے بعد فوت اوسکے دیکھا کہ پیٹ اوسکا پھٹ گیا اور زمین نے اوسے قبول نکیا یعنے زمین مین اوسے دفن کیا تھا سو زمین نے اوسے نکال کر پھینک دیا۔

معجزہ ۱۹۰ بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محلم بن جثامہ کے حق مین بد دعا کی سو جب وہ مر گیا تو زمین نے اوسے قبول نکیا کئی بار اوسے دفن کیا زمین نے اوسے نکال کر پھینک دیا یہانتک کہ وہ کرارون کے درمیان مین اوسے ڈال دیا اور اوسپر پتھر چن دیے **ف** محلم بن جثامہ کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مین بھیجا تھا اضم کی طرف سو عامر بن اضبط نے آکر اوس لشکر سے ملاقات کی اور اوسنے سلام علیک کی محلم نے بڑھکر اوسے قتل کیا اور اوسکا اسباب لے لیا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہونچی تب آپ نے تین بار یہ فرمایا اللھم لا تغفر لمحلم یا اللہ تو محلم کو مت بخش پھر محلم مر گیا اور زمین نے اوسے قبول نکیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسکی خبر پہونچی آپ نے فرمایا کہ زمین نے تو محلم سے بدتر آدمیونکو قبول کر لیا ہے مگر خدا تعالی کو منظور ہوا کہ تمھین عبرت ہو اسواسطے زمین محلم کو قبول نہین کرتی

فصل دوم معجزات متعلقہ بآب

معجزہ ۱۹۱ صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ مین لوگ پیاسے ہوے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لوٹا تھا کہ اوس سے آپ نے وضو کیا سب لوگون نے آپکے پاس آکر عرض کیا کہ ہمارے لشکر مین نہ پینے کے لیے پانی ہے نہ وضو کے لیے مگر اوسی قدر کہ آپ کے اس لوٹے مین ہے پس آپ نے اپنے دست مبارک کو لوٹے مین رکھا اور پانی آپ کی انگلیون سے مانند چشمون کے جوش مارنے لگا سو ہم سب

آدمیون نے پانی پیا اور وضو کیا حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے اونھون نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو کفایت کرجاتا ہم پندرہ سو آدمی تھے ف حضرت موسیٰؑ سے جو یہ معجزہ صادر ہوا تھا کہ اون کے عصا مارنے سے پتھر مین سے چشمے جاری ہوے تھے اوسکی نسبت یہ معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلیٰ ہے اسواسطے کہ پتھر ایسی چیز ہے کہ اومین سے پانی نکلتا ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ یعنے بعضے پتھر ایسے ہین کہ اونمین سے نہرین جاری ہوتی ہین وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ یعنے اور بعضے پتھر پھٹ جاتے ہین اور اونمین سے پانی نکلتا ہے بخلاف گوشت و پوست کے پس انگشتان مبارک سے پانی کا نکلنا بہت عجیب ہے

معجزہ ۱۹۲ صحیح بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ مین ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے حدیبیہ اک کنوا ہے اوسکا پانی ہم سب لوگون نے کھینچ لیا اومین ایک قطرہ باقی نہ رہا یہ خبر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ اوس کنوئے پر تشریف لے گئے اور اوسکے کنارے پر بیٹھے اور ایک برتن مین پانی منگوا کر وضو کیا اور بعد اوسکے کلی کی اور دعا کی اور اوس پانی کو کنوئے مین ڈال دیا اور فرمایا ایک ساعت اسے چھوڑ دو سو اوس کنوئے مین اتنا پانی ہو گیا کہ سارے لشکر کے آدمی اور جانور اوس سے سیراب ہوکے پیتے رہے کوچ کے دن تک ف پہلی حدیث مین جابرؓ نے حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی کہے تھے اور اس حدیث مین براء بن عازبؓ نے چودہ سو آدمی بیان کیے سو اون دونون بیانو نمین مخالفت نہین ہے آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو سے کم اس سبب سے حضرت جابرؓ نے پندرہ سو کہے اور حضرت براءؓ نے چودہ سو دونو کا بیان بطور تخمین کے تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین بیس دن رہے تھے

معجزہ ۱۹۳ صحیحین مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر مین لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت کی اور آپ اوتر پڑے اور حضرت علیؓ اور ایک

معجزہ ۱۹۲ جمع ص ۳۴
معجزہ ۱۹۳ جمع ص ۳۴

اور شخص کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کر لاؤ وہ گئے اور اونھین ایک عورت ملی کہ اوسکے پاس دو بڑی مشک پانی تھا سو اوسے مع پانی کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور آپ نے ایک برتن منگوایا اور اون دونون مشکون کے مُنہہ کھولکر اوس برتن مین پانی ڈالا اور لوگون کو پکڑوایا کہ پانی پیو عمران رضؓ کہتے ہین کہ ہم چالیس آدمیون نے کہ پیاسے تھے خوب سیراب ہکو پانی پیا اور جتنی مشکین اور برتن ہمارے ساتھ تھے سب بھر لیے اور قسم خدا کی کہ اوس عورت کی وہ دونون مشکین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نسبت سابق کے اور بھی زیادہ بھر گئین

معجزہ ۱۹۴ صحیحین مین انس رضؓ سے روایت ہے کہ آپ زوراؔ مین کہ ایک جگہہ قریب مدینے کے ہے تشریف رکھتے تھے ایک برتن پانی کا آپ کے سامنے لاے آپ نے دست مبارک اوس برتن مین رکھدیا اور آپ کی اونگلیون سے پانی چشمے کے مانند نکلنے لگا اور سب لوگون نے وضو کرلیا تین سو آدمی یا قریب تین سو آدمی کے تھے

معجزہ ۱۹۵ صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ظہور معجزات کو برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ معجزات کو ڈرانے کے لیے سمجھتے ہو اور اونھون نے کہا کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین تھے سو پانی کم رہ گیا آپ نے فرمایا کہ کچھہ بچا ہوا پانی لے آؤ ایک برتن مین تھوڑا سا پانی لاے آپ نے دست مبارک اوس برتن مین ڈالا اور فرمایا کہ لو پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت کو ابن مسعود کہتے ہین کہ بالتحقیق مینے دیکھا کہ پانی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونگلیون سے جوش مارتا تھا اور تحقیق ہم سنا کرتے تھے تسبیح طعام کی کھانے کے وقت ف اس حدیث مین دو معجزے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوے ایک پانی کا آپکی انگشتان مبارک سے نکلنا دوسرا صحابہ کا کھانے کی تسبیح سننا

معجزہ ۱۹۶ صحیح مسلم مین حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین لوگون سے فرمایا کہ تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلتے رہو اور کل تمھین پانی ملیگا انشاء اللہ تعالے سو لوگ جھپٹے ہوے چلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

آدھی رات تک چلکر راہ سے علیحدہ ہوکر اوتر پڑے اور استراحت فرمائی اور ارشاد کیا کہ نماز کا
خیال رکھو یعنے سب مت سو جائیو کہ نماز صبح کی جاتی رہے سو سب سو گئے اور سب سے پہلے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جاگے کہ آپ کی پشت مبارک پر دھوپ آگئی تھی بعد اسکے آپ نے حکم دیا
کہ سوار ہو اور چلو اور ہم سب سوار ہوکر چلے یہانتک کہ جب آفتاب بلند ہوا آپ اوترے اور
ایک بڑا لوٹا میرے پاس تھا اور اوسمین تھوڑا سا پانی بھی تھا سو آپنے منگوا کر اوس سے وضو
فرمایا اور درمیانی وضو کیا یعنے پانی کم خرچ کیا تھوڑا سا پانی اوس لوٹے مین بچ رہا آپ نے
مجھسے ارشاد کیا کہ اس پانی کو احتیاط سے رکھو اسکا ایک حال ہوگا بعد اوسکے بلال رضہ نے
اذان کہی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین سنت کی پڑھکر قضاے فرض فجر پڑھی
یعنے بجماعت اور آپ سوار ہوے اور ہم لوگ بھی آپکے ساتھ سوار ہوے جب دن زیادہ
چڑھا اور گرمی ہوئی سب لوگون نے کہا کہ ہم پیاس کے مارے مرے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ گھبراو
مت اور وہ لوٹا منگوایا اور پانی اوس لوٹے سے ڈالنا شروع کیا اور ابو قتادہ رضہ نے پلانا
شروع کیا سب لوگ ہجوم کر آئے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے آپنے فرمایا کہ گھبراو مت تم سب
سیراب ہوجاوگے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پانی ڈالتے جاتے تھے اور مین پانی پلاتا جاتا تھا
یہانتک کہ سب لوگون نے پیا اور سیراب ہوگئے اور سوا میرے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے کوئی باقی نرہا آپ نے میرے لیے پانی ڈالا اور فرمایا کہ پیو مینے کہا کہ آپ پہلے پیین جب
مین پیونگا آپ نے فرمایا کہ ساقی کو سب سے پیچھے پینا چاہیے سو مینے پیا اور جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے پیا اور سارے لشکر کے آدمیون نے خوب سیراب ہوکر پیا

معجزہ ۱۹۷ ان بیہقی اور حاکم نے حضرت عمر رضہ سے روایت کی ہی کہ ایک سفر جہاد مین لوگون
کو پیاس کی تکلیف پہونچی حضرت عمر رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی
کہ جناب الہی مین واسطے پانی کے دعا فرمائین آپنے دعا کی اوسیوقت ایک ابر آیا اور اتنا برسا
کہ لوگون کی حاجت پوری ہوگئی ف بعضے شارحان حدیث نے لکھا ہی کہ یہ معجزہ غزوہ بدر مین

واقع ہوا اور سورۂ انفال مین آیہ وَیُنَزِّلُ عَلَیْکُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِیُطَهِّرَکُمْ بِهِ اسی کیطرف اشارہ ہے

معجزہ ۱۹۸ بیہقی نے انس رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی قبا کے کنوئے مین ڈالدیا سو اوس کنوئے مین اس کثرت سے پانی ہوگیا کہ کبھی کم نہوا

معجزہ ۱۹۹ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آب دہن مبارک انس بن مالک کے گھر کے کنوئے مین ڈالا اوس کنوئے کا پانی ایسا میٹھا ہوگیا کہ سارے مدینے مین اوسکے برابر میٹھا پانی نتھا

معجزہ ۲۰۰ ابن ماجہ رض نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا آب چاہ زمزم سے لائے آپنے اوسمین کلی ڈالدی کہ اوسی وقت اوس پانی مین خوشبو مشک سے زیادہ آگئی

معجزہ ۲۰۱ ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو توشۂ راہ کے لیے ایک مشک پانی منھ تک بھر کے دی اور دعا کی جب نماز کا وقت ہوا اور وہ اصحاب نماز کے لیے اوترے دیکھا کہ اوس مشک مین دودھ تھا اور اوسکے منھ مین مکھن تھا

معجزہ ۲۰۲ امام مستغفری علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ جب شہر مصر فتح ہوا وہان کے لوگون نے حضرت عمرو بن العاص رض سے کہ وہان کے حاکم تھے کہا کہ اے امیر اس رود نیل کی یہ عادت ہے کہ جب اس مہینے کی بارھوین تاریخ ہوتی ہے ہم لوگ ایک لڑکی کنواری اوسکے مان باپ کو راضی کرکے لیتے ہین اور اوسکو اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنا کے رود نیل مین ڈالدیتے ہین تب یہ جاری ہوتا ہے اور بغیر اس بات کے ہرگز جاری نہین ہوتا حضرت عمرو بن العاص رض نے کہا کہ یہ بات اسلام مین کبھی ہونے نہ پاوے گی اور اسلام اگلی سب بری رسمون کو دفع کردیتا ہے تین مہینے تک رود نیل مطلق جاری نہوا اور چونکہ مدار زراعت مصر کے لوگونکا اوسکے جاری ہونے پر تھا اہل مصر نے ارادہ کیا کہ وہ ملک چھوڑکر کہین اور چلے جائین عمرو بن العاص رض نے یہ سب حال حضرت عمر رض کو لکھا حضرت عمر نے جواب مین لکھا کہ تمنے بہت مناسب کیا کہ اوس رسم کے موافق عمل نکیا اور واقعی اسلام پچھلی رسوم قبیحہ کو کھو دیتا ہے اور یہ اوس خط مین ایک رقعہ ملفوف کردیا اور لکھا کہ تم اس رقعے کو رود نیل مین

معجزہ ۱۹۸ انس ۱۳ معجزہ ۱۹۹ انس ۱۴ معجزہ ۲۰۰ ابن ماجہ ۱۵ معجزہ ۲۰۱ ابن سعد ۱۶ معجزہ ۲۰۲ مستغفری ۱۲

ڈال دیجیو جب خط عمرو بن العاص رضؓ کے پاس پہونچا اونھون نے رقعے کو کھولا اور دیکھا اوسمین مضمون لکھا تھا کہ یہ رقعہ ہو از جانب بندۂ خدا عمر امیر مسلمانون کے بجانب نیل مصر کے بعد ازین یہ بات ہو کہ اے رود نیل مصر اگر تو اپنے آپ جاری ہوتا ہو تو جاری مت ہو اور اگر حکم خدائے واحد قہار سے جاری ہوتا ہو تو ہم اوسی واحد قہار سے دعا مانگتے ہین کہ تجھے جاری کرے حضرت عمرو بن العاص رضؓ نے اوس رقعے کو رود نیل مین ڈالدیا اور اوسی رات مین رود نیل جاری ہوگیا اور سولہ گز پانی ایک رات مین زیادہ ہوگیا اور تب سے وہ رسم بد مصر کی موقوف ہو گئی

فصل سوم معجزات متعلقہ باتش

معجزہ ۲۰۳ صحیحین مین جابر رضؓ سے روایت ہو کہ اونھون نے کہا کہ ایام غزوۂ خندق مین ہم خندق کھود رہے تھے ایک پتھر سخت اوس خندق مین نکلا کہ وہ ٹوٹ نسکا لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ خندق مین ایک ایسا پتھر سخت آگیا ہو کہ ٹوٹ نہین سکتا آپ نے فرمایا کہ مین اوترونگا اور آپ اوٹھے اور آپ کے شکم مبارک پر بسبب بھوک کے پتھر بندھے ہوے تھے اور تین دن گذرے تھے کہ ہم لوگون نے کچھ چکھا تھا آپ نے کدال اپنے ہاتھ مین لیا اور اوس پتھر پہ مارا وہ پتھر مثل تودۂ ریگ نرم ہوکر پاش پاش ہو گیا بعد اوسکے مین اپنے گھر مین آیا اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ کھانے کو ہو مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک مین دیکھا اونھون نے ایک صاع جو نکالے اور ہمارے گھر ایک بکری کا بچہ تھا اوسکو مینے ذبح کیا اور میری زوجہ نے جو کا آٹا پیسا اور گوشت ہانڈی مین چڑھایا اور مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکے چپکے سے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمنے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہو اور ایک صاع جو کا آٹا تیار کیا ہو سو آپ مع چند آدمیون کے تشریف لے چلیے آپ نے چلا کر فرمایا کہ اے اہل خندق جابر رضؓ نے تمھاری دعوت کی ہو تم جلدی چلو بعد اوسکے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہانڈی کو مت اوتار یو اور آٹے کو مت پکائیو جبتک مین نہ آؤن بعد اوسکے آپ تشریف لائے اور آب دہن مبارک گوندھتے ہوے

آٹے مین اور ہانڈی مین ڈالا اور دعاے برکت کی اور آپ نے فرمایا کہ ایک پکانے والی اور بلاؤ اور پیلے نکال نکال کے ہانڈی مین سے دودا سے چولھے پر سے اوتارو نہین جابر کہتے ہین کہ ہزار آدمی تھے قسم ہے خدا کی سبھون نے کھایا اور ہماری ہانڈی ویسی ہی جوش مین رہی اور آٹا اوتنا ہی رہا جتنا پہلے تھا انتہی ف اس حدیث مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہوے ایک عالم جمادمین کہ پتھر سخت آپ کے تبر مارنے سے مثل تودۂ ریگ ہوگیا دوسرا برکت طعام کا کہ ہزار آدمیون نے پونے تین سیر جو کی روٹیان اور ایک بزغالے کے گوشت سے سیر ہوکر کھالیا اور وہ کھانا اوتنا ہی باقی رہا اور اوسمین تصرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عالم آتش مین بھی ثابت ہوا آگ ہانڈیکے شوربے اور گوشت کو جلا نہ سکی اور کم نہ کر سکی

معجزہ ۲۰۴ قطب الدین قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین لکھا ہے کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ملک حجاز مین متصل مدینۂ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی اور وہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور گلا دیتی تھی سو وہ ایک پتھر پر پہونچی کہ آدھا داخل حرم مدینہ تھا اور آدھا خارج جسقدر پتھر خارج حرم تھا اوسکو جلا دیا اور جو حصہ داخل پر پہونچی بجھ گئی اور قرطبی نے لکھا ہے کہ وہ آگ ایک مرحلے پر مدینۂ طیبہ سے ظاہر ہوئی تھی اور حال آنکہ مانند دریا کے موج مارتی تھی اور ملک یمن کے ایک قریے پر جا پہونچی سو اوسے جلا دیا مگر بجانب مدینۂ طیبہ کے اوس آگ مین سے نسیم باردہی آتی تھی انتہی ف مفصل قصہ اس آگ کا معجزات عالم معانی مین مذکور ہوچکا ہے ف نسیم الریاض مین ہے کہ عدیم بن ابی طاہر علوی کے پاس چودہ بال موہاے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین سے تھے اونھون نے ایک امیر حلب کے پاس کہ علویون سے محبت رکھتا تھا اور مرد سخی تھا لیجا کے اون بالون کو بطور ہدیے کے گذرانا اوسنے اونکی بہت تعظیم کی اور بقدر متگذاری کی بعد ایک مدت کے پھر وہ علوی اوس امیر پاس گئے اوسنے منہہ ترش کر لیا اور اونکی طرف کچھہ التفات نکیا اونھون نے سبب پوچھا اوسنے کہا کہ مینے سنا ہے کہ جو بال تم لاے تھے اونکی کچھہ اصل

نہین ہے اونہون نے کہا کہ اون بالون کو منگوائیے جب وہ بال آئے اونہون نے آگ منگوائی اور چند بال کہ ہلتی ہوئی آگ مین ڈال دیے سو نہ جلے بلکہ اور اچھے ہوگئے تب وہ سب امیر اون علوی کے قدم چومے اور بہت تعظیم کی اور بہت کچھ اونکی نذر کیا ف ایک معجزہ متعلق بعالم آتش مثنوی مولانای روم مین مرقوم ہے یہان بعینہٖ اشعار متبرکہ اونکے نقل کیے جاتے ہین ابیات

از انس فرزند مالک آمدست
که بمهمانی او شخصے شدست

او حکایت کرد کز بعد طعام
دید انس دستار خوان را زرد فام

چرکن و آلوده گفت ای خادمه
اندر افگن در تنورش یکدمه

در تنور پر ز آتش در فگند
آن زمان دستار خوان را هوشمند

جمله مهمانان دران حیران شدند
انتظار دود کاندر وی بودند

بعد یکساعت بر آورد از تنور
پاک و اسفید و ازان اوساخ دور

قوم گفتند ای صحابی عزیز
چون نسوزید و منقی گشت نیز

گفت زانکه مصطفی از دست و لب
بس بمالید اندرین دستار خوان

ای دل ترسنده از نار و عذاب
با چنان دست و لبے کن اقتراب

چون جمادی را چنین تشریف داد
جان عاشق را چها خواهد کشاد

فصل چہارم معجزات متعلقہ ہوا

معجزہ ۲۰۵ صحیحین مین انس رض سے روایت ہے کہ عہد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین ایکبار قحط ہوا سو ایکبار آپ خطبہ جمعے کا فرماتے تھے ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال ہلاک ہوگیا اور عیال بھوکون مرتے ہین آپ مینہ کے واسطے دعا کیجیے آپ نے دونون ہاتھ اوٹھائے اور اوسوقت آسمان پر کوئی ٹکڑا بھی ابر کا نتھا قسم خدا کی ہنوز آپ ہاتھ رکھنے نہین پائے تھے کہ ابر مانند پہاڑون کے ہر طرف سے گھر آیا آپ منبر سے اوترنے نہین پائے تھے کہ ریش مبارک سے قطرات مینہ کے گرنے لگے اور سدرتے

نہ دوسرے جمعے تک مینھہ برسا پھر جمعے کے دن اوسی اعرابی نے یا اور کسی شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ مکانات گر پڑے اور مال ڈوب گیا آپ دعا فرمائیے کہ مینھہ تھم جاوے آپ نے دونون ہاتھہ اوٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ گرد ہمارے برسے اور ہم پر نہ برسے اور جدھر ابر کیطرف آپ نے اشارہ کیا وہین کھل گیا سو مدینے پر تو بالکل پانی کا برسنا موقوف ہوگیا اور گرد مدینے کے برستا رہا اطراف سے جو لوگ آتے تھے کثرت مینھہ کی بیان کرتے تھے **ف** اس حدیث مین دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوے ایک عالم آب مین کہ آپکی دعا سے پانی برسا دوسرے عالم ہوا اور کائنات الجو مین کہ جدھر آپ نے اشارہ کیا ادھر ابر ہٹ گیا اور اسی مناسبت سے یہ معجزہ اس فصل مین لکھا گیا

معجزہ ۲۰۶ قال اللہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَاۗءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَکَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا جو تمپر کیا جب آئین تمپر فوجین یعنے قریش اور غطفان اور یہود قریظہ اور بنی النضیر اور بارہ ہزار آدمی تمپر چڑھ آے تھے سو بھیجی ہمنے اونپر ہوا پروا ایسی ٹھنڈی کہ خوب کڑاکے کا جاڑا پڑا اور ہوا نے اونکو نہایت عاجز اور تنگ کیا غبار بے شمار اون کے مونھون پر ڈالا اور آگ اونکی بجھا دی اور ہانڈیان اونکی اولٹ دین اور میخین اونکی اوکھاڑ دین کہ خیمے اونکے گر پڑے اور گھوڑے اونکے کھل کر آپس مین لڑنے لگے اور بھی بھیجے ہمنے اونپر ایسے لشکر کہ اونکو تمنے نہین دیکھا یعنے فرشتون کو کہ اونھون نے اون کافرون کے دلونمین رعب ڈالا اور ایسی دہشت اون کے دلونمین ڈالی کہ وہان سے بھاگ گئے اور ہے اللہ تمھارے کامون کو دیکھتا **ف** یہ معجزہ غزوۂ احزاب مین واقع ہوا کہ اوسے غزوۂ خندق بھی کہتے ہین کافران قریش مع غطفان وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ آے تھے آپ نے بصلاح سلمان فارسی گرد مدینے کے خندق کھودی تھی اور قریب ایک مہینے کے لشکر کفار وہان ٹھہرا رہا اور تیر اور پتھر سے لڑتے رہے خدا تعالیٰ نے

پُروائی ہوا ایسی سخت بھیجی کہ وہ سب کمال تکلیف وحیرانی سے پریشان ہوکر بھاگ گئے طلیحہ بن خویلد اسدی نے ہوا کے صدمات کو دیکھکر کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تم پر جادو کیا ہے ٹھہرنا یہان صلاح نہین یہان سے جلدی بھاگ چلو صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نُصِرتُ بِالصَّبَا وَاُھلِکَت عَادٌ بِالدَّبُورِ یعنے میری مدد ہوئی پُروائی ہوا سے کہ اوسنے کافرون کو غزوہ احزاب مین بھگا دیا اور ہلاک کی گئی قوم عاد پچھوا ہوا سے یعنے یہ معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزہ ہود کے ظاہر ہوا جسطرح اللہ تعالے نے قوم ہود کو ہوا سے ہلاک کر دیا اسیطرح آپ کے مخالفین کو ہوا سے پریشان کر دیا

معجزہ ۲۰۷ بیہقی نے ابن عمر رض سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض نے ایک لشکر بھیجا تھا اور اوسکے اوپر ایک شخص ساریہ نام امیر کیا تھا ایکبار حضرت عمر رض خطبے مین چلانے لگے کہ اے ساریہ پہاڑ کو لے بعد اوسکے ایک آدمی اوس لشکر مین سے آیا اور اوسنے کہا کہ یا امیر المومنین رض ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا اور دشمن نے ہمین بھگا دیا یکبارگی ہمنے ایک چلانے والے کی آواز سنی کہ کہتا تھا اے ساریہ پہاڑ کو لے ہم سبنے پشت اپنی پہاڑ کی طرف کرکے لڑائی کی خدا تعالے نے دشمنون کو شکست دی **ف** یہ کرامت ہوئی حضرت عمر رضے اللہ عنہ کی کہ لشکر کا حال اوسوقت اونپر منکشف ہوا اور اونکی آواز کو ہوا نے لشکر تک پہونچا دیا چونکہ کرامت ولی کی معجزہ نبی کا ہوتا ہے اور یہ کرامت کتب احادیث مین مذکور ہے لہذا معجزات مین لکھی

باب ساتوان بیان معجزات عالم جمادات مین

معجزہ ۲۰۸ ترمذی نے حضرت علی رض سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے مین تھا سو آپ بعض اطراف مکہ کی طرف نکلے اور مین بھی آپ کے ساتھ تھا سو جو پہاڑ یا درخت سامنے آیا وہ یہ کہتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم **ف** یہ معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عالم جمادات مین اور نیز عالم نباتات مین ہوا کہ پہاڑون نے اور درختون نے آپ کو سلام کیا

معجزہ ۲۰۹ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابوذر رضہ سے روایت کی ہی کہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اوقات خلوت کے خیال کرکے جا پہونچتا تھا ایکدن آپ کو اکیلا پایا مینے خلوت کو غنیمت جان کے آپکے حضور مین جا بیٹھا پھر ابوبکر صدیق رضہ آے اور سلام کرکے آپکے داہنی طرف بیٹھ گئے بعد اوسکے حضرت عمر رضہ آے اور سلام کرکے حضرت ابوبکر رضہ کے داہنی طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عثمان رضہ آے اور سلام کرکے حضرت عمر رضہ کے داہنی طرف بیٹھ گئے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریان تھین آپنے اوٹھا کر کف مبارک مین رکھین وے کنکریان تسبیح خدا کی کرنے لگین اور اون کی آواز سبھون نے سنی جیسے شہد کی مکھی آواز کرتی ہی پھر اون کنکریون کو آپنے رکھدیا وہ چپ ہو گئین بعد اوس کے اوٹھا کر حضرت ابوبکر رضہ کے ہتھیلی پر رکھدین پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اونکی آواز مثل شہد کی مکھی کے سنی گئی بعد اوسکے حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے رکھدین وہ چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو لیکے حضرت عمر رضہ کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگین ایسی آواز سنی گئی گویا شہد کی مکھی بولتی ہی پھر حضرت عمر رضہ نے اونھین رکھدیا اور وہ کنکریان چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونھین اوٹھا کر حضرت عثمان رضہ کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اونکی آواز مثل آواز مکھی شہد کے سنی گئی پھر حضرت عثمان رضہ نے اونھین رکھدیا اور وہ چپ ہو رہین پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافت نبوت کی ہی انتہی حافظ ابوالقاسم نے بھی یہ حدیث اپنی تاریخ مین انس رضہ سے روایت کی ہی اور اتنا اور زیادہ لکھا ہی کہ پھر اون کنکریون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حاضرین مین سے ہر ایک کے ہاتھ مین رکھا کسی کے ہاتھ مین اونھون نے تسبیح نکی ف بعضے شارحان حدیث نے لکھا ہی کہ اوس وقت حضرت علی رضہ حاضر نتھے ورنہ کنکریان اونکے ہاتھ مین بھی تسبیح کرتین اسواسطے کہ وہ بھی خلیفہ تھے

معجزہ ۲۱۰ مسلم نے جابر رضہ بن سمرہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اوس پتھر کو پہچانتا ہون جو مکہ مین مجکو سلام کیا کرتا تھا انتہی

بیہقی اور اکثر محدثین نے کہا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک اور پتھر ہے کہ اسوقت تک
گلی مین موجود ہے اوس کوچے مین جسکو زقاق المرفق کہتے ہین اور اوسمین اثر ہے مرفق شریف کا اور لوگ
اوسکی زیارت کرتے ہین ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ بات مکے مین قدیم سے بزرگون سے متوارث ہے

معجزہ ۲۱۱ بیہقی نے ابو اُسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عباس رض سے کہا کہ کل تم اور تمھاری اولاد مکان سے کہین مت جائیو جبتک
مین نہ آؤن کہ مجھے تمسے کچھ کام ہے سو وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے آپ
تشریف لاے اور خیر و عافیت پوچھی اونھون نے کہا کہ خیریت ہے بعد اسکے آپ نے فرمایا
کہ متصل ہو جاؤ سب متصل ہو گئے پھر آپ نے اون سبکو ایک کپڑے سے اوڑھا لیا اور
دعا کی کہ یا اللہ یہ میرے چچا ہین باپ کے برابر اور یہ اونکی اولاد جسطرح مینے انھین اس
کپڑے سے اوڑھا لیا ہے تو اونھین آتش دوزخ سے محفوظ رکھ سو اوس مکان کی چوکھٹ
اور دیوارون نے آمین آمین کہا ف ابونعیم نے بھی دلائل النبوۃ مین یہ حدیث روایت
کی ہے اور راوی نے لکھا ہے کہ اوسوقت حضرت عباس رض کے ساتھ اونکی اولاد مین سات شخص
تھے فضل عبداللہ عبید اللہ عبدالرحمن قثم سعید چھ بیٹے اور ام حبیبہ ایک بیٹی

معجزہ ۲۱۲ صحیحین مین عبداللہ بن عباس رض سے اور بزار اور طبرانی اور ابویعلی نے
جابر اور ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھ بت گرد خانہ کعبہ کے
رکھے تھے اور اون کے پاؤن سیسے سے سخت مضبوط جما دیے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سال فتح مکہ مین مسجد حرام مین داخل ہوے آپکے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اوس لکڑی سے

کہ ایک قبیلہ ہے انصار مین خزرج مین سے کذا فی منتہی الارب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے ... قثم بضم قاف و فتح ثاء

آپ نے اون بتون کو اشارہ کرنا شروع کیا اور یہ آیت آپ پڑھتے تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ سو جس بت کے منھ کیطرف آپنے اوس لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت چت ہو کے گر پڑا اور جسکی پشت کیطرف آپ نے لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت اوندھا ہو کے گر پڑا یہانتک کہ کوئی اون بتون سے باقی نرہا

باب آٹھوان بیان معجزات عالم نباتات مین

اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ باشجار فصل دوم معجزات متعلقہ نہال منفصلہ و دیگر اشیای چوبی فصل سوم معجزات متعلقہ ثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

فصل اول معجزات متعلقہ باشجار

معجزہ ۲۱۳ صحیح مسلم مین حضرت جابر رضہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ ہم ایک منزل مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہانتک کہ ایک چوڑے میدان مین اوترے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پائخانے کو تشریف لیگئے سو وہان کوئی چیز جسکی آڑ مین قضاے حاجت کرین نپائی اور دو درخت نظر آے اوس وادی کے کنارے پر سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک کے پاس تشریف لے گئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ میری فرمانبرداری بحکم خدا کر وہ درخت آپ کے ساتھ ہو لیا جسطرح سے اونٹ مہار والا مہار پکڑنے والے کے ساتھ ہو لیتا ہی بعد اوسکے دوسرے درخت کے پاس آپ تشریف لے گئے اور اوسکی بھی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا کہ بحکم خدا میری اطاعت کر وہ بھی ساتھ ہو لیا پھر اون دونکو اوس جگہہ پر ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا درمیان اون دونون درختون کے تھا اور فرمایا کہ دونون مل جاؤ بحکم خداے تعالے سو وہ دونون درخت مل گئے جابر رضہ کہتے ہین کہ مین بیٹھا کچھ دل مین خیالات کرتا تھا اور ادھر سے میری نگاہ علحدہ ہوگئی پھر مینے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیے آتے ہین اور وہ دونون درخت علحدہ ہو کر اپنی جگہہ جا کھڑے ہوے

معجزہ ۲۱۴ دارمی نے ابن عمر رضہ سے روایت کی ہی کہ ہم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے ایک اعرابی آیا جب وہ متصل ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو گواہی

دیتا ہے کہ کوئی معبود نہین مگر اللہ تنہا اور کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اوسنے کہا اس بات پر تمھاری کون گواہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درخت سلم کا اور اوس درخت کو آپنے بلایا اور وہ اوس میدان کے کنارے پر تھا سو زمین چیرتا ہوا آکے آپکے سامنے کھڑا ہوا آپنے اوس سے تین بار گواہی چاہی اوسنے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ سچے ہین پھر اپنی جگہہ کو چلا گیا ف سلم بفتحتین ایک درخت ہوتا ہے بلند اور خاردار

معجزہ ۲۱۵ ترمذی نے ابن عباس رض سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور آپ سے کہا کہ مین کیسے جانون کہ آپ پیغمبر ہین آپنے فرمایا کہ اگر مین بلاؤن اس خوشے کو اس درخت خرما مین سے تو یہ گواہی دیگا کہ مین رسول خدا ہون پھر آپنے اوس خوشے کو بلایا وہ درخت پر سے جھکتا ہوا آیا یہانتک کہ آپکے پاس گرا اور اوسنے آپکی پیغمبری کی گواہی دی پھر آپنے اوس سے فرمایا پھر جا وہ اپنی جگہہ پر پھر گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا

معجزہ ۲۱۶ بزار نے بریدہ رض سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت سے جا کے کہہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہین اوس اعرابی نے جا کے کہا سو اوس درخت نے اپنے داہنے بائین اور آگے اور پیچھے سے حرکت کی اور زمین کو پھاڑتا ہوا اور اپنی جڑون کو گھسیٹتا ہوا جھپٹا ہوا آپکے سامنے آکے کھڑا ہوا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعرابی نے کہا کہ آپ اسے اجازت دیجیے کہ اپنی جگہہ پر چلا جاوے آپنے پھر جانے کا حکم دیا وہ پھر گیا اور جڑین اوسکی پھر زمین مین گھس گیئن اور وہ سیدھا کھڑا ہوگیا اعرابی مسلمان ہوگیا اور اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجیے کہ مین آپ کو سجدہ کرون آپنے فرمایا کہ اگر مین کسی کو حکم دیتا کہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو مین عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

پھر اوسنے کہا کہ اگر اجازت دیجیے تو مین آپکے ہاتھ اور پاؤن چومون آپ نے اجازت دی اور اوسنے ہاتھ اور پاؤن مبارک آپکے چومے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ دیندار کی تعظیم کے واسطے ہاتھ پاؤن چومنا جائز ہی اگر براہ محبت دینی ہو چنانچہ امام نووی نے اپنی کتاب اذکار مین لکھا ہی

معجزہ ۲۱۷ ان بیہقی اور ابو یعلی نے حضرت اسامہ بن زید رضہ سے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک سفر جہاد مین فرمایا کہ کہین قضاے حاجت کے لیے جگہ ہے مینے عرض کیا کہ اس میدان مین آدمیون کی کثرت سے کہین ٹھکانا نہین ہی آپ نے فرمایا کہ دیکھو کہین درخت یا پتھر ہین مینے عرض کیا کہ کچھ درخت پاس پاس نظر آتے ہین آپ نے فرمایا کہ جا کے اون درختون سے کہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمھین حکم کرتے ہین کہ اکٹھے ہو جاؤ اور پتھرون سے بھی اسی طرح کہو سو مینے جا کے کہا سو خدا کی قسم مینے دیکھا اون درختون کو کہ قریب ہو کے ایک جگہ ہو گئے اور پتھر ل کے مثل دیوار کے ہو گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اونکے بیٹھ کر قضاے حاجت کی جب آپ فارغ ہوے تو مجھ سے فرمایا کہ ان سے کہدو کہ علیحدہ ہو جاوین سو مینے کہدیا سو قسم خدا کی دیکھا مینے اون پتھرون اور درختونکو کہ جدا ہو کے اپنی اپنی جگہہ پر ہو گئے

معجزہ ۲۱۸ ان امام احمد اور بیہقی اور طبرانی نے یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے کہا مین ایک سفر مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ضرورت قضاے حاجت کی ہوئی آپنے چھوہارے کے دو چھوٹے درختونکو حکم کیا وہ دونون ملگئے آپنے قضاے حاجت اونکی آڑ مین بیٹھکر کی

معجزہ ۲۱۹ ان صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود رضہ سے روایت ہی کہ جب جن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون گواہی دیتا ہی کہ آپ رسول خدا ہین آپ نے فرمایا کہ یہ درخت بعد اسکے آپ نے اوس درخت کو بلایا الی درخت چلا آ سو وہ درخت اپنی جڑونکو گھسیٹتا ہوا چلا آیا اور آکر اوسنے گواہی دی آپ کی رسالت

معجزہ ۲۲۰ ان بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہ رضہ سے روایت کی ہی کہ رکانہ پہلوان سے

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے ایک درخت سمرہ کو کہ آپ سے قریب تھا فرمایا
کہ ادھر آ بحکم خدا وہ درخت آکر آپ کے سامنے کھڑا ہوا بعد اوسکے آپ نے فرمایا کہ پھر جا وہ درخت
پھر گیا اور قصہ مفصل اسکا اسطرح پر ہو کہ رکانہ ایک بڑا زبردست پہلوان تھا قریش میں سے
اور وہ ایک جنگل میں بکریان چگا تا تھا ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانے سے
نکلکر اوسی جنگل کیطرف تشریف لے گئے رکانہ ملا اور وہان کوئی تھا سو اوسنے آپسے کہا
ہمارے معبودون کو گالیان دیا کرتے ہو اور اپنے معبود عزیز کی عبادت کرتے ہو اگر میرے
تمھارے قرابت نہوتی تو مین آج تمھین مار ڈالتا لیکن تم اپنے خدا سے کہو کہ خدا تمکو آج مجھہ سے
بچا وے اور مین تمسے ایک بات چاہتا ہون کہ تم مجھہ سے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا
مانگو اور مین اپنے لات وعزے سے دعا مانگون اگر تم مجھہ پر غالب آجاؤ تو میری ان بکریون
مین سے دس بکریان پسند کر کے لے لو آپ اوس سے کشتی لڑے اور غالب آئے اوسنے کہا کہ تجنے تو
مجھے نہین پچھاڑا مگر تمھارا خدا غالب آگیا اور لات وعزے نے میری مدد نکی اور میرا پہلو آج تک
زمین پر کسی نے نہین لگایا لیکن ایکبار اور کشتی لڑو اگر ایکبار پچھاڑوگے تو دس بکریان اور
دونگا آپ پھر اوس سے کشتی لڑے اور پھر اوسے پچھاڑا پھر اوسنے ویسی ہی تقریر کی اور پھر
آپ اوس سے کشتی لڑے پھر اوسے تیسری بار بھی پچھاڑا تب اوسنے کہا کہ میری بکریون مین
سے تیس بکری آپ پسند کر لیجیے آپ نے فرمایا کہ مین بکریان نہ لونگا لیکن مین تجھے اسلام کیطرف
دعوت کرتا ہون تو مسلمان ہوجا تو دوزخ سے نجات پاوے گا اوسنے کہا کہ اگر کوئی معجزہ
مجھے دکھاؤ تو البتہ مین مسلمان ہوجاؤن تب آپ نے ایک سمرہ کے درخت کو کہ متصل آپکے
تھا فرمایا کہ ادھر آ بحکم خدا وہ جڑ کر دو ہو گیا اور ایک اوسمین سے چلکر آپکے اور رکانہ کے
درمیان مین آکھڑا ہوا اور رکانہ نے کہا کہ واقعی معجزہ تو آپنے بڑا دکھایا اسے حکم کیجیے
کہ پھر جاوے آپ نے فرمایا کہ اگر یہ میرے کہنے سے پھر جاوے تو تو مسلمان ہوجاویگا
اوسنے کہا کہ ہان آپنے فرمایا درخت سے کہ پھر جا وہ پھر گیا اور اوسکے دونون ٹکڑے ملکر

ایک ہو گئے پھر آپ نے رکانہ سے کہا کہ مسلمان ہو جاؤ اوسنے کہا کہ مین اگر مسلمان ہو جاؤن تو عورتین
کہین گی کہ رکانہ رعب کہا کے مسلمان ہو گیا بعد اسکے رکانہ سال فتح مکہ مین مسلمان ہو گیا

فصل دوم معجزات متعلقہ بشاخہاے منفصلہ و دیگر اشیای چوبی

معجزہ ۲۲۱ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین عکاشہ رضہ کو ایک خشک لکڑی دی پس وہ اون کے ہاتھ مین تلوار ہو گئی یعنی سفید براق کہ اوس سے غزوۂ بدر مین اونھون نے قتال کیا پھر وہ تلوار ہمیشہ اون کے پاس رہی اور لڑائیون مین اوس سے قتال کرتے تھے یہانتک کہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضے اللہ عنہ مین قتال اہل ردت مین شہید ہوے اور اوس تلوار کا نام عون ہو گیا تھا

معجزہ ۲۲۲ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن جحش رضہ کی تلوار غزوۂ احد مین ٹوٹ گئی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما کی اون کے ہاتھ مین دے دی کہ وہ تلوار ہو گئی **ف** ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ وہ تلوار پاس عبد اللہ بن جحش کے رہی اور بعد اون کی موت کے اون کے ترکے مین سے دو سو دینار کو بکی

معجزہ ۲۲۳ امام احمد نے ابو سعید خدری رضہ سے روایت کی ہے کہ ایکبار قتادہ بن نعمان رضہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور رات اندھیری تھی اور ابر تھا اور بجلی چمک رہی تھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو ایک شاخ درخت دی اور یہ کہا کہ یہ ایسی روشن ہو جاے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اسکی روشنی مین چل سکین اور جب تم گھر پہونچو گے ایک کالی چیز دیکھو گے اوسے مار کے نکال دیجیو قتادہ رضہ وہان سے چلے اور وہ شاخ روشن ہو گئی یہانتک کہ گھر پہونچے اور کالی چیز کو

معجزہ ۲۲۱
معجزہ ۲۲۲
معجزہ ۲۲۳

[illegible]

دیکھا اور اوسے مار کے نکال دیا ف وہ کالی چیز شیاطین مین سے کوئی شیطان تھا کہ اوس وقت
وہان موجود ہوا تھا بحکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قتادہ رضے اللہ عنہ نے اوسے نکال دیا
معجزہ ۲۲۴ صحیح بخاری مین جابر رض سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبے کے
وقت ایک ستون مسجد پر کہ چھوہارے کے درخت کا تھا تکیہ لگا لیتے تھے جب منبر بنا تب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑھنا شروع کیا یکبارگی وہ ستون چھوہارے کا چلا کے
اس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ پھٹ جاے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر سے اوترے
اور اوس ستون کو اپنے بدن مبارک سے چپٹا لیا سو وہ ستون ہچکیان لینے لگا جسطرح سے
وہ لڑکا جو رونے سے چپ کرایا جاتا ہی ہچکیان لیتا ہی یہانتک کہ تھم گیا آپ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ
ذکر سنا کرتا تھا اب جو نہ سنا تو رونے لگا ف یہ معجزہ آپکا بہت سے اصحاب نے روایت کیا ہی
اور ہر زمانے مین جماعت کثیر اسکی روایت کرتے رہے ہین یہانتک کہ علامہ تاج الدین سبکی نے
لکھا ہی کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہی کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہی اور قاضی عیاض نے بھی
اسیطرح لکھا ہی ف حضرت حسن بصری اس حدیث کو جب نقل فرماتے روتے اور کہتے
کہ اے بندگان خدا جو خشک لکڑی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شوق مین
روئے اور نالہ کرے تمھین اوس سے زیادہ مشتاق لقاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہونا چاہیے
معجزہ ۲۲۵ مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمر رض سے روایت کی ہی
کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ
یعنے اللہ کی قدر کا فرون نے نہین پہچانی جیسی کچھ کہ قدر پہچانی چاہیے بعد اوسکے آپ نے
فرمایا کہ جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہی اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ یعنے مین
جبار ہون مین جبار ہون اور مین بڑا ہون بہت بلندی والا سو اس کلام کے سنتے ہی
منبر خوب تھر تھرایا یہانتک کہ ہم لوگون کو یہ خیال ہوا کہ کہین آپ منبر پر سے گر نہ پڑین
ف منبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا

معجزہ ۲۲۴ ۔ معجزہ ۲۲۵

عالم نباتات مین ہوا کہ جسم نباتی آپکا کلام سمجھ کر خدا کی عظمت اور خوف سے تھرتھرانے لگا
معجزہ ۲۲۶ بخاری مین انس رض سے روایت ہو کہ اُسید بن حضیر اور عبّاد بن بشر ایک رات
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور سے نکلے رات بہت اندھیری تھی اور دونون کے ہاتھ مین
ایک ایک چھوٹی لکڑی تھی سو ایک کی لکڑی روشن ہو گئی سو وہ دونون اوسکی روشنی
مین چلے جب راہ دونون کی الگ ہوئی تو دوسرے کے ہاتھ کی لکڑی بھی روشن ہو گئی
سو اپنی اپنی لکڑی کی روشنی مین دونون صاحب اپنے اپنے گھر پہونچ گئے

فصل سوم معجزات متعلقہ ثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

معجزہ ۲۲۷ بخاری مین جابر رض سے روایت ہو کہ میرے والد جب مرے قرضدار رہے
مینے قرض خواہون سے چاہا کہ سب چھوہارے جو ہمارے نخلستان مین حاصل ہوے تھے
قرض مین لے لین اونھون نے نمانا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر
ہو کر عرض کیا کہ آپکو معلوم ہو کہ میرے والد جنگ اُحد مین شہید ہوے اور بہت سا قرض
چھوڑا سو مین چاہتا ہون کہ آپ تشریف لیچلین تا کہ آپکو دیکھ کر قرضخواہ شاید کچھ
رعایت کرین آپ نے فرمایا کہ چلو جا سکے ہر قسم کے چھوہارون کو علیحدہ علیحدہ خرمن کرو مینے
ویساہی کیا اور آپکو بلایا جب قرضخواہون نے آپکو دیکھا تو مجھ سے اور بھی زیادہ
تقاضا کرنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھ کر بڑے خرمن کے گرد تین بار
گھومے پھر اوسکے اوپر بیٹھ کر فرمایا کہ اپنے قرضخواہون کو بلاؤ اور اوسی خرمن مین سے پیمانہ
کرنا شروع کیا یہانتک کہ سب قرض میرے والد کا ادا ہو گیا مجھے آرزو تھی کہ سب خرمن کے
چھوہارے صرف ہو جاوین اور ایک چھوہارا میری بہنون کے لیے نہ بچے اور قرض ادا ہو جاوے

[illegible]

سو اللہ تعالے نے سب خرمن بچا دیے یہانتک کہ جس خرمن پر آپ بیٹھے تھے اور اوسمین سے سب قرض ادا کیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک چھوہارا بھی اوسمین سے کم نہ ہوا

معجزہ ۲۲۸ ترمذی نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تھوڑے چھوہارے لایا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان چھوہارون کے لیے دعاے برکت کیجیے آپ نے اون چھوہارون کو اکٹھا کر کے اونمین دعاے برکت کی اور مجھسے فرمایا کہ انھین لیکے اپنے توشہ دانمین ڈال رکھو جب تمہارا جی چاہے اوسمین سے ہاتھ ڈال کر نکال لیجیو مگر اوسے جھاڑیو مت ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ اون چھوہارون مین ایسی برکت ہوئی کہ مینے اتنے اتنے وسق اللہ کی راہ خرچ کیے اور ہمیشہ اوسمین سے ہم کھاتے اور کھلاتے رہے اور وہ توشہ دان ہمیشہ میری کمر مین لگا رہتا تھا یہانتک کہ بروز شہادت حضرت عثمانؓ کے میری کمر سے کٹ کے کہین گر پڑا اور جاتا رہا **ف** سبحان اللہ کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تھوڑے چھوہارون مین کہ ہمیشہ توشہ دان مین حضرت ابوہریرہؓ کی کمر سے بندھے رہتے تھے ایسی برکت ہوئی کہ منون چھوہارے اونمین سے اللہ کی راہ مین خرچ کیے اور قریب تیس برس کے اونمین سے کھاتے اور کھلاتے رہے **ف** شامتِ اعمالِ خلائق اکثر باعثِ زوالِ برکت ہوتی ہے فتنہ قتل حضرت عثمانؓ کا گناہ عظیم تھا اوسکی شامت سے ایک برکت دائمی کہ ابوہریرہؓ کو حاصل تھی جاتی رہی **ف** ابوہریرہؓ سے اس توشہ دان کے گم ہو جانے مین ایک شعر منقول ہے **شعر**

لِلنَّاسِ هَمٌّ وَلِي فِي الْيَوْمِ هَمَّانِ ✤ فَقْدُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّيْخِ عُثْمَانَ ✤

یعنے سب لوگونکو ایک رنج ہے اور مجھے آج دو رنج ہین ایک توشہ دان کھو جانیکا اور دوسرے حضرت عثمانؓ کے قتل ہو جانیکا

معجزہ ۲۲۹ ابوداؤد نے دکینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو حکم دیا کہ چار سو سوارون کو قبیلہ احمسؓ مین سے توشہ دیوین حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ چھوہارے جن سے آپ توشہ دینے کو فرماتے ہین

چار صاع چھوہارے ہین اون سے ان سبھون کا توشہ کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کہ جاؤ تو سہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ گئے اور اون چھوہارون سے اون سب چارسو آدمیونکو توشہ بقدر کفایت دے دیا اور چھوہارے جتنے تھے اوتنے ہی باقی رہے

معجزہ ۲۳۰ صحیح مسلم مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ غزوۂ تبوک مین لوگون کو بھوکھ کی تکلیف پہونچی یعنے توشہ کم تھا لوگ بھوکھے رہنے لگے تب حضرت عمر رض نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ جو کچھہ توشہ لوگون کے پاس باقی رہا ہی اوسے آپ منگا کر دعا برکت فرماوین آپ نے ایک دسترخوان چرمی بچھوایا اور لوگون کو حکم دیا کہ جو کچھہ توشہ بچا ہے لے آوین لوگ لینے اپنے پاس سے جو کچھہ باقی رہا تھا لے آئے یہانتک کہ بعضے آدمی ایک مٹھی بھر جوار لے آئے اور بعضے ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ اوس دسترخوان پر تھوڑا سا فراہم ہوا آپ نے اوسپر دعاے برکت فرمائی اور لوگون سے کہا کہ اپنے اپنے برتن بھر لو سب لوگون نے سارے لشکر کے سب برتن بھر لیے اور سب لشکر نے سیر ہو کر کھایا اور بچ رہا تب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالے اور گواہی دیتا ہون کہ مین بتحقیق رسول خدا کا ہون اور اس کلمے کو جو شخص بغیر شک کے کہیگا بہشت مین جائیگا

معجزہ ۲۳۱ صحیحین مین انس رض سے روایت ہی کہ ابوطلحہ رض نے ام سلیم رض سے کہا کہ مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز کو بسبب بھوکھ کے ضعیف پایا ہی کچھہ تمھارے پاس کچھہ ہی ام سلیم رض نے کچھہ روٹیان جو کی نکالین اور ایک اوڑھنی مین لپیٹ کر مجھے دین کہ مینے اونھین ہاتھون کے تلے چھپا لیا اور وہ روٹیان لیکر مجھے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجا آپ مسجد مین تھے اور آپ کے ساتھہ لوگ بھی تھے مینے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ تمھین ابوطلحہ رض

[illegible]

نے بھیجا ہی مینے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا کہ کھانا لیکر مینے کہا کہ ہان آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اوٹھو آپ چلے اور آپ کے ساتھ سب حاضرین بھی چلے مینے آگے بڑھ کے ابوطلحہ رض کو خبر کی ابوطلحہ رض نے ام سلیم رض سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیے تشریف لاتے ہین اور ہمارے پاس تو کھانا اتنا نہین ہی کہ سب کو کھلا سکین ام سلیم رض نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول دانا تر ہی پس ابوطلحہ رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ ابوطلحہ رض کے گھر مین آے اور ام سلیم رض سے کہا کہ جو کچھ تمھارے پاس ہو لے آؤ اونھون نے وہ روٹیان پیش کین آپ نے فرمایا کہ ان کے ٹکڑے کر ڈالو پھر ام سلیم رض نے گھی کے برتن کو نچوڑ کر اون ٹکڑون پر چھڑک دیا بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس پر کچھ پڑھا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیونکو آنے دو دس آدمی آے اور پیٹ بھر کھا کر اوٹھے پھر دس آدمی آپ نے اور بلاے اسیطرح سے دس دس آتے گئے اور پیٹ بھر کر کھاتے گئے سبھون نے پیٹ بھر کے کھا لیا اور وہ لوگ ستر یا اسی آدمی تھے

باب نوان بیان معجزات عالم حیوانات مین

اور اس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانورون سے فصل سوم معجزات متعلقہ اون اشیاے خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزاے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورونسے

۱ معجزہ ۲۳۲ معجزہ صحیح بخاری مین انس رض سے روایت ہی کہ ایکبار اہل مدینہ کو خطرہ دشمن کا ہوا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ رض کے ایک گھوڑے پر کہ سست رو اور تنگ قدم تھا سوار ہو کے سمجھنے کے آے تب آپ نے فرمایا کہ تمھارے اس گھوڑے کو مینے دریا پایا پھر بعد اسکے وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اوس سے آگے نہین جا سکتا تھا ف سبحان اللہ کیا اثر آنحضرت کے سوار ہونیکا ہوا کہ گھوڑا سست رفتار کم قدم آپکی سواری کی برکت سے نہایت تیز رفتار ہو گیا

۲ معجزہ ۲۳۳ معجزہ صحیحین مین جابر رض سے روایت ہی کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت

ام معبد پاس چھوڑا اور ام معبد مسلمان ہوگئی اور آپ نے وہان سے کوچ کیا

معجزہ ۲۳۶ بیہقی نے خالد بن عبد العزی سے روایت کی ہر کہ اونھون نے ایک بکری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ذبح کی اور خالد کا کنبہ بہت تھا جب کبھی بکری حلال کرتے تو اونکے کنبے کو کفایت نکرتی بلکہ ایک ایک ہڈی بھی اونھین نہ پہونچتی جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس بکری مین سے کھایا اور جو بچا اوسکو خالد کے ڈولمین کر دیا اور اوسکے واسطے دعا برکت کی خالد نے آکر اوس ڈولمین کا گوشت اپنے کنبے کے سامنے نکالا سبھون نے سیر ہو کے کھایا اور بچ رہا

معجزہ ۲۳۷ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہر کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو گھیرا یعنے قلعہ خیبر سے آپ لڑ رہے تھے ایک شخص آکر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والون کی بکریان چُگاتا تھا اوسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان بکریون کو مین کیا کرون آپنے فرمایا کہ تو انکے مُنھہ پر کنکریان مار دے اللہ تیری امانت ادا کر دیگا اور ان سب بکریون کو اپنے اپنے گھر پہونچا دیگا سو اوس شخص نے ویسا ہی کیا اور وہ سب بکریان اپنے اپنے گھر پہونچ گئین

معجزہ ۲۳۸ امام احمد اور بزار نے انس بن مالک رض سے روایت کی ہر کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض اور ایک شخص انصاری ایک انصار کے باغمین تشریف لیگئے وہان کچھہ بکریان تھین اونھون نے آپ کو سجدہ کیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر زیادہ آپ کی تعظیم واجب ہے ہم بھی آپ کو سجدہ کیا کرین آپ نے فرمایا کہ سواے خدا کے اور کسی کو سجدہ کرنا نچاہیے

معجزہ ۲۳۹ مسلم اور ابو داود نے عبد اللہ بن جعفر رض سے روایت کی ہر کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک باغمین تشریف لیگئے وہان ایک اونٹ تھا بڑا شریر جو کوئی باغمین جاتا اوسپر دوڑتا اور کاٹنے کے لیے جھپٹتا آپنے اوسے بلایا وہ آیا اور اوسنے آپکے لیے سجدہ کیا اور آپکے سامنے بیٹھہ گیا آپنے اوسکی ناکمین مُہار ڈالدی اور فرمایا کہ جتنی چیزین آسمان و زمین مین ہین سب جانتی ہین کہ مین رسول خدا ہون سوا نافرمان جن و انس کے

[حاشیہ:] معجزہ ۲۳۶ — معجزہ ۲۳۷ — معجزہ ۲۳۸ — معجزہ ۲۳۹

ف حدیث اونٹ کے سجدہ کرنے کی حضرت ابوہریرہ اور جابر بن عبد اللہ
اور یعلی بن مرہ اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے
بطرق متعددہ مروی ہے اور محدثین مین سے مسلم اور ابوداؤد اور ابونعیم اور بیہقی اور حاکم
اور امام احمد اور دارمی اور بزار نے اپنے اپنے طریقے سے روایت کی ہے کذا فی نسیم الریاض

معجزہ ۲۰ طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم اور بزار اور ابن سعد نے زید بن ارقم اور مغیرہ
بن شعبہ رض سے روایت کی ہے کہ جس رات مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رض
غار ثور مین جا چھپے تھے خدائے تعالے نے ایک درخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اسطرح آجاے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسنے ڈھک لیا اور خدائے تعالے نے حکم کیا دو کبوترونکو
کہ وہ آکر غار کے منھہ پر ٹھہرے اور وہان گھونسلا بنا کر انڈے دیے اور مکڑی نے آکر غار کے
دروازے پر جالا بور دیا جب قریش کے لوگ آپکے ڈھونڈھنے کو آے اور غار تک پہونچے
غار پر کبوترون کو اور مکڑی کے جالے کو دیکھکر کہنے لگے کہ اگر وہ اسمین ہوتے تو کبوتر اسکے
دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکڑی کا جالا اسطرح نہوتا اور اتنا قریب پہونچ گئے تھے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اونکی باتین سنتے تھے اور اگر اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو دیکھہ لیتے پر وہ پھر گئے ف اللہ تعالے نے اپنے حبیب کو شر اعدا سے
محفوظ رکھا اور کبوتر اور مکڑی اور درخت کو پردہ دار کیا ف بعضے علما نے
لکھا ہے کہ حرم مین جو اب کبوتر ہین سو وہ اوسی کبوتر کے جوڑے کی اولاد مین ہین

[1] یعلی بن مرہ ... الثقفی صحابی ... [illegible] ... مشہور اسلم قبل الحدیبیۃ کذا فی القاموس والتقریب ۱۲ مصنف رحمہ اللہ تعالے

[2] زید بن ارقم ... صحابی انصاری ... [illegible] ... ۱۲ مصنف رحمہ اللہ

[3] عبد اللہ بن ابی اوفی ... صحابی ... [illegible] ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ... وفات پائی

معجزہ ۲۰ ... [illegible]

معجزہ ۲۴۱ حاکم اور طبرانی اور ابو نعیم رضے اللہ عنہم نے روایت کی ہر کہ پانچ یا چہہ یا سات اونٹ عید کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قربانی کے واسطے لائے گئے سو سب وہ اونٹ آپ کی طرف کو جھپٹے اور ہر ایک چاہتا تھا کہ مجھے پہلے قربانی کرین

معجزہ ۲۴۲ طبرانی اور بیہقی نے ام سلمہ رضے اللہ عنہا سے روایت کی ہر کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جنگل مین تھے ایک ہرنی نے آپکو پکارا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے پھر کے دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہر اور ایک اعرابی وہان سو رہا تھا آپنے اوس ہرنی سے پوچھا کہ کیا کہتی ہر اوسنے کہا کہ مجھے اس اعرابی نے شکار کیا ہر اور میرے اس پہاڑ مین دو بچے ہین آپ مجھے چھوڑ دین مین اونھین دودہ پلاکر پھر آون گی آپنے فرمایا کہ تو بیشک پھر آویگی اوسنے کہا کہ ہان بیشک پھر آون گی آپنے اوسے کھول دیا وہ گئی اور بچونکو دودہ پلاکے پھر آگئی آپنے اوسے پھر باندہ دیا بعد اوسکے وہ اعرابی جاگا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہان دیکھا اوسنے عرض کیا کہ کچھ آپکو ارشاد فرمانا ہر جو آپ یہان تشریف رکھتے ہین آپنے فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اوسنے چھوڑ دیا ہرنی وہان سے چلی اور کہتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ف یہ حدیث کئی سندونسے روایت کی گئی ہر لہذا ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے

معجزہ ۲۴۳ بیہقی اور ابن عدی نے سعد مولی ابی بکر رضہ اور اور اصحاب سے روایت کی ہر کہ اونھون نے کہا کہ ایک سفر مین ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چار سو آدمی تھے سو ایک جگہہ اوترے جہان پانی نتھا سب لوگ گبھرائے اور اس بات کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اتنے مین ایک چھوٹی سی بکری سینگون والی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوہانے کے لیے کھڑی ہوگئی آپنے اوسکا دودہ دوہا اور پیا یہانتک کہ خوب سیر ہوگئے اور ہم سبھونکو آپنے پلایا یہانتک کہ سب خوب سیر ہوگئے بعد اسکے آپنے رافع سے کہا کہ اسے رات بھر تھام رکھو اور فرمایا کہ مجھے نہین نظر آتا کہ تمھارے پاس یہ بکری تھم رہے رافع نے اوسے باندہ رکھا اور سو رہے پھر رات مین جو اونکی آنکھہ کھلی تو اوس بکری کو نہ پایا اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو

معجزہ ۲۴۱ اونٹون کا قربانی کے واسطے سبقت کرنا

معجزہ ۲۴۲ ہرنی کا آپ سے کلام کرنا اور آپ کی نبوت کی گواہی دینا

معجزہ ۲۴۳ بکری کا آپ کے دوہانے کو آنا اور غائب ہوجانا

خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو اوسے لایا تھا وہی اوسے لے گیا یعنے خدا تعالے نے

معجزہ ۲۴۴ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ لڑکپن مین بکریان عُقبہ بن ابی مُعیط کی چراتے تھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اونکے پاس ہو کے گذرے اور اون سے پوچھا کہ تمھارے پاس دودھ ہے اونھون نے عرض کیا کہ ہے لیکن مین امانت دار ہون آپ نے فرمایا کہ ایسی بکری لاو جس پر نر نہ پھاندا ہو یعنے کوئی بچھہ اوسکے نہ جنی ہو اور دودھ اوسکے تھنون مین کبھی نہ ہوا ہو ابن مسعودؓ نے ایک بچھہ سامنے کی آپ نے اوسکے تھنون پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالے کی جناب مین دعا کی اور حضرت ابو بکرؓ ایک بڑا پیالہ لے آے اوسمین آپ نے دودھ دوہا اور حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ پیو پھر آپ نے تھنون سے کہا کہ سمٹ جاو وہ تھن جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے اور یہی معجزہ عبداللہ بن مسعودؓ کے اسلام کا سبب ہوا

معجزہ ۲۴۵ ابو یعلی اور طبرانی نے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ واسطے دودھ پلانے کے اپنے گھر لے گئین وہان قحط تھا اور گھاس کم تھی سو حلیمہ کی بکریان جو چگنے کو جاتی تھین خوب پیٹ بھر کے آتی تھین اور اونکے تھنون مین دودھ بھرا ہوتا اور اونکی قوم کی بکریان جنگل سے بھوکی پھرتین اور تھن اونکے خشک ہوتے اور یہ بات بسبب برکت جناب رسول اللہ کے تھی

معجزہ ۲۴۶ بیہقی نے جُعَیل اشجعیؓ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھوڑی دُبلی ضعیف پر سوار تھا اور لشکر کے پیچھلے لوگون کے ساتھ تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ گھوڑی ضعیف و دُبلی ہے آپ نے آہستہ سے کوڑا جو آپ کے ہاتھ مین تھا اوس گھوڑی کے مارا اور آپ نے فرمایا کہ خداے تعالے تجھے اس گھوڑی مین برکت دے سو وہ گھوڑی ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ تھامنا اوسکا مشکل تھا اور اوسکی نسل کی گھوڑی مین نے بارہ ہزار کو بیچی

فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانورون سے

معجزہ ۲۴۷ شرح السنۃ مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک چرواہی کی

بکریون مین سے ایک بکری لے گیا چرواہے نے جھپٹ کر بکری اوس سے چھوڑا لی وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر
چڑھکر جا بیٹھا اور اوسنے چرواہے سے کہا کہ خدا تعالے نے مجھے جو رزق دیا تھا وہ تو نے
مجھہ سے چھوڑا لیا چرواہے نے کہا کہ بڑے تعجب کی بات ہے ایسی بات مینے کبھی نہین دیکھی
کہ بھیڑیا باتین کرتا ہے بھیڑیے نے کہا کہ اس سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ ان چھوہارے کے درختون
درمیان دو پتھریلی زمین کے ایک شخص تھین پچھلی اگلی باتون کی خبر دیتا ہے یعنے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم مدینے مین کہ نخلستان ہے اور درمیان دو سنگستان کے واقع ہے احوالِ گذشتہ
اور اخبارِ آئندہ بیان فرماتے ہین ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ وہ چرواہا یہودی تھا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کے اوسنے سارا قصہ بیان کیا اور مسلمان ہو گیا

معجزہ ۲۴۸ طبرانی اور بیہقی نے عمر بن الخطابؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ایکبار اپنے اصحاب کے مجمع مین تشریف رکہتے تھے سو ایک اعرابی آیا اور اوسنے
ایک سوسمار کو شکار کیا تھا سو اوسنے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون
شخص ہین اصحاب نے کہا کہ یہ پیغمبر خدا ہین اوسنے کہا کہ قسم ہے لات و عزےٰ کی مین ایمان
نہ لاؤنگا جبتک یہ سوسمار ایمان نہ لاوے اور اوس سوسمار کو آپکے روبرو ڈال دیا آپنے اوس
سوسمار کو پکارا کہ اے سوسمار اوسنے زبان فصیح صاف سے کہ سب لوگون نے سنا جواب دیا کہ مین حاضر
ہون اور تابعدار ہون اے زینت اون لوگون کی جو قیامت مین موجود ہونگے آپ نے
پوچھا کہ تو کسکی عبادت کرتا ہے اوسنے کہا کہ اوس خدا کی جسکا آسمان مین عرش ہے اور زمین مین
اوسکا حکم ہے اور دریا مین اوسکی بنائی ہوئی راہ ہے اور بہشت مین اوسکی رحمت ہے اور دوزخ مین
اوسکا عذاب ہے آپنے پوچھا کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ تم رسول ہو پروردگار عالم کے
اور خاتم النبیین ہو جو کوئی تمھاری تصدیق کرے اوسنے فلاح پائی اور جو کوئی تمھاری
تکذیب کرے وہ ناامید رہا پس وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو نماز اور قرأت سکھائی اور سورۂ اخلاص یاد کرا دی اوسنے جا کر یہ حال اپنی

قوم سے بیان کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آے اور سب مسلمان ہو گئے

معجزہ ۲۴۹ بیہقی نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ مین دریاے شور مین تھا جہاز ٹوٹ گیا مین ایک تختے پر بیٹھ لیا بہتے بہتے ایک نیستان مین پہونچا وہان مجھے ایک شیر ملا اور وہ میری طرف آیا مینے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام آزاد ہون وہ شیر میری طرف بڑہ آیا اور اپنا کندھا میرے بدن مین مارا پھر میرے ساتھ چلا یہانتک کہ مجھے راہ پر کھڑا کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر بار بار ایک کچھ آواز کرتا رہا اور میرے ہاتھ سے اپنی دم چھوا دی مین سمجھا کہ مجھے رخصت کرتا ہے ف سفینہ غلام تھے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اونکا رومان یا مہران یا طہمان تھا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونھین آزاد کر دیا تھا ایک سفر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونھین بہت سا اسباب اوٹھاے ہوے دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو تو سفینہ ہے یعنے کشتی تب سے لقب اونکا سفینہ ہو گیا

فصل سوم

معجزات متعلقہ اون اشیاء خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزاے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

معجزہ ۲۵۰ صحیح مسلم مین جابر رض سے روایت ہے کہ ام مالک ایک ظرف مین گھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتی تھین سو جب کبھی اون کے بیٹے روٹی کے ساتھ کچھ چیز کھانے کو مانگتے اور گھر مین کچھ ایسی چیز نہوتی تو وہ اوس برتن مین سے تلاش کرتین تو اوسمین گھی ملتا ہمیشہ اون کے گھر کے لیے اوس برتن مین سے نان خورش ہوتی تھی یہانتک کہ اونھون نے ایک دن برتن کو نچوڑ لیا اور آکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حال اوس برتن کا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم نہ نچوڑتین تو ہمیشہ تمھین اوسمین سے گھی ملا کرتا

معجزہ ۲۵۱ صحیحین مین حضرت انس رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جب نکاح حضرت زینب رض سے ہوا تب میری مان ام سلیم نے چھوہارے اور گھی اور پنیر کو اکٹھا کر کے اوسکا حیس بنا کر اوسکو ایک پیالے مین رکھ کے مجھ سے کہا اے انس رضی اللہ عنہ

ام مالک الانصاریہ صحابیہ لہا حدیث ۱۲ تقریب التہذیب

اسکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے جا اور جا کے عرض کر کہ میری مان نے یہ آپکے
پاس بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز ہے آپکے واسطے سو مین
وہ کھانا لے گیا اور جسطرح میری مان نے کہدیا تھا مینے عرض کیا آپنے فرمایا کہ رکھدو اور جا کے
فلانے اور فلانے اور فلانے کو کہ چند آدمیونکا آپنے نام لیا بلا لاو اور فرمایا کہ اور جو تجھین
ملے اوسے بلا لاو سو مین اون آدمیون کو جنکا نام آپنے لیا تھا اور جو ملے بلا لایا اور سارا
مکان بھر گیا قریب تین سو آدمی کے تھے اور مینے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے دست مبارک اوس کھانے مین رکھا اور کچھ زبان سے فرمایا بعد اوسکے دس دس آدمیونکو
آپ بلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لو اور اپنے متصل سے کھاو ایک گروہ نکلتا تھا
اور دوسرا گروہ داخل ہوتا تھا یہانتک کہ سب کھا چکے پھر مجھسے آپنے فرمایا کہ ای انس رض
اس پیالے کو اوٹھا مینے اوٹھایا مین نہین کہہ سکتا کہ جب مینے رکھا تھا تب زیادہ تھا
یا جب اوٹھایا تب زیادہ تھا ف حیس ایک قسم کھانا ہوتا ہے بطور حلوے کے کہ چھوہارے
اور گھی اور پنیر سے بناتے ہین اور کبھی بجاے پنیر کے آٹا اور ستو بھی ڈالتے ہین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایک پیالہ حیس مین تین سو آدمیون نے کھایا
معجزہ ۲۳ بخاری مین حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا ایکدن
مین بھوکھا تھا سو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور آپ نے
دولتخانے مین ایک قدح دودھ کا پایا کہ کہین سے ہدیہ آیا تھا آپ نے مجھے حکم دیا کہ
اصحاب صُفّہ کو بلا لو مینے کہا یعنے اپنے دلمین کہ اتنا دودھ اون سب آدمیونکو کیا
ہوگا کاش آپ یہ سب دودھ مجھی کو دیدیتے تو مین سیر ہو کے پیتا اور مجھے قوت حاصل
ہوتی بعد اوسکے مینے اون سب کو بلایا آپنے مجھے ارشاد کیا کہ انھین دودھ پلاو سو
مینے پلانا شروع کیا ایک آدمی کو وہ پیالہ دیدیتا تھا جب وہ سیر ہو کے پی لیتا تھا
تب دوسرے کو دیتا تھا یہانتک کہ سبھون نے سیر ہو کے پیا پھر آپ نے

پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا اور مجھ سے کہا کہ ہم اور تم باقی رہے ہے سو تم بیٹھ جاو اور پیو مین بیٹھ گیا اور مینے پیا اور آپ نے فرمایا کہ اور پیو اور مین پیتیا جاتا تھا یہانتک کہ مینے کہا کہ قسم خدا کی اب پیٹ مین ٹھکانا نہین پھر آپ نے پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا اور حمد خدا کی کی اور بسم اللہ کہی اور باقی دودھ کو پیا

اختتام

ہزاران ہزار شکر بجناب رب رحمان ورحیم کہ یہ رسالہ متبرکہ انجام کو پہونچا اور قریب تین سو کے معجزات جناب رحمۃ للعالمین باسناد معتبرہ اس رسالے مین مندرج ہوے فقیر نے بڑی محنت اس بات مین کی کہ بقید نام محدثین مخرجین معجزات لکھے اور اون ہی روایات کو درج کیا جو نزدیک محققین محدثین کے معتبر ہین اور کوئی حدیث کہ حسب تحقیق نقادان فن حدیث کے موضوع ہو اس رسالے مین وارد نہین کی گئی الحمد للہ ثم الحمد للہ آب چند فوائد مناسبہ لکھے جاتے ہین

ف اس رسالے مین جسقدر معجزات کہ مشکوۃ شریف سے لکھے ہین اونمین لفظ معجزے کے متصل نام باب مشکوۃ شریف کا اور بعد اوسکے علامت فصل کے لیے مدف کھینچکے اوپر ہندسہ فصل کا لکھدیا ہے اور کہین باب معجزات کی علامت مع لکھی ہے اور ن علامت ہے نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض کی اور صع علامت ہے صواعق محرقہ کی اور قر علامت ہے قرۃ العینین کی اور مظ علامت ہے تفسیر مظہری کی اور عز علامت تفسیر عزیزی کی اور مب علامت مواہب لدنیہ کی اور اوپر لفظ معجزہ کے ہندسہ باعتبار کل کتاب کے لکھا ہے اور نیچے اوسکے داہنی طرف باعتبار فصل کے اور بائین طرف باعتبار قسم کے باب اول مین اور ساری کتاب مین نیچے اگر ایک ہندسہ ہے باعتبار باب کے ہے اور اگر دو ہین داہنی طرف باعتبار باب کے ہے اور بائین طرف باعتبار فصل کے ہے

ف ۲ ہرچند کہ ہندسہ معجزۂ اخیرہ کا ۲۵۲ ہے لیکن بنظر واقع کے معجزات اس رسالے مین تقریبًا تین سو ہین اسواسطے کہ اکثر ایک معجزے کی حدیث مین دو یا تین معجزے مذکور ہین

ف۳ یہ بات بھی جان لینی چاہیے کہ متکلمین کی جو اصطلاح ہے کہ خوارق عادات جو قبل نبوت کے صادر ہوے ہوں ارہاصات کہتے ہیں معجزات نہیں کہتے ہیں معجزات اون ہی خوارق کو کہتے ہیں جو بعد نبوت کے ظاہر ہوں سو اس رسالے میں اس اصطلاح کی پابندی نہیں ہے بلکہ ہر خارق عادت پر خواہ قبل نبوت خواہ بعد نبوت اطلاق لفظ معجزہ کیا ہے اسواسطے کہ صدق نبی پر دونون برابر دال ہیں اور ہر کرامت ولی معجزۂ نبی ہوتی ہے باین جہت جو کرامت اس رسالے میں مذکور ہوئی ہے اوسکو بعنوان معجزہ لکھنا مناسب تھا لیکن باین وجہ کہ اس رسالے میں التزام تحریر اون ہی معجزات کا ہے جو بسند کتب حدیث میں مذکور ہیں لہذا صرف بعضی کرامات اصحاب کو جو کتب حدیث میں بسند مذکور ہیں بعنوان معجزہ لکھا ہے

ف۴ اثناے تصنیف اس کتاب میں یہ بات معلوم ہوئی کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں سو مختصر اشرح اوسکی کیجاتی ہے مقدمے میں یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ اقسام تفصیلی عالم کے ۹ ہیں عالم معانی اور ۲ عالم ملائکہ اور ۳ عالم جن اور ۴ عالم انس اور ۵ عالم علوی اور ۶ عالم بسائط اور ۷ عالم جمادات اور ۸ عالم نباتات اور ۹ عالم حیوانات سو عالم معانی میں خود قرآن مجید معجزہ ہے اور معجزۂ تحدی بقرآن مجید قرآن مجید میں مذکور ہے اور بھی قرآن مجید بہت پیشین گوئیوں پر مشتمل ہے چنانچہ اس رسالے کے باب اول فصل اول میں مذکور ہو چکا ہے اور عالم ملائکہ کے معجزات کی طرف اون آیات میں اشارہ ہے جنمیں ملائکہ کے نازل کرنے کا ذکر ہے مثلاً قرآن مجید میں ذکر ہے کہ خداے تعالے نے بروز بدر فرشتون کو نازل کیا پس باب معجزات ملائکہ میں جسقدر معجزات مشاہدۂ ملائکہ کے غزوۂ بدر میں مذکور ہوے ہیں یعنے معجزۂ دوم سے ہفتم تک سب قرآن مجید میں مذکور ہیں اور عالم انسان کے معجزات میں سے مثلاً معجزۂ محفوظی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قتل سے آیہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ میں مذکور ہے اور دلالت کرتا ہے اس تصرف عام پر نسبت سب انسانون کے کہ کوئی آپ کے قتل پر قادر نہو گا اور عالم

(حاشیہ:) نوع ۱ ... ، انواع ... ، معجزات ... ، ...

جنات کے معجزات کی طرف آیہ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ
الآیہ مین اشارہ ہے پس جو معجزات باب عالم جنات مین اس رسالے مین حاضری
جنات کے حضور اقدس مین مذکور ہوے ہین سب قرآن مجید مین مذکور ہین اور
عالم علوی مین معجزہ شق القمر آیہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین تصریح مذکور
ہے اور عالم بسائط مین معجزہ عنصر خاک آیہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
مین اور معجزہ عنصر آب آیہ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ مین اور معجزہ
عنصر ہوا آیہ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا مین پس اقسام تفصیلی عالم
مین سے فقط عوالم موالید ثلثہ یعنے جمادات نباتات حیوانات باقی رہ گئے کہ بحسب
علم ہمارے اون کے معجزات قرآن مجید مین مذکور نہین ہوے اور اون کے مذکور
نہونے کی یہ وجہ ہوسکتی ہو کہ جب عالم انسان کے معجزات مذکور ہوے اور وہ بھی
منجملہ موالید ثلثہ از قبیل حیوانات ہے اور اوپر صفات تینون موالید کے مشتمل پس
حاجت ذکر معجزات موالید ثلثہ کی نرہی پس ثابت ہوا کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات
قرآن مجید مین مذکور ہین اور چونکہ قرآن مجید کتاب تواریخ کی نہین ہے کہ اوسمین قصہ
معجزہ مفصل مذکور ہو بلکہ مقصود نزول قرآن مجید سے ہدایت خلق اور بیان عظمت
الٰہی اور تعداد نعماے الٰہی ہے لہذا قرآن مجید مین ذکر معجزات کا بطور بیان عظمت الٰہی

[illegible]

...ان تینون طرح معجزات قرآن مجید مین مذکور ہوے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالے

نہ تعداد انعامات الٰہی ہوا اور نہ وضع کلام الٰہی سے یہی بات مناسب ہے نہ قصہ خوانی
درود نہ نامچہ نویسی پس بر موافق وضع کلام الٰہی کے بیشک جملہ اقسام عالم کے معجزات
قرآن مجید میں مذکور ہیں وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْهَادِیْنَ
الْمُهْتَدِیْنَ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ؁

تمت

خاتمۃ الطبع

خداوند عالم کے واسطے حمد بیحد اور فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بیحد اور ان کی آل کرام واصحاب عظام وازواج
مطہرات بلکہ جملہ مومنین ومومنات پر سلام تا یوم القیام اما بعد بندہ سیہ کار امیدوار رحمت رب غفار ابو الحسنات
قطب الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد واقفان اعزاز محمدی کو نوید تازہ وطالبان اعجاز احمدی کو نشید بے اندازہ
سناتا ہے کہ کتاب منتخب الانتخاب مجموعہ معجزات رسول رب الارباب مطبوع پیروان سید المرسلین محبوب دل مسلمات
ومسلمین مسمّٰی بہ تاریخی الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین مؤلفہ جناب غفران مآب عالم اجل
فاضل اکمل منبع فیوضات رب کریم غریق دریائے رحمت رحیم مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب رزقہ اللہ شفاعۃ
رسول الامجاد جو کہ عرصہ دراز سے بحکم النادر کالمعدوم صورت عنقا ہو گئی تھی عام مسلمانوں کے دل کی تمنا
دل ہی میں رہجاتی تھی ادھر مومنین استفادہ سے محروم ادھر مؤلف مرحوم کی غرض تالیف جو عام
مسلمانوں کے فائدہ رسانی کی تھی معدوم۔ خدا کا شکر ہے کہ اندنوں بقول من جد وجد ایک نسخہ مطبوعہ
۱۲۸۰ سنہ ہجری مطبع نظامی دستیاب ہوا مسلمانوں کے لیے غیب سے فتح الباب ہوا توفیق الٰہی شامل
حال ہوئی کہ یہ کتاب برکت انتساب ماہ رجب المرجب ۱۳۰۸ سنہ ہجری مطابق ماہ مارچ ۱۸۹۱ سنہ عیسوی
پہلی مرتبہ مطبع نامی لکھنؤ میں طبع ہوکے ہدیہ شیخ وشاب ہوئی نذر اولی الالباب ہوئی مؤلف
مرحوم کی تمنائے دلی پوری ہوئی شائقین کی رفع مجبوری ہوئی مسلمانو شکر الٰہی بجا لاؤ اپنے
اوروں کو سناؤ جہاں مؤلف کے لیے فاتحہ خیر زبان پر لانا فقیر کو بھی اپنا خادم جان کے دعائے خیر سے بھول نہ جانا

اشتہارات

مجمع الحسنات (فی ذکر) اشرف الکائنات

یہ مجموعہ تیرہ رسالونکا موءلفہ مولوی حافظ حاجی ناد علیخان صاحب کا اردوزبان مین سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہایت معتبر تاریخ ہے اہل اسلام کو اپنے پیغمبر کی تاریخی حالات دریافت کرنے کے واسطے یہ کتاب عمدہ ذریعہ ہے قیمت فی رسالہ ۲ر محصولڈاک ا ر قیمت مجموعہ عصر محصولڈاک ۴ر

وسیلۃ المعاد

اس رسالہ کے موءلف مولوی عبداللہ صاحب صوفی ہین میلاد کے رسالون مین یہ رسالہ بھی مستند مانا جاتا ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۰ر

اشرف المولود

یہ رسالہ بھی نظم ونثر دونون مین عام لوگون کے پڑھنے کیواسطے خوب ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۰ر

میلاد شریف علامۂ جزری

یہ متبرک اور مستند کتاب محتاج تعریف کی نہین صرف اسکے نسبت یہ البتہ عرض کرنا ہے کہ یہ کتاب اس سبب سے کہ عربی زبان مین تھی عام مسلمان اسکے مطالعہ سے محروم تھے اب جناب مولوی فتح محمد صاحب تائب کی کوشش سے اس کتاب کا ترجمہ اردو زبان مین ہوگیا ہے اور سواے ترجمہ اور جسقدر حالات کا بیان کرنا ضروری معلوم ہوا اوسکو بطور شرح کے اردو زبان مین بڑہا دیا قیمت فی جلد ۳ر محصولڈاک ۰ر

عروس جنت

اس کتاب مین سرور عالم کی ولادت باسعادت کا مختصر طریق سے عورات کی پیاری اردو زبان مین بیان ہے موءلفہ اس کتاب کی صاحب عصمت پاکدامن وہ عورت ہے جسنے سخت بیماری اور مایوسی کی حالت مین اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا اور اسی ذکر خیر کی بدولت شافی برحق نے بے مدد طبیب ودوا کے صحت کاملہ اوسکو مبذول فرمائی قیمت فی جلد ا ر محصولڈاک ۰ر

چراغ ایمان

یہ کتاب میلاد شریف کے بیان مین جدید تالیف ہوکے طبع ہوئی ہے نظم ونثر دونون مین قیمت فی جلد ۱۰ر محصولڈاک ۰ر

مجموعہ صبح ازل شام ابد لیلۃ القدر

اس کتاب کے موءلف جناب منشی امیر احمد صاحب مینائی ہین وہ کون شخص ہے جو منشی صاحب کے عالی خیالات کا قائل نہین ایک ایک شعر کو ایک ایک دیوان کہا جاے تو خلاف نہین اول رسالہ مین ولادت شریف اور دوسرے مین وفات اور تیسرے مین معراج کا حال بیان فرمایا ہے قیمت فی جلد ۲ر محصولڈاک ۰ر

سنبلستان رحمت

مصنفہ مولوی محمد محسن صاحب نعت مین اس قسم کی کتاب نظم میری آنکھ نے نہ دیکھی نہ کان نے سنی قیمت فی جلد ۴ر محصولڈاک ا ر

بہار خلد (معروف بہ) شمائل ترمذی شریف

یہ کتاب نظم مین حضرت کافی مرحوم کی یادگار ہے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل جمیلہ کی شرح نظم اردو زبان مین نہایت اختصار کے ساتھ کی ہے جوکہ ہر مبتدی کی سمجھ مین بخوبی آسکتی ہے قیمت فی جلد ۵ر محصولڈاک ا ر

حلیہ شریف

اس کتاب مین امیر المومنین سیدنا علی مرتضے رضی اللہ تعالی عنہ نے نظم مین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف بیان فرمایا ہے جسے مطبع نے مع ترجمہ کے طبع کیا ہے قیمت فی جلد ر محصولڈاک ۰ر

اعلان

اس مطبع مین ہرایک قسم کی کتابین
عربی-فارسی-اُردو-ناگری موجود ہین عندالطلب
شائقین علوم وتاجران کتب مطبع سے ارسال کیجاتی ہین-
جن صاحب کو کوئی کتاب طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد
انفصال قیمت طبع کردی جاوے گی اگر کوئی مفید عام کتاب
کسی صاحب نے تالیف فرمائی ہو وہ بلامعاوضہ مطبع طبع کردیگا-
فہرست کتب و دیگر اشیاء بلاقیمت حاضر کیجاتی ہے
[illegible] کا ٹکٹ بھیجنے سے بیرنگ ارسال ہوگی-

العبد

ابوالحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ
مالک مطبع نامی لکھنؤ
کٹرہ ابوتراب خان

حق تالیف اس کتاب کا محفوظ ہے کوئی صاحب بلا اجازت مطبع نظامی کانپور قصد طبع کا نفرماوین-

اعلان

اس مطبع مین ہر ایک قسم کی کتابین
عربی - فارسی - اردو - ناگری موجود ہین عند الطلب
شائقین علوم و تاجران کتب مطبع سے ارسال کیجاتی ہین -
جن صاحب کو کوئی کتاب طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد
انفصال قیمت طبع کر دی جاوے گی اگر کوئی مفید عام کتاب
کسی صاحب نے تالیف فرمائی ہو وہ بلا معاوضہ مطبع طبع کر دیگا -
فہرست کتب و دیگر اشیار بلا قیمت حاضر کیجاتی ہے
۱/ کا ٹکٹ بھیجنے سے پیڈ بلا بیرنگ ارسال ہوگی -

العبد

ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ
مالک مطبع نامی لکھنؤ
کٹرہ ابو تراب خان